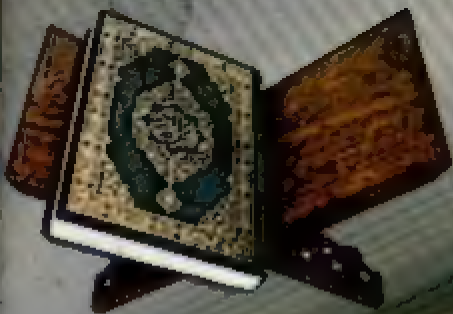


قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی



بیت العمار کراچی

قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

نام کتاب .... قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف .... مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

تخریج .... مفتی نجم الاسلام بلگرامی

سرورق .... لومنز گرافکس اردو بازار کراچی

سنہ طباعت :............ طبع چہارم: ۱۴۳۰ھ۔ ۲۰۰۹ء

ناشر بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 021-2771568 موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-4914596

دارالاشاعت، اردو بازار کراچی۔ فون 021-2681361

اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون 021-4927159

کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی 021-4992176

مکتبہ البخاری، صابری پارک، لیاری، کراچی۔ فون 021-2520385

مکتبہ الرازی دوکان نمبر 2 سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی۔ موبائل 0320-5015764

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

(ک)

صفحہ	عنوان

صفحہ	عنوان

صفحہ	عنوان

عرضِ مؤلف

ہر صاحبِ نصاب پر قربانی واجب ہے، واجب اور فرض کی ادائیگی عملاً لازم اور ضروری ہے، قربانی واجب ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے والا فاسق اور سخت گنہگار ہے، اور جس پر قربانی واجب ہے وہ قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کرکے ہی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہوسکتا ہے، قربانی کی قیمت ادا کرنے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوتی، اور قربانی نہ کرنے پر سخت وعید بھی آئی ہے۔

اور یہ طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے شروع ہوا ہے اور قیامت تک جاری رہے گا، اور قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ملتی ہے اور آخرت میں نیکیوں کی حد سے زیادہ ضرورت ہوگی اور پل صراط سے گذرنا بھی آسان ہوگا۔

اور قربانی کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ صاحبِ نصاب آدمی کو ایک سال کی زندگی ملنے پر قربانی کے ذریعہ اس کا شکریہ ادا کرنا ہے، جو قربانی کرتا ہے وہ شکر گذار بندہ ہے اور جو قربانی نہیں کرتا وہ ناشکرا ہے، اور شکریہ ادا کرنے والے کی نعمت میں اضافہ ہوتا ہے اور ناشکری کرنے والے کی نعمت میں کمی آتی ہے۔

اور قربانی کے بہت سارے مسائل ہیں، اور مسائل کا علم حاصل کئے بغیر قربانی کی عبادت انجام دینے میں کمی کوتاہی کا خطرہ باقی رہتا ہے، اس لئے بندہ نے قربانی کے ضروری مسائل کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے جمع کردیا ہے تاکہ مطالعہ کرنے اور مسائل نکالنے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کام کو شرفِ قبولیت سے نوازیں اور کتاب کو مقبولیت عطا فرمائیں۔ آمین

محمد انعام الحق قاسمی

استاذ ومفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی/۵

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

استاد حدیث و نائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

ترمذی شریف کی روایت ہے: مثل امتی مثل المطر لا یدری اوله خیر أم آخره یعنی میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں معلوم کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔

جس طرح خشک سالی کے موسم میں بارش کا ہر قطرہ زمین کی زرخیزی کھیتوں کی ہریالی اور باغوں کی شادابی کے لئے مفید ہے اسی طرح اس دین و شریعت کے حامل اس امت کے اگلے پچھلے سلف و خلف سمیت پوری امت اچھی ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ امت امت مرحومہ ہے اس امت کا کوئی دور خیر سے خالی نہیں ہو سکتا۔

دور اول کی بزرگ ہستیوں کو صحبت و رفاقت، مدد و حمایت، تبلیغ و دعوت، اعانت و تقویت کا شرف حاصل ہے تو بعد والی ہستیوں نے نبوت و رسالت کے جس کام کو تسلیم کیا، دین کو استحکام و دوام بخشا اور چہار دانگ عالم میں پھیلا دیا۔

مجتہدین کرام کو شریعت کی تدوین و تاسیس کا شرف حاصل ہے تو متاخرین کو تسہیل و ترتیب تہذیب و تنقیح اور توضیح و تائید و تشریح کی فضیلت حاصل ہے۔ یعنی مجموعی فضیلت سلف کو حاصل ہے جو برکت و نورانیت ان حضرات میں ہے وہ بعد میں آنے والے لوگوں میں نہیں، آج کے علماء کا امت پر یہی بڑا احسان ہے کہ وہ اسلاف کے کام کو جو ہر پہلو سے امت کے سامنے ان کے مزاج و مذاق کے مطابق پیش کریں۔ یہی خدمت مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی مدظلہ نے پچھلے کچھ عرصے سے یہی سلسلہ شروع کر رکھا ہے مصنف محترم نے فقہی مسائل و حروف تہجی کے حساب سے آسان اور سہل انداز میں ترتیب دیئے ہیں، اس سے پہلے دو حصے مسائل کی ترتیب سے شائع ہو چکے ہیں جو بہت مقبول ہوئے، اب انہوں نے اس ترتیب پر تیسرا باب ترتیب دینا شروع کیا ہے، جس میں قربانی کے مسائل پیش نظر ہیں، ظاہر یہ ہے کہ اس باب میں معاملات کے مسائل بھی زیر بحث رہیں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائیں اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائیں، آمین۔

مفتی محمد عبدالمجید دین پوری

استاد حدیث و نائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۷/۴/۱۴۲۷ھ ۶-۵-۲۰۰۶ء

(الف)

آنکھ

جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو، یا اس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی (بینائی) یا اس سے زیادہ چلی گئی ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔(۱)

جو جانور ترچھی آنکھوں سے دیکھتا ہے اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

اجازت

اگر کوئی شخص دوسرے آدمی کی واجب قربانی کرنا چاہے تو اس سے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ اجازت کے بغیر قربانی کرنے کی صورت میں دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۳)

ہاں اگر کسی جگہ یہ رواج ہو کہ شوہر اپنی بیوی یا باپ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کر دیا کرتا ہے، اور بیوی اور اولاد کو بھی یہ بات معلوم ہو تو اس عرف و رواج کی

---

(۱) ولا يضحي بالعمياء والعوراء والعجفاء ومقطوع أكثر الأذن والتي ذهب أكثر نور عينها فأطلق القطع على الذهاب والصحيح أنه الثلث وما دونه قليل وما زاد عليه كثير وعليه الفتوى. هندية ج ۵ ص ۲۹۷ شامی ج ۶ ص ۳۲۳ بدائع ج ۵ ص ۷۵ اما الذی یرجع الی الضحیة ط سعید البحر ج ۸ ص ۱۷۶ فتح القدیر ج ۸ ص ۴۳۳ رشیدیہ ولعل هو ... لمعرفة ... لا تعتلف الشاة يوما أو يومين ثم يقرب العلف إليها قليلا قليلا فإذا رأته من موضع علم عليه ثم تشد الصحيحة وقرب إليها العلف كذلك فإذا رأته من مكان أعلم عليه ثم ينظر إلى تفاوت ما بينهما فإن كان ثلثا فالذاهب هو الثلث وإن كان نصفا فالنصف. هندية ج ۵ ص ۲۹۸ رشیدیہ، رد المحتار ج ۶ ص ۳۲۴ سعید، البحر ج ۸ ص ۱۷۷ سعید، بدائع ج ۵ ص ۷۵ اما الذی یرجع الی محل التضحیة

(۲) والحولاء تجزی وهي التي في عينها حول. عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۸ رشیدیہ

(۳) ولو ضحى عن أولاده الكبار وزوجته لا يجوز إلا بإذنهم. بدائع ج ۵ ص ۶۷ فصل واما کیفیة الوجوب، ط سعید. ولو ضحى بدنة عن نفسه وعرسه وأولاده ليس هذا في ظاهر الرواية وفي نوادر الحسن بن زياد وإن فعل بغير أمرهم أو بغير أمر بعضهم لا تجوز عنه ولا عنهم في قولهم جميعا لأن نصيب من لم يأمر صار لحما فصار الكل لحما كذا في فتاوى قاضيخان. فتاوى هندية ج ۵

محبت ہو ان کی طرف سے واجب قربانی درست ہو جائے گی، صریح اجازت لینا ضروری نہیں ہوگی، بلکہ عرف و رواج کافی ہو جائے گا۔ (۱)

اور جہاں پر یہ عرف نہ ہو، تو واجب قربانی کیلئے صراحت اور صاف طور پر اجازت لینا ضروری ہے ورنہ واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

اجتماعی قربانی

۷ موجودہ دور میں اجتماعی قربانی کا رواج عام ہو رہا ہے، اور بہت سارے ادارے یہ خدمت انجام دے رہے ہیں یہ جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ اگر حصوں کی بجائے جانور کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں اجتماعی قربانی میں حصے لینے کو ترجیح دینا بہتر ہے تاکہ قربانی بھی ہو جائے اور پریشانی بھی نہ ہو، اور کھال بھی مستحق لوگوں کو مل جائے۔ (۳)

۸ اجتماعی قربانی میں ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے، اور وہ یہ ہے کہ جانور میں حرام آمدنی والے افراد کے ساتھ شرکت نہ ہو ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے اجتماعی قربانی کا انتظام کرنے والے اداروں پر ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں، اور اس کی آسان صورت یہ ہے کہ جہاں حصوں کی بکنگ ہوتی ہے وہاں بڑے حروف میں یہ اعلان لکھ کر آویزاں کریں "کہ حرام آمدنی والے مثلاً سود،

ص ۳۰۲، فصل في الاضحية عن الغير، الدر مع الرد ج ٦ ص ٣٣٥ ط سعيد

(۱) وفي الذخيرة وعنه ذهب الى ان العادة اذا جرت من الاب في كل سنة صار كالاذن منه فان كان على هذا الوجه فما استحسنه ابويوسف مستحسن ردالمحتار ج ٦ ص ٣١٥، كتاب الاضحية، ط سعيد

(۲) ضحى بقرة عن نفسه وعن ستة من اولاده ... صغارا جاز ... كبار ان كان بامرهم والالا هنديه ج ٥ ص ٣٠٢ ط رشيديه السابع الاضحية عن الغير فتاوى بزازيه على هامش الهنديه ج ٦ ص ٢٩٥ البحر ج ٨ ص ١٧٨ بدائع ج ٥ ص ٦٧ فصل واما كيفية الوجوب

(۳) ولو ... عن سبعة ... يريدون وجه الله تعالى والتقرب ... ويجوز ... ولايبيع ... كذا في الخلاصة، فتاوى هنديه ج ٥ ص ٣٠٤ فتح القدير ج ٨

جوا، بینک انشورنس، ڈاکہ اور چوری کی رقم والے اجتماعی قربانی میں شرکت نہ کریں ورنہ وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ (۱)

اجتماعی قربانی میں مشترکہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے جن سات شریکوں کی طرف سے یہ قربانی ہے اس کا تعین اور ذبح کرتے وقت ان کی طرف سے قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ تعین نہ ہونے کی وجہ سے قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ (۲)

اجتماعی قربانی میں رقم بچ جائے

اگر اجتماعی قربانی میں قربانی کرنے کے بعد رقم بچ جائے تو بقیہ رقم واپس کرنا لازم ہوگا، رقم جمع کرنے والوں کی اجازت کے بغیر بچی ہوئی زائد رقم اجتماعی قربانی کرنے والوں کے لئے رکھنا جائز نہیں ہوگا۔

ہاں اجتماعی قربانی کرنے والا اجرت کے طور پر کچھ لینا چاہیں تو ابتداء سے متعین کرکے لے سکتے ہیں بعد میں نہیں۔ (۳)

ادھار لئے ہوئے جانور

ادھار لئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ وہ غیر کے ملک میں ہے۔ (۴)

ص ۴۲۹ ط رشیدیہ المحرج ۸ ص ۱۷۴ ط سعید بدیع ج ۵ ص ۷۰ ـ ۷۲ فصل اما محل اقامة الواجب ط سعید

(۱) عن سعد قال رسول الله ﷺ ان الله طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافة کریم یحب الکرم ... رواه الترمذی جمع الجوامع ج ۲ ص ۲۴۸ رقم الحدیث ۵۳۸۰ دار الکتب العلمیة بیروت عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال ان الله یقبل الصدقة ولا یقبل منها الا الطیب ... مسند احمد ج ۹ ص ۱۵۰ رقم الحدیث ۹۲۱۷ ط دار الحدیث القاهرة

(۲) ذبح حیوان مخصوص بنیة القربة فی وقت مخصوص قال فی البدائع فلا تجزی الاضحیة بدونها لان الذبح قد یکون للحم وقد یکون للقربة (رد المحتار ج ۶ ص ۳۱۲ سعید

(۳) فتاوی رحیمیه ج ۱۰ ص ۴۵ دار الاشاعت

(۴) قلت (ویظهر ان العاریة کالمغصوبة لکونها مضمونة بالبدل) الدر المختار وفی البدائع وکان جواب ... عرفته فی الودیعة فهو الجواب فی العاریة والاجارة بان استعار ناقة او ثورا او بعیرا =

اسلامی یادگاریں

دنیا کا عام دستور ہے کہ عظیم الشان کارناموں کی یادگاریں قائم کی جاتی ہیں عام طور پر اس کے لئے مجسمے، ہیکل اور مخصوص شکل کھڑے کر دینے یا کوئی تعمیر کر دینے کو کافی سمجھا جاتا ہے، اور اس سے عظیم الشان کام انجام دینے والے کا اعزاز اور عزت کو ظاہر کیا جاتا ہے، اور کچھ دیر تک باقی بھی رہتا ہے لیکن یادگار قائم کرنے کی اصلی روح اس سے زندہ نہیں رہتی۔

اس لئے اسلام نے مجسمات ہیکل وغیرہ کی تعمیر و تنصیب کی قدیم رسم کو چھوڑ کر ان کے افعال کی نقل کرنے کو عبادت بنادیا اور قیامت تک لوگوں پر لازم کر دیا جس سے نہ صرف ان اعمال کے کرنے والوں کی یاد ہر وقت زندہ رہتی ہے بلکہ ان کے لئے نیک عمل کا جذبہ بھی دلوں میں بیدار ہوتا ہے، مجسمات اور تعمیرات کتنی ہی زیادہ مضبوط ہوں آخر کار حوادث کا شکار ہو کر فنا ہو جائیں گی نام و نشان تک مٹ جائیگا مگر اسلامی یادگاریں قیامت تک کے لئے باقی رہیں گی۔ (۱)

اضحیٰ

''ضحی'' قربانی کے معنی میں ہے، یوم الاضحیٰ کا معنی قربانی کا دن۔ (۲)

ضحى به ما لايجزيه في الاضحية سواء حذف العيب وضمنه قيمته لانه مضمونه في نده ردالمحتار ج ٦ ص ٣٣١ بدائع ج ٥ ص ٧٧ انما الذي يرجع الى معنى التضحية هنديه ج ٥ ص ٣٠٣ الباب السابع، ط رشيديه

(١) وكذلك يجزي المحسنين اى مثل هذا الجزاء بالعفو عن الذبح والتخلص من الشدة والمحنة يجزي كل محسن على طاعته وثباته على دينه وهو تعليل لما انعم الله على ابراهيم واسماعيل من الفرج بعد الشدة والسلامة من المحنة، وتركنا عليه في الآخرين اى ابقينا له في الامم اللاحقة ثناء حسنا وذكرا جميلا فاحبه اتباع الملل كلها اليهود والنصارى والاسلام وكذا هل الشرك لتفسير المنير في العقيدة والشريعة والمنهج الدكتور وهبة الزحيلي ج ٢٣ ص ١٢٢ سورة الصافات آيت ١٠٨ ط دار الفكر

(٢) ضحى جمعه ضحايا هي شاة تذبح ايام الاضحى، البدائع ردالمحتار ج ٦ ص ٣١١، ط سعيد البحر ج ٨ ص ١٧٣ كتاب الاضحية، ط سعيد فتح القدير ج ٨ ص ٤٢٤ ==

اعوذ باللہ تکبیر کے بعد پڑھے

عیدین کی نماز میں امام "اعوذ باللہ" تکبیرات زوائد کے بعد پڑھے، اس لئے کہ قرات تکبیرات زوائد کے بعد کی جاتی ہے، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک "اعوذ باللہ" قرات کے تابع ہے، البتہ تکبیر تحریمہ اور تکبیرات زوائد کے درمیان ثنا پڑھے۔ (۱)

افضل جانور

اگر فقراء اور نادار، ضرورت مند لوگ زیادہ ہوں تو زیادہ گوشت والا جانور افضل ہے اور اگر ضرورت مند لوگ کم ہوں تو پھر جس جانور کی قیمت زیادہ اور گوشت عمدہ ہو وہ افضل ہے۔ (۲)

بہت زیادہ فربہ اور موٹا تازہ جانور کی قربانی مستحب ہے، چنانچہ ایک فربہ موٹے تازے بکرے کی قربانی دو کمزور دبلے بکروں کی قربانی سے افضل ہے، بشرطیکہ گوشت خراب نہ ہو۔ (۳)

اگر بڑے جانور گائے وغیرہ کے ساتویں حصہ کی قیمت اور بکری کی قیمت برابر اور گوشت بھی برابر ہے تو بکری خریدنا افضل ہے۔ (۴)

کتاب الاضحیة، ط رشیدیة وفی نطق الاضحیة ... وبه سمی یوم الاضحی، مرقاة المفاتیح ج ۳ ص ۳۰۲ کتاب الاضحیة، ط امدادیة

(۱) ویتعوذ الامام للتعوذ عن تکبیرات العید لقراءته بعدها، الدر مع الرد ج ۱ ص ۴۸۹ ط سعید

(۲) ان کان سبع البقرة اکثر لحما فهو افضل والاصل فی هذا اذا استویا فی اللحم والقیمة فاطیبهما لحما افضل واذا اختلفا فیهما فالفاضل اولی، رد المحتار کتاب الاضحیة ج ۶ ص ۳۲۲، ط سعید، عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۹ باب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب، وکذا الاستدلال ... سبعة للعصمة ... تستوی سبع البقرة قیمة ولحما افضل من البقرة لان جمیع الشاة تقع فرضا بلا خلاف، شامی ج ۶ ص ۳۲۲، کتاب الاضحیة، ط سعید

(۳) والمستحب ان تکون الاضحیة سمینة وحسنة وعظیمة، فتاوی هندیة ج ۵ ص ۳۰۰، شامی ج ۶ ص ۳۲۲، بدائع ج ۵ ص ۸۰، وما یرجع الی الاضحیة، ط سعید، مظاهر حق ج ۲ ص ۳۰۵، ط دار الاشاعت

(۴) الشاة افضل من سبع البقرة اذا استویا فی القیمة واللحم، الدر مع الرد ج ۶

بھیڑ سے بکری افضل ہے۔(۱)

مادہ کی قربانی نر سے افضل ہے۔(۲)

جس قربانی کی قیمت زیادہ ہو وہ بہتر ہے، اور اگر دو جانوروں کی قیمت برابر ہو لیکن ایک کا گوشت زیادہ ہے تو وہی بہتر اور افضل ہے۔(۳)

الٹا کھینچنا

جانور کو ذبح کرنے کی جگہ تک پاؤں سے پیچھے کی ٹانگوں کو آگے کی طرف سے کھینچنا مکروہ تحریمی ہے۔(۴)

"اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرنا

صرف "اللہ اکبر" کہہ کر جانور ذبح کرنے سے جانور حلال ہوگا اور گوشت کھانا جائز ہوگا البتہ سنت کے خلاف ہے مکروہ ہے، اس لئے "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر جانور کو ذبح کرے۔(۵)

= ص ٣٢٢ ط سعيد هنديه ج ٥ص ٢٩٩ الباب الخامس، ط رشيديه

(١) الكبش والنعجة اذا استويا في القيمة واللحم فالكبش افضل، فتاوى هنديه ج ٥ ص ٣٠٠ الباب الخامس، ط رشيديه شامي ج ٦ص ٣٢٢ ط سعيد

(٢) ان الانثى افضل من الذكر اذا استويا قيمة، الدر المختار شامي ج ٦ص ٣٢٢ هنديه الباب الخامس، ج ٥ص ٢٩٩

(٣) وفي العتابية وكان ابو الاستاذ يقول ان الشاة العظيمة السمينة تساوي البقرة قيمة ولحما افضل من البقرة، لان جميع الشاة تقع فرضا بلا خلاف، رد المحتار ج ٦ص ٣٢٢ هنديه ج ٥ص ٢٩٩ والاصل في هذا اذا استويا في اللحم والقيمة فاطيبهما لحما افضل، رد المحتار ج ٦ص ٣٢٢، ط سعيد هنديه ج ٥ص ٢٩٩ ط رشيديه

(٤) ويكره جرها برجلها الى المذبح، فتاوى هنديه ج ٥ص ٢٨٧ كتاب الذبائح الباب الاول، ط رشيديه شامي ج ٦ص ٢٩٦ بدائع ج ٥ص ٦٠، ٧٨ فصل في ما يستحب قبل التضحية، سعيد

(٥) لو اقتصر على قوله الله اكبر قاصدا به التسمية يكفي، رد المحتار ج ٦ص ٣٠١، كتاب الذبائح ط سعيد بدائع ج ٥ص ٤٨ هنديه ج ٥ص ٢٨٦ وذكر الحلواني ان المستحب

"اللہ اکبر" کہنا ضروری نہیں

ذبح کے وقت صرف "بسم اللہ" کہنا کافی ہے "اللہ اکبر" کہنا ضروری نہیں البتہ "بسم اللہ اللہ اکبر" دونوں کہنا سنت کے مطابق ہے۔(۱)

امانت کی رقم

مسئلہ: امانت کی رقم سے اجازت کے بغیر قربانی کا جانور خرید کر قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر رقم کے مالک سے اجازت مل جائے تو اس سے جانور خرید کر قربانی کرنا جائز ہوگا، اور قربانی کرنے والے پر لازم ہوگا کہ رقم امانت واپس کرے۔(۲)

امت محمدیہ پر خاص انعام

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت نہیں تھی بلکہ آسمان سے آگ آتی اور مقبول قربانی کو جلا دیتی، امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ خصوصی انعام ہوا کہ قربانی کا گوشت ان کے لیے حلال کر دیا گیا۔(۳)

اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا

قربانی کا گوشت اندازہ سے تقسیم کرنا جائز نہیں ہے، وزن کر کے (برابر برابر) تقسیم کرنا ضروری ہے، اگر کسی حصہ میں کمی بیشی ہو تو سود ہو جائے گا، اور سود لینا

ان یقول باسم اللہ اللہ اکبر ثلاثا ، البحر الرائق ج۸ ص ۱۶۹ کتاب الذبائح ط سعید

(۱) منها التسمية حالة الزكاة عمدا اي اسم كان فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۸۵ كتاب الذبائح ، الباب الاول ، ط رشيديه و المستحب ان يقول بسم الله الله اكبر ... در المختار مع شامي ، كتاب الذبائح ، ج ٦ ص ۳۰۱ ط سعيد

(۲) قلت ويظهر ان العارية كالوديعة الخ وفي البدائع وكل جواب عرفته في الوديعة فهو الجواب في العارية بان استعار ناقة او ثورا او بعيرا فضحى به لا تجزيه عن الاضحية سواء اخذها المالك ... وضمنه القيمة لانها امانة في يده وانما يضمنها بالذبح فصار كالوديعة رد المحتار ج ٦ ص ۳۳۱ هنديه ج ۵ ص ۳۰۳ ، الباب السابع بدائع ج ۵ ص ۷۷ ، اما الذي يرجع الى محل التضحية

(۳) [illegible]

دینا کھانا سب حرام ہے۔ (۱)

اندھے

اندھے جانور کی قربانی درست نہیں۔ (۲)

انشورنس کمپنی کے ملازم

انشورنس کا دارومدار سود یا جوئے پر ہے، اور سود اور جوئے کی آمدنی حرام ہے، اور حرام آمدنی سے قربانی کرنا جائز نہیں ہے، لہذا مشترکہ یا اجتماعی قربانی میں ایسے آدمی کو شریک کرنا درست نہیں جس کی آمدنی صرف یہی انشورنس کمپنی کی ہے۔

اب اگر ایسے لوگوں کے پاس حلال آمدنی بھی ہے اور وہ حرام آمدنی کے ساتھ مخلوط نہیں بلکہ الگ ہے تو اپنی حلال آمدنی سے یا کسی سے حلال رقم قرض لے کر قربانی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ان کو اجتماعی اور مشترکہ قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔ (۳)

---

(۱) ولو ذبح عن شريكه فيقسم اللحم بالوزن لا بالمجازفة ولو قسموا جزافا لا يجوز إلا إذا كان معه شيء آخر من الأكارع والجلد. البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۴ ط سعيد بدائع ج ۵ ص ۶۷ فصل أما كيفية الوجوب. فتح القدير ج ۸ ص ۴۳۰ شامي ج ۶ ص ۳۱۷ هنديه ج ۵ ص ۳۰۶ ويقسم اللحم وزنا لا جزافا لأن القسمة فيها معنى المبادلة واللحم من أموال الربا فلا يجوز تمليكه مجازفة وإنما عدم الجواز بالتحري لأن الربا لا يحتمل الحل بالتحليل. شامي ج ۶ ص ۳۱۷ بدائع ج ۵ ص ۶۷ فصل أما كيفية الوجوب

(۲) ولا تجوز العمياء والعوراء البين عورها. فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ البحر ج ۸ ص ۱۷۶ فتح القدير ج ۸ ص ۴۳۳ ط رشيديه شامي ج ۶ ص ۳۲۳ بدائع ج ۵ ص ۷۵ أما الذي يرجع إلى محل التضحية.

(۳) والحاصل أنه إن علم أرباب الأموال وجب رده عليهم وإلا فإن علم عين الحرام لا يحل له ويتصدق به بنية صاحبه. شامي ج ۶ ص ۳۸۵ رد المحتار ج ۵ ص ۹۹ ط سعيد هنديه ج ۵ ص ۳۴۹ وإن مات أحد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولو ذبحوها بلا إذن الورثة لم يجزهم لأن بعضها لم يقع قربة وإن كان شريك الستة نصرانيا أو مريدا اللحم لم يجز عن واحد منهم لأن الإراقة لا تتجزأ. الدر المختار شامي ج ۶ ص ۳۲۶ فتح القدير ج ۸ ص ۴۲۵ ط رشيديه كتاب الأضحية عن سعد قال قال النبي ﷺ إن الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم الخ رواه الترمذي. جمع الجوامع

اوجھڑی

اوجھڑی کھانا جائز ہے۔(۱)

اولاد

اگر اولاد خود صاحب نصاب ہو تو خود ان پر قربانی کرنا واجب ہوگی، اور اگر وہ صاحب نصاب نہ ہو تو والد پر ان کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں، اگر والد نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا چاہے کر سکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

☆..... ماں باپ کیلئے اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہے، مثلاً کسی کی اولاد میں دس افراد ہیں اور سب ایک ساتھ رہتے ہیں، باپ کی زندگی میں صرف باپ پر قربانی واجب ہوگی یعنی اپنے نام سے قربانی کرے گا اولاد کے نام سے نہیں۔(۳)

☆..... اگر اولاد بالغ ہے اور سب مالدار صاحب نصاب ہیں تو اس صورت

للامام السیوطی ج ۲ ص ۲٤۸ رقم الحدیث ۵۳۸۰ ط دار الکتب العلمیة بیروت، عن ابی هريرة يقول ان رسول الله ﷺ ان الله عزوجل يقبل الصدقة ولا يقبل منها الا الطيب فيقبلها بيمينه سرت وبعلي ويربيها بعدد نمسه نفسه كما يربي احدكم مهره وفصيله حتى يوفى بها يوم القيامة مثل احد. مسند احمد ج ۹ ص ۱۵۰ رقم الحديث ۹۲۱۷ ط دار الحديث القاهرة

(۱) وكره تحريما من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر للاثر الوارد في كراهة ذلك. الدر المختار شامی ج ٦ ص ۷٤۹ مسائل شتی ط سعيد. اور اوجھڑی ان سات اشیاء میں سے نہیں ہے اس لئے اس کا کھانا جائز ہے

(۲) كتاب الاضحية ... يجب على الرجل من ماله عن نفسه وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبار وامرأته الا باذنه. التاتارخانية ج ۸ ص ۱۷۳، ۱۷۸ البدائع ج ٥ ص ٦٤، ٦٧ فصل في كيفية الوجوب، الفتاوى الهندية ج ٥ ص ۲۹۳ كتاب الاضحية، شامی ج ٦ ص ۳۱٥ لا عن طفله على الظاهر، الا من مال الاب في الظاهر انه يستحب ولا يجب. رد المحتار ج ٦ ص ۳۱٥ ط سعيد

(۳) وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبار ... الفتاوى الهندية ج ٥ ص ۲۹۳ كتاب الاضحية الباب الاول في تفسيرها

میں ہر ایک پر ضروری ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے، اگر باپ اولاد کی طرف سے اولاد کی اجازت سے ان کی قربانی کرے گا تو ان کی قربانی بھی ادا ہو جائے گی اور والد کو ثواب ملے گا البتہ اگر باپ نہیں کرے گا تو ہر ایک پر لازم ہوگا کہ ایک ایک حصہ قربانی کرے ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔(۱)

☆ اگر اولاد نابالغ ہے تو ان پر قربانی واجب نہیں ہے۔(۲)

اونٹ

اونٹ میں بھی حنفیہ کے نزدیک سات ہی افراد شریک ہو کر قربانی کر سکتے ہیں نیز سات افراد کی شرکت میں قربانی صحیح ہونا متفق علیہ ہے، اور اس سے زیادہ دس کی شرکت مختلف فیہ ہے تو متفق علیہ قول پر عمل کرنا زیادہ احتیاط پر مبنی ہے۔ کفایت المفتی ج ۸ ص ۱۸۸ (۳)

(۱) ولو ضحى بدنة عن نفسه وعن أولاده فإن كانوا صغارا جاز وإن كانوا كبارا فإن كان بأمرهم فكذلك وإن كان بغير أمرهم لم يجز عنه ولا عنهم. البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۸ ط سعيد بدائع ج ۵ ص ۶۷ فصل في كيفية الوجوب شامي ج ۶ ص ۳۱۵ عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا. المخرج ۸ ص ۱۷۳ فتح القدير ج ۸ ص ۴۲۷ ابن ماجه ص ۲۲۶ باب الأضاحي واجبة هي أم لا، ط قديمي كتب خانه

(۲) وقوله لا عن طفله يعني لا يجب عليه عن أولاده الصغار لأنها عبادة محضة بخلاف صدقة الفطر. شامي ج ۶ ص ۳۱۵ ط سعيد البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۳ ط سعيد

(۳) ومنها من فصل بين البعير والبقرة فقال البقرة لا تجوز عن أكثر من سبعة فأما البعير فيجوز عن عشرة ولنا ... لا يجوز ... حديث في الظاهر يجب الأخذ بالاحتياط وذلك فيما قلنا لأن جوازه عن سبعة ثبت بالاتفاق وفي الزيادة خلاف فكان الأخذ بالمتفق عليه أحد بالمتيقن. بدائع الصنائع ج ۵ ص ۷۱ ط سعيد، فصل في شرائط جواز إقامة الواجب، سعيد فتح القدير ج ۸ ص ۴۲۹ ط رشيديه المخرج ۸ ص ۱۷۴ فنشر كافي الجزور عن عشرة قال الجمهور إنه منسوخ بالحديث الآتي عن جابر قال نحرنا بالحديبية مع النبي ﷺ البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة ومحمله العمل على حديث جابر ... ابن ماجه ص ۲۲۶ ط قديمي كتب خانه

ایام نحر میں شک ہوگیا

اگر ایام نحر میں شک ہوگیا کہ بارہویں ذی الحجہ ہے یا تیرہویں تو قربانی کرنے میں تیسرے روز تک تاخیر نہ کرے، تاخیر ہوجانے کی صورت میں قربانی کرکے سب گوشت کا صدقہ کردینا مستحب ہے۔(۱)

ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنا

☆ مردوں کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اس سے مردوں کو فائدہ ہوگا، اور ایصال ثواب کے لئے ایک حصہ قربانی کرکے اس کا ثواب بہت سارے مردوں کو بلکہ تمام امت مسلمہ کو بھی پہنچانا درست ہے، اس قسم کی نیت کرنے کی صورت میں تمام امت مسلمہ کو ثواب ملے گا، کیونکہ ایصال ثواب کرنے والا قربانی کے جانور یا حصے کا مالک ہے، صرف میتوں کو یا زندہ لوگوں کو ثواب پہنچاتا ہے اس لئے ایک حصے کا ثواب ایک سے زائد لوگوں کو پہنچانا درست ہے۔(۲)

☆ اگر میت نے قربانی کرنے کی وصیت کی تو اس میں ایک حصہ ایک آدمی کی طرف سے ہوگا ایک حصے میں ایک سے زائد آدمیوں کی نیت کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) واذا شك في يوم الاضحى فالمستحب ان لا يؤخر الى اليوم الثالث فان اخر يستحب أن لا ياكل منه ويتصدق بالكل .عالمگیری ج ۵ص ۲۹۵ كتاب الاضحية الباب الثالث

(۲) فان في البدائع لان الموت لا يمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه و الآخر عمن لم يذبح من امته وان كان منهم من قد مات قبل ان يذبح .ردالمحتار ج ٦ص ۳۲٦،ط سعيد بدائع ج ۵ص ۷۲ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۳) لو ضحى عن ميت وارثه بامره لزمه بالتصدق بها وعدم الاكل منها وان تبرع بها عنه له الاكل لانه يقع على ملك الذابح والثواب للميت .رد المحتار ج ٦ص ۳۳۵،ط سعيد فدل ان الميت يجوز ان يتقرب عنه فاذا ذبح عن نفسه عنه صار نصيبه للقربة فلا يمنع جواز ذبح الباقين .بدائع ج ۵ص ۷۲ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

ایک حصہ دار مر گیا

سات افراد نے شریک ہو کر ایک بڑا جانور قربانی کیلئے خرید اور قربانی کرنے سے پہلے ان میں سے ایک شخص مر گیا مگر مردہ کے ورثاء نے ان شرکاء کو اجازت دے دی کہ آپ لوگ میت کی اور اپنی طرف سے قربانی کریں، اگر یہ لوگ ان کی اجازت سے میت اور اپنی طرف سے قربانی کریں گے تو جائز ہوگا اور سب کی قربانی ادا ہو جائے گی۔ (۱)

اور اگر میت کے وارثوں کی اجازت کے بغیر قربانی کریں گے تو درست نہیں ہوگی اور کسی بھی شریک کی قربانی ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

ایک کے بجائے سات بکرے ذبح کرے

ایک شخص پر قربانی واجب ہے اور وہ ایک بکرے کے بجائے سات بکرے ذبح کرے تو واجب قربانی ایک بکرے سے ادا ہو جائے گی اور باقی چھ بکروں کی قربانی نفل شمار ہوگی، لیکن بڑے جانور کے ساتویں حصے کے بجائے پورے جانور کی قربانی کرے گا تو پورے جانور سے واجب قربانی ادا ہوگی۔ (۳)

---

(۱) ولو مات احد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل. الدر المختار، شامی ج ۶ ص ۳۲۶، بدائع ج ۵ ص ۷۲ هندیه ج ۵ ص ۳۰۵ الباب الثامن ط رشیدیه

(۲) ولو ذبحوها بلا اذن الورثة لم يجزهم لان بعضها لم يقع قربة. الدر المختار، شامی ج ۶ ص ۳۲۶ بحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۸ كتاب الاضحية ط سعيد هندیه الباب الثامن ج ۵ ص ۳۰۵

(۳) ولو ضحى باكثر من واحد فالواحد فريضة والزيادة تطوع عند عامة العلماء. خلاصة الفتاوی ج ۴ ص ۳۱۵ ولو ان رجلا موسرا ضحى ببدنة عن نفسه خاصة كان الكل اضحية واجبة عند عامة العلماء وعليه الفتوى. شامی ج ۶ ص ۳۳۳، كتاب الاضحية، ط سعيد بدائع الصنائع ج ۵ ص ۷۱ فصل محل اقامة الواجب، ط سعيد

(ب)

بال

☆ قربانی کرنے والے کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز کے بعد قربانی کر کے بال کٹروائے، قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کریں گے تو ثواب سے محروم نہیں ہونگے۔ (۱)

☆ جس جانور کے بال کاٹ لئے گئے ہوں، اس کی قربانی درست ہے۔ (۲)

☆ قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس کے بال کاٹنا جائز نہیں (۳)، اگر کسی نے ایسا کر لیا تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (۴)

بال جلا کر پکانا

سری اور پائے کے بال جلا کر کھال کے ساتھ پکانا جائز ہے۔ (۵)

---

(۱) عن ام سلمة عن النبی ﷺ قال من رای هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلایاخذن من شعره ولامن اظفاره . ترمذی ج ۱ص ۲۷۸، ط سعید ومسئلة حدیث الباب مستحبة والعرض التشاکل بالحجاج ،العرف الشذی ج ۱ص ۲۷۸، ط سعید عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ امرت بیوم الاضحی عیدا جعله الله لهذه الامة قال له رجل یارسول الله ارایت ان لم اجد الامنیحة انثی افاضحی بها قال لا ولکن خذ من شعرک و اظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند الله . رواه ابوداؤد والنسائی .مرقاة المفاتیح ج ۳ص ۳۱٦ کتاب الاضحیة ، ط امدادیه

(۲) وکذا تجزی المجزوزة وهی التی جز صوفها کذا فی فتاوی قاضیخان فتاوی هندیه ج ۵ ص ۲۹۸ الباب الخامس ،ط رشیدیه شامی ج ٦ص ۳۲۵ بدائع ج ۵ص ۷۸ ط سعید

(۳) ولواشتری شاة للاضحیة یکره ان یحلبها اویجز صوفها فینتفع به لانه عینها للقربة فلایحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها ،فتاوی هندیه ج ۵ص ۳۰۰ ،الباب السادس ،ط رشیدیه

(٤) ولوجز صوفها یتصدق به ولاینتفع به ، فتاوی هندیه ج ۵ص ۳۰۱ ،الباب السادس بدائع ج ۵ص ۷۸، فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة شامی ج ٦ص ۳۲۹

(۵) فی الحلیة الرأس والاکارع لحم فی یمین الاکل قلت ولعل وجهه ان الراس والاکارع مشتملة علی اللحم وغیره .ردالمحتار ج ۳ص ۷۷۳ مطلب فی عرف العرف العملی ط سعید کفایت المفتی ج ۵ ص ۲٦۳

بالغ ہوا

اگر نابالغ ۱۰، ۱۱، یا ۱۲ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے بالغ ہوا اور وہ مالدار ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔(۱)

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا باپ کے ذمہ ضروری نہیں(۱)، اگر بالغ اولاد خود مالدار ہے تو وہ خود قربانی کرے یا باپ کو اجازت دیدے، بالغ اولاد کی اجازت سے باپ ان کی طرف سے قربانی کر سکتا ہے۔(۳)

بانجھ

بانجھ جانور کی قربانی درست ہے، کیونکہ اس پر ممانعت کا حکم نہیں آیا اور بانجھ ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے، جس طرح جانور کا خصی ہونا اور خصی سے عاجز ہونا قربانی کیلئے عیب نہیں ہے، اسی طرح بانجھ ہونا بھی بلکہ بانجھ جانور اکثر و بیشتر لحیم وشحیم (خوب موٹا تازہ) ہوتا ہے، اور گوشت بھی عمدہ ہوتا ہے، اس لئے قربانی جائز ہے۔(۴)

---

(۱) ومن بلغ من الصغار في ايام النحر وهو موسر يجب عليه باجماع اصحابنا لان الاهلية من الحر في آخر الوقت كافي ولنا بدائع ج ۵ ص ۶۴، كتاب التضحية، فصل اما شرائط الوجوب، ط سعيد شامي ج ۶ ص ۳۱۶، كتاب الاضحية، ط سعيد

(۲) وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبار وامراته الا باذنه عالمگيري ج ۵ ص ۲۹۳ شامي ج ۶ ص ۳۱۵ بدائع ج ۵ ص ۶۴ فصل اما شرائط الوجوب البحر ج ۸ ص ۱۷۸ ط سعيد

(۳) ولو ضحى بدنة عن نفسه وعن اولاده فان كانوا صغارا اجزاه واجزاهم وان كانوا كبارا فان فعل ذلك بامرهم فكذلك وان كان بغير امرهم لم يجز على قولهم بدائع ج ۵ ص ۶۷، فصل اما كيفية الوجوب البحر ج ۸ ص ۱۷۸، شامي ج ۶ ص ۳۱۵، ط سعيد

(۴) تجوز التضحية بالعاجزة عن الولادة لكبر سنها هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ الباب الخامس، ط رشيديه رد المحتار ج ۶ ص ۳۲۵ ط سعيد

باؤلے جانور

باؤلے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر باؤلے پن کی وجہ سے کھا پی نہ سکتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(۱)

بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

کسی مزار یا بت کے نام پر جانور چھوڑنا بنص قطعی حرام اور سخت گناہ کا کام ہے مگر اس حرام عمل سے جانور حرام نہیں ہو جاتا اور شرعی اصول کے مطابق یہ جانور اپنے مالک کی ملک سے خارج نہیں ہوتا (اگرچہ وہ اپنے غلط عقیدہ کی بنا پر یہ سمجھتا ہے کہ وہ میری ملک سے نکل کر غیر اللہ کے لئے وقف ہو گیا ہے مگر شرعاً اس کا یہ عقیدہ باطل ہے وہ جانور بدستور اس کی ملک میں ہے) لہذا اگر کوئی شخص جانور کے مالک سے وہ جانور خرید کر قربانی کرے تو قربانی درست ہے اسی طرح مذکورہ صورت میں اگر قصاب یہ جانور خرید کر اس کا گوشت فروخت کرے تو وہ گوشت خرید کر استعمال کرنا بھی درست ہے۔(۲)

بٹ

بٹ (اوجھڑی) بلا کراہت حلال ہے۔(۳)

---

(۱) وتجوز الثولاء وهي المجنونة إلا إذا كان ذلك يمنع الرعي والاعتلاف. عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۸ الباب الخامس. ط رشیدیه رد المحتار ج ٦ ص ۳۲۳ ط سعید البحر ج ۸ ص ۱۷٦ والثولاء هي المجنونة لانه لايحل بالمقصود اذا كانت تعتلف، البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷٦، ط سعید

(۲) معارف القرآن مولانا مفتی محمد شفیع صاحب تحت الآية وما أهل به لغير الله ج ۲ ص ۴۲۳، ۴۲۴ ادارة المعارف فتاوى رحيميه ج ۱۰ ص ۵۴ دار الاشاعت

(۳) وكره تحريما من الشاة الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر للأثر الوارد في كراهة ذلك. اور اوجھڑی ان سات چیزوں میں نہیں ہے لہذا اس کا کھانا جائز ہے۔ الدر المختار ج ٦ ص ۷۴۹، مسائل شتی ط سعید۔

بچہ

☆ اگر بچہ مالدار ہے نصاب کا مالک ہے تو بھی اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اس لئے ولی کے لئے بھی اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کے لئے بالغ ہونا شرط ہے۔(١)

بچے

اگر بچے سمجھدار ہیں تو ان کو عیدگاہ میں لے جائیں ورنہ نہ لے جائیں۔(٢)

بڑے جانور

بڑے جانور سے مراد۔ گائے، بیل، بھینس، اور اونٹ نر و مادہ ہیں۔(٣)

بڑے جانور میں سات افراد شامل ہونا ضروری نہیں

☆ ایک آدمی کے لئے ایک بڑے جانور کی قربانی جائز ہے۔(٤)

☆ بڑے جانور میں سات افراد شریک ہونا ضروری نہیں ہے۔(٥)

(٣) بڑے جانور میں سات افراد سے کم شریک ہوں تب بھی قربانی درست

(١) وقوله لا عن طفله يعني لا يجب عليه عن اولاده الصغار لانها عبادة محضة بخلاف صدقة الفطر وفي الكافي الاصح انه لا يجب ذلك وليس للاب ان يفعله من مال الصغير، البحر ج ٨ ص ١٧٤ ط سعيد شامي ج ٦ ص ٣١٥ بدائع ج ٥ ص ٦٤ فصل من شرائط الوجوب

(٣) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الابل والبقر ويدخل في كل جنس نوعه والذكر والانثى منه والجاموس نوع من البقر، فتاوى هنديه، ج ٥ ص ٢٩٧، الباب الخامس، ط رشيديه بدائع ج ٥ ص ٦٩، فصل اما محل اقامة الواجب البحر الرائق ج ٨ ص ١٧٧ ط سعيد

(٤) اوسع بدنة بيان لمقدار الواجب والقياس ان لا يجوز البدنة كلها الا عن واحد لان الاراقة قربة لا تتجزأ، بدائع ج ٥ ص ٧٠ فصل اما محل اقامة الواجب ط سعيد البحر الرائق ج ٨ ص ١٧٤ كتاب الاضحية، ط سعيد

(٥) وتجوز عن ستة وخمسة واربعة وثلاثة ذكره في الاصل لانه لما جاز عن سبعة فعما دونها اولى بدائع ج ٥ ص ٧٠، ط سعيد

ہے مثلاً کسی جانور میں چھ یا پانچ یا اس سے بھی کم شریک ہوں تو بھی درست ہے یہاں تک کہ اگر صرف تنہا ہی ایک آدمی پورے بڑے جانور کی قربانی اپنی طرف سے کرے تو بھی جائز ہے۔ (۱)

بسم اللہ بھول گیا

اگر جانور کو ذبح کرتے وقت " بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا بھول گیا، اور جانور کو ذبح کرلیا تو اس جانور کا گوشت حلال ہے، کھانا جائز ہے، کیونکہ ذبح کرنے والا مسلمان ہونے کی بنا پر فرض کرلیا جائیگا کہ اس نے اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح نہیں کیا۔ (۲)

بسم اللہ کے الفاظ

ذبح کرتے وقت " بسم اللّٰہ و اللّٰہ اکبر" واو کے ساتھ، اور " بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" واو کے بغیر دونوں قسم کے الفاظ ملتے ہیں، البتہ " واو" کے بغیر " بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" زیادہ بہتر ہے کہیں " اللّٰہ اکبر" بسم اللّٰہ پر مقدم ہے اور کہیں موخر ہیں، تمام صورتیں درست ہے۔ (۳)

بسم اللہ کیسے پڑھے

ذبح اختیاری میں " بسم اللّٰہ" ذبح کے ساتھ متصل ہونا شرط ہے، یعنی بسم اللّٰہ کہتے ہی ذبح کرے، " بسم اللّٰہ" پڑھنے کے بعد ذبح کرنے سے پہلے اور کوئی

(۱) وتجوز عن ستة أو خمسة أو أربعة أو ثلاثة ذكره في الأصل لأنه لما جاز عن سبعة فما دونها أولى. بدائع ج ۵ ص ۷۰ فصل أما محل إقامة الواجب. البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۴ ط: سعيد. هنديه ج ۵ ص ۳۰۴ الباب الثامن

(۲) قيدنا بقوله عمدا لأنه لو ترك التسمية ناسيا يحل أكله وهو مذهب علي وابن عباس. البحر الرائق ج ۸ ص ۱۶۸ هنديه ج ۵ ص ۲۸۸ شامي ج ۶ ص ۲۹۹

(۳) والمستحب أن يقول بسم الله الله أكبر بلا واو وكره بها لأنه يقطع فور التسمية وفي الجوهرة وإن قال بسم الله الرحمن الرحيم فهو حسن. رد المحتار ج ۶ ص ۳۰۱ ط سعيد. البحر الرائق ج ۸ ص ۱۶۹ ط سعيد هنديه ج ۵ ص ۲۸۶ كتاب الذبائح الباب الأول

کا نام لے کر ذبح کرے، یہاں تک کہ اگر کسی نے بکری کو لٹا کے "بسم اللہ" پڑھی اور اس بکری کو زندہ چھوڑ کر، پھر دوسری بکری کو اسی "بسم اللہ" سے ذبح کیا تو وہ ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

بکری

بکری کی قربانی جائز ہے۔(۲)

بکرے کا بھی یہی حکم ہے البتہ ایک سال کی عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

بکرے میں صرف ایک حصہ ہے

ایک بکرے میں صرف ایک حصہ ہے، اگر ایک بکرے میں قربانی کی نیت سے دو آدمی شریک ہوں گے تو دونوں کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۴)

---

(۱) رجل ذبح شاة فسمى وتركها ومال إلى الأخرى وذبحها بتلك التسمية لم تحل. فتاوى سراجية باب التسمية على الذبيحة ص ۳۰۹ ولو أضجع شاة واحدة وأخذ السكين وسمى ثم تركها وذبح شاة أخرى وترك التسمية عامدا عليها لا تحل. هندية ج ۵ ص ۲۸۸ كتاب الذبائح البحر ج ۸ ص ۱٦۹ كتاب الذبائح ط سعيد لأن المعتبر الذبح متصلا بالتسمية بحيث لا يتخلل بينهما شيء. البحر ج ۸ ص ۱٦۸ شامي ج ٦ ص ۳۰۲ كتاب الذبائح ط سعيد.

(۲) أما جنسه فهو أن يكون من الأجناس الثلاثة الغنم والإبل أو البقر في كل جنس نوعه والذكر والأنثى منه وقيل يجب والمعز نوع من الغنم. عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۷ الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب. شامي ج ٦ ص ۳۲۲ كتاب الأضحية ط سعيد. البحر ج ۸ ص ۱۷۷ كتاب الأضحية ط سعيد. بدائع الصنائع ج ۵ ص ٦۹ فصل في محل إقامة الواجب. ط سعيد.

(۳) وأما سنه فقد ذكر القدوري أن الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة أشهر والثني ابن سنة وتقدير هذه الأسنان بما قلنا يمنع النقصان ولا يمنع الزيادة حتى لو ضحى بأقل من ذلك شيئا لا يجوز. عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۷ الباب الخامس. شامي ج ٦ ص ۳۲۱ و البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۷ بدائع الصنائع ج ۵ ص ٦۹ فصل أما محل إقامة الواجب.

(٤) فلا تجوز الشاة والمعز إلا عن واحد وإن كانت سمينة. هندية ج ۵ ص ۲۹۷. الباب الخامس ط ماجدية البحر ج ۸ ص ۸۷٤ كتاب الأضحية ط سعيد بدائع ج ۵ ص ۷۰. كتاب التضحية فصل أما محل إقامة الواجب مكتبه فتح القدير ج ۸ ص ٤۲۹ كتاب الأضحية رشيدية.

بندوق کا ذبیحہ

اگر بندوق سے شکار کیا جائے اور وہ جانور مر جائے، ذبح کرنے کی نوبت نہ آئے تو وہ جانور حرام اور مردار ہو جاتا ہے اس کا کھانا جائز نہیں (۱) اگرچہ بندوق چلاتے وقت " بسم الله الله أكبر " کہا ہو، اگر بندوق کا شکار زندہ ہاتھ آجائے اور " بسم الله الله أكبر " کہہ کر ذبح کر دیا جائے تو حلال ہے ورنہ حرام۔ (۲)

بھول کر ایک دوسرے کی قربانی کرنا

دو آدمیوں نے دو بکریاں قربانی کے ارادہ سے خریدیں، ور بھول کر ایک نے دوسرے کی بکری کو ذبح کر ڈالا تو دونوں کی قربانیاں درست ہوں گی، اور کسی پر بدلہ دینا قیمت ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

بھون کر کھانا

قربانی کے گوشت کو آگ پر بھون کر کھانا درست ہے۔

---

(۱) ولا يوكل ما اصابته البندقة، فتاوى سراجيه ص ۳۰۷ ط مدرسه فاطمه الزهراء

(۲) فان تركها اى التركه عمدا مع القدرة عليه فمات حرم وكذا يحرم لو عجز عن التذكية بان لم يجد آلة الذبح او يجد لكن لا يبقى من الوقت ما يمكن تحصيل الآلة والاستعداد للذبح (ردالمحتار ج ۶ ص ۴۷۰، كتاب الصيد البحر ج ۸ ص ۲۲۳ كتاب الصيد) ولابد من التسمية عند الارسال ... وان ادركه حيا ذكاه البحر ج ۸ ص ۲۲۱، ۲۲۳ شامى ج ۶ ص ۴۶۸ كتاب الصيد ط سعيد

(۳) لو غلط رجلان فذبح كل واحد منهما اضحية صاحبه عن نفسه انه يجزى كل واحد منهما اضحية عنه استحسانا بدائع ج ۵ ص ۶۷ فصل اما كيفية الوجوب ط سعيد، (ولو غلطا اثنان وذبح كل شاة صاحبه) (صح) الدرالمختار شامى ج ۶ ص ۳۲۹، ط سعيد البحر ج ۸ ص ۱۷۹ هنديه ج ۵ ص ۳۰۵ غلط فذبح كل واحد منهما اضحية صاحبه جازت التضحية. فتاوى سراجيه ص ۳۱۳، باب ما يستحب من التضحية ط مدرسة فاطمة الزهراء، كراتشى

بھینس

بھینس اور بھینسے کی قربانی جائز ہے۔(۱)

بھینگی آنکھ والے

بھینگی آنکھ والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۲)

بیل

بیل کی قربانی جائز ہے، گائے کا بھی یہی حکم ہے، البتہ دو سال عمر مکمل ہونا شرط ہے۔(۳)

بے نمازی کا ذبیحہ

ذبح کرنے والا مسلمان ہے لیکن نماز روزہ کا پابند نہیں، داڑھی بھی نہیں رکھتا، اور نشہ بھی کرتا ہے، تب بھی اس کا ذبح کیا ہوا جانور جائز اور گوشت کھانا حلال ہے، بشرطیکہ ذبح کرتے وقت قصداً "بسم اللہ اللہ اکبر" کو ترک نہ کیا ہو۔(۴)

---

(۱) اما جنسه فهو ان یکون من الاجناس الثلاثة الغنم او الابل او البقر یدخل فی کل جنس نوعه والذکر والانثی منه والخصی والفحل لانطلاق اسم الجنس علی ذلک والمعز نوع من الغنم. عالمگیری ج ۵ص ۲۹۷ الباب الخامس شامی ج ٦ص ۳۲۲، کتاب الاضحیة ط سعید البحر ج ۸ ص ۱۷۷ کتاب الاضحیة ط سعید بدائع الصنائع ج ۵ص ٦۹، فصل اما محل اقامة الواجب، ط سعید

(۲) والحولاء تجزی وهی التی فی عینها حول. هندیه ج ۵ص ۲۹۸ البحر ج ۸ص ۱۷٦ شامی ج ٦ص ۳۲۵ کتاب الاضحیة، ط سعید

(۳) اما جنسه فهو ان یکون من الاجناس الثلاثة الغنم او الابل او البقر یدخل فی کل جنس نوعه والذکر والانثی منه. عالمگیری ج ۵ص ۲۹۷، الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب شامی ج ٦ ص ۳۲۲، کتاب الاضحیة ط سعید البحر ج ۸ ص ۱۷۷ کتاب الاضحیة ط سعید بدائع الصنائع ج ۵ص ٦۹، فصل اما محل اقامة الواجب، ط سعید

(٤) وشرط کون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان کان صیدا وکتابیا ذمیا وحربیا الخ لا تحل ذبیحة تارک التسمیة عمدا. شامی ج ٦ص ۲۹٦، ۲۹۹، کتاب الذبائح ط سعید هندیه ج ۵ص ۲۸۵ کتاب الذبائح ط رشیدیه، ۲۸٦ البحر الرائق ج ۸ص ۱۷۸ ط سعید

بیوی

☆ اگر بیوی مالدار اور صاحب نصاب ہے یعنی اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ اس پر قربانی واجب ہوتی ہے تو بیوی پر ضروری ہوگا کہ اپنی طرف سے ایک حصہ قربانی کرے، شوہر پر بیوی کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں، (۱) ہاں اگر بیوی کی اجازت سے بیوی کے لئے بھی ایک حصہ قربانی کرے گا تو بیوی کی طرف سے قربانی ہو جائے گی، اور اگر شوہر نہیں کرے گا تو بیوی کے لئے ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆ شوہر کی قربانی بیوی کی طرف سے یا بیوی کی قربانی شوہر کی طرف سے کافی نہیں ہوگی ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۳)

بے ہوش کر کے ذبح کرنا

بے ہوش کر کے ذبح کرنا یعنی ذبح سے پہلے پستول سے دماغ میں نشانہ لگا کر پھر ذبح کرنا یہ طریقہ سنت اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے، اس میں جانور کے حرام ہو جانے کا ظن غالب ہے، نیز یہ کہ اگر اس ضرب اور چوٹ کی وجہ سے جانور کی ہلاکت یقینی ہو جائے تو پھر اس کے گلے پر چھری پھیرنا بےکار ہوگا اور جانور حرام ہو جائے گا۔ (۴)

---

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الذي يتعلق به وجوب صدقة الفطر لا الذكورة فتجب على الانثى. قوله واليسار... ملك مائتي درهم او عرض يساويها غير مسكنه ... تحتاجه الى ان يذبح الاضحية. رد المحتار ج ٦ ص ٣١٢ هندية ج ٥ ص ٢٩٢ البحر ج ٨ ص ١٧٣، ط سعيد

(۲) وليس على الرجل ان يضحي عن اولاده الكبار وامرأته الا باذنه. عالمگیری ج ٥ ص ٢٩٣ الباب الاول البحر ج ٨ ص ١٧٨ شامي ج ٦ ص ٣١٥ بدائع ج ٥ ص ٦٧ فصل اما كيفية الوجوب

(۳) تجب على حر مسلم موسر مقيم عن نفسه ... شاة او سبع بدنة فجر يوم النحر. البحر ج ٨ ص ١٧٣ شامي ج ٦ ص ٣١٢ هندية ج ٥ ص ٢٩٢ كتاب الاضحية، الباب الاول

(٤) وكره كل تعذيب بلا فائدة مثل قطع الرأس والسلخ قبل ان تبرد، اي تسكن عن =

(پ)

پالے ہوئے جانور میں قربانی کی نیت کی

گھر میں پالے ہوئے جانور کے بارے میں یہ نیت کی کہ قربانی کے ایام میں اس جانور کی قربانی کرے گا تو اس نیت سے اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی، ایسے جانور کو بدلنا اور فروخت کرنا بھی جائز ہے (یعنی جس کی ملکیت میں پہلے ہی سے جانور ہو تو اس کی قربانی کی نیت کر لینے سے اس کی قربانی لازم نہیں ہوتی۔( )

پانی پلایا جائے

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلانا مستحب ہے۔(۲)

(ت)

تاریخ قربانی

کسی حلال جانور کو اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کرنا اس وقت سے شروع ہوا ہے جب سے آدم علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے اور دنیا

= الاضطراب، الدرالمختار كتاب الذبائح الشامي ج ٦ص ٢٩٦ (ذبح شاة) مريضة فتحركت أو خرج الدم حلت وإلا لا إن لم تدر حياته عند الذبح وإن علم حياته حلت مطلقاً وإن لم تتحرك ولم يخرج الدم) الدرالمختار كتاب الذبائح شامي ج ٦ص ٣٠٨ قوله إن بقيت حية الخ قال الفقيه أبوبكر الاعمش وهذا مذهبنا إن كانت تعيش قبل قطع العروق بأكثر مما يعيش المذبوح حتى تحل بقطع العروق لكون الموت مضافاً إليه وإلا فلا تحل لأنه يحصل الموت مضافاً إلى الفعل السابق الخ شامي ج ٦ص ٢٩٦ ط سعيد

(١) (قوله شراها لها) فلو كانت في ملكه فنوى أن يضحي بها واشتراها ولم ينو الاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلك لا يجب لأن النية لم تقارن الشراء فلا تعتبر، شامي ج ٦ ص ٣٢١، كتاب الاضحية سعيد

(٢) فتاوى رحيميه ج ١٠ص ٦٨، دارالاشاعت

آباد ہوئی، سب سے پہلے قربانی حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل وقابیل نے دی" اذ قربا قربانا "یعنی جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی۔

اور ہابیل نے ایک مینڈھے کی قربانی پیش کی اور قابیل نے اپنے کھیت کی پیداوار سے کچھ غلہ وغیرہ صدقہ کر کے قربانی پیش کی۔ تب آسمان سے آگ نازل ہوئی ہابیل کے مینڈھے کو کھا گئی اور قابیل کی قربانی کو چھوڑ دیا۔ (۱)

قربانی قبول ہونے یا نہ ہونے کی پہچان پہلی امتوں میں یہ تھی کہ جس کی قربانی کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے تو آسمان سے ایک آگ آتی اور اس کو جلا دیتی تھی۔ (۲)

تشریق کی وجہ تسمیہ

"تشریق" کہتے ہیں ایام تشریق کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قربانی کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے تھے، اور انہیں دھوپ میں ڈالتے تھے، اور گوشت دھوپ میں سکھایا جاتا ہے اسے "تشریق اللحم" کہتے ہیں، اس مناسبت سے ایام

(۱) قال الله تعالى واتل عليهم نبأ ابني آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم يتقبل من الآخر الخ سورة المائدة آيت ۲۷ عن ابن مسعود ... كان لا يولد لآدم مولود الا ولد معه جارية ... حتى ولد له ابنان يقال لهما هابيل وقابيل وكان قابيل صاحب زرع وكان هابيل صاحب ضرع وكان قابيل اكبرهما ... فقربا قربانا فجاء هابيل بجذعة سمينة وجاء قابيل بحزمة من سنبل فوجد فيها سنبلة عظيمة ففركها واكلها فنزلت النار فاكلت قربان هابيل وتركت قربان قابيل ... تفسير ابن كثير ج ۲ ص ٤٨ سورة المائدة آيت ۲۷ ... المكتبة التجارية مصطفى احمد الباز ۱٤۱۲ھ

(۲) قال الامام القاضي ثناء الله پانی پتی تحت قوله تعالى حتى يأتينا بقربان تأكله النار القربان في الاصل كل ما يتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ... التي كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لا تحل لبني اسرائيل فكانوا اذا قربوا قربانا ... نزلت نار بيضاء من السماء لا دخان لها ولها دوي ... وتحرق ذلك القربان ... فيكون ذلك علامة القبول ... التفسير المظهري ج ۲ ص ۱۸۸ آل عمران آيت ۱۸۳ مطبوعه ندوة المصنفين المكتبة في بلدة دهلي تفسير روح البيان ج ۲ ص ٤٥٨ مائده ايت ۲۷ دار احياء التراث العربي

تشریق کہتے ہیں۔(۱)

☆ بعض علماء کہتے ہیں کہ عید کی نماز اور قربانی کے دن کو تشریق کہا جاتا ہے اس لئے کہ عید کی نماز اس وقت ادا کی جاتی ہے جب سورج چمک رہا ہوتا ہے اور نماز کو بھی اسی لئے شرق کہتے ہیں کہ وہ سورج نکلنے کا انتظار کرتا ہے اس لئے یوم عید کو تشریق کہا جاتا ہے۔(۲)

تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھے

تشریق کے دنوں میں روزہ مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اور مہمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ جس نے دعوت دی ہو اس کے ہاں جا کر روزہ رکھے۔(۳)

تقسیم سے پہلے گوشت دینا

اگر شرکاء کے حصوں میں سے آپس کی رضامندی سے تقسیم سے پہلے کسی شخص کو کچھ گوشت وغیرہ دیدیا تو درست ہے کہ اگر شرکاء میں سے کسی نے قربانی کی نذر نہ کی تھی تو جائز ہے کیونکہ اس صورت میں تقسیم واجب نہیں، اور اگر قربانی کے جانوروں میں کسی کا

---

(۱) [illegible] في البحر [illegible] التشريق في [illegible] على [illegible] لصوت بالتكبير [illegible] البحر ج ۲ ص ۱۶۴ [illegible] البدائع ط سعيد [illegible] ج ۲ ص ۱۷۷ مطلب في تكبير التشريق ط سعيد فتح القدير ج ۲ ص ۴۸ ط رشيديه

(۲) قال في الفتح قال المشرق في [illegible] التشريق [illegible] على التكبير [illegible] فتح القدير ج ۲ ص ۴۸ [illegible] في تكبير التشريق ط رشيديه

(۳) [illegible] عيد [illegible] بكره [illegible] ج ۲ ص ۷۸ كتاب الصوم ط سعيد [illegible] ج ۲ ص ۲۵۱، ۲۵۸ ط سعيد [illegible] ج ۲ ص ۳۷۵ ط سعيد

نذر اور منت کا حصہ تھا اور مالدار کو گوشت دیا تو جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں گوشت کو تقسیم کرکے نذر کرنے والے کا حصہ فقراء کو صدقہ کرنا واجب ہے، خلاصہ یہ کہ قربانی ہو جائے گی البتہ نذر کرنیوالے پر اپنے اس گوشت کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے جو کسی مالدار کو دے دیا گیا ہو۔(۱)

تکبیرات تشریق

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد (۲)

☆ نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔(۳)

(۳) مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ پڑھیں۔(۴)

☆ سلام پھیرنے کے بعد فوراً تکبیرات تشریق پڑھنی چاہئیں، یہاں تک کہ اگر بات چیت کی یا جان بوجھ کر وضو توڑ ڈالا تو تکبیرات تشریق ساقط ہو

---

(۱) امداد الفتاوی ج ۳ص ۵٤۹ ط ادارۃ المعارف

(۲) اما عددہ وماھیتہ فھو ان یقول مرۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد عالمگیری ج ۱ص ۱۵۲ ط رشیدیہ البحر ج ۲ص ۱٦۵ ط سعید

(۳) واما صفتہ فانہ واجب عالمگیری ج ۱ص ۱۵۲ط رشیدیہ البحر ج ۲ص ۱٦۵ بدائع ج ۱ص ۱۹۵ ط سعید اما وقتہ فاولہ عقیب صلوۃ الفجر من یوم عرفۃ وآخرہ فی قول ابی یوسف ومحمد رحمہما اللہ عقیب صلوۃ العصر من آخر ایام التشریق ھکذا فی التبیین والفتوی والعمل فی عامۃ الامصار وکافۃ الاعصار علی قولہما کما فی الزاہدی عالمگیری ج ۱ص ۱۵۲ البحر ج ۲ص ۱٦۵ بدائع ج ۱ص ۱۹۵ فصل اما محل ادائہ ط سعید، شامی ج ۲ص ۱۷۸ ط سعید

(٤) ویجب تکبیر التشریق فورا عقب کل فرض ادی بجماعۃ او منفرد او مسافر او مرأۃ لانہ تبع للمکتوبۃ الی عصر الیوم الخامس آخر ایام التشریق وعلیہ الاعتماد والعمل والفتوی فی عامۃ الامصار وکافۃ الاعصار الدر المختار شامی ج ۲ص ۱۸۰،۱۷۹ لکن المرأۃ تخافت الدر المختار شامی ج ۲ص ۱۸۰ ط سعید

جاتی ہیں۔(۱)

مسئلہ: اگر ایام تشریق کے دوران کوئی نماز فوت ہوئی اور اس سال ایام تشریق کے دوران ادا کی تو اس صورت میں بھی فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا لازم ہے۔(۲)

مسئلہ: تکبیر تشریق کہنا مقیم پر لازم ہے، اسی طرح مسافر پر بھی اقتداء کی وجہ سے تکبیر کہنا لازم ہے۔(۳)

مسئلہ: باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اسی طرح مرد وعورت دونوں پر تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے۔(۴)

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں۔(۵)

تکبیر تشریق کی ابتداء

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے لاڈلے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ

---

۱) ویسمی ب تکبرمتصلا بسلام حتی لوتکلم واحدث متعمد سقط کذ فی لتهذیب علمگیری ج ۱ص ۱۵۲، ط رشیدیه . البحر ج ۲ص ۱٦۵ بدائع ج ۱ص ۱۹٦، فصل م محل ادائه ط سعید

۲ ومن نسی صلوة من ايام لتشریق فذکرها فی ایام التشریق من سنة السنة قضاها و کبر کذ فی الخلاصه عالمگیری ج ۱ص ۱۵۲، ط رشیدیه البحر ج ۲ ص ۱٦٦، ط سعید بدائع ج ۱ص ۱۹۸ ،فصل فی بیان حکم التکبیر ط سعید

۳ ووجوبه على امام مقیم منصر و على مقتد مسافر وقروی وامرأة بالتبعیه، رد مع الدر ج ۲ص ۱۷۹ ط سعید البحر ج ۲ص ۱٦٦ بدائع ج ۱ص ۱۹۷ ویجب علی مقیم اقتدی بمسافر لانه صار تبعا لامامه . شامی ج ۲ص ۱۸۰ البحر ج ۲ ص ۱٦٦ بدائع ج ۱ص ۱۹۸ هندیه ج ۱ص ۱۵۲

(٤) (وقالا بوجوبه فور کل فرض مطلقا) ولومنفردا اومسافرا او مرأة لانه تبع للمکتوبة ، رد مع الدر ج ۲ص ۱۸۰ ط سعید بدائع ج ۱ص ۱۹۷ ،ط سعید.هندیه ج ۱ص ۱۵۲

۵ ویجب تکبیر التشریق فی الاصح للامر به مرة وان زاد علیها یکون فضلا رد المحتار علی الدر ج ۲ص ۱۷۷ ط سعید هندیه ج ۱ص ۱۵۲ ط رشیدیه البحر ج ۲ص ۱٦٤ ط سعید

السلام کو اللہ کے حکم سے ذبح کر رہے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے ان کا فدیہ لے کر پہنچے اور انہیں خطرہ ہوا کہ کہیں جلدی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو ذبح نہ کر ڈالیں، چنانچہ اس وقت ان کی زبان پر یہ کلمات آئے، اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو بول پڑے لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فدیہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر و للہ الحمد (۱)

تکبیر تشریق کی قضا

اگر فرض نماز کے بعد سلام پھیرنے کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا تو پھر بعد میں اس کی قضا نہیں ہے توبہ کرنا لازم ہوگا تا کہ گناہ معاف ہو جائے۔(۲)

تکبیر کہہ کر ذبح کرنے سے جانور حلال ہے

جس طرح بھی ''بسم اللہ اللہ اکبر'' کہہ کر جانور کو ذبح کیا جائے وہ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اگرچہ کھڑے ہوئے جانور پر چھری پھیر دی جائے، اور اگر ذبح کرنے والا نماز اور روزہ کا پابند نہ ہو مگر مسلمان ہے، اور اس کے ذبح کرنے سے ذبح کرنے والی رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہے۔(۳)

---

(۱) قال في البحر وقد ذكر الفقهاء انه مأثور عن الخليل عليه السلام وأصله ان جبريل عليه السلام لما جاء بالفداء خاف العجلة على ابراهيم فقال الله اكبر الله اكبر فلما رآه ابراهيم عليه السلام قال لا اله الا الله والله اكبر فلما علم اسماعيل الفداء قال الله اكبر ولله الحمد كذا في عنايه. البحر الرائق ج ۲ ص ۱۶۵، دار المعرفة ط سعيد

(۲) قال في البحر وفي المحيط فانه يؤتى به عقيب الصلاة وفورها من غير ما يقطع حرمة الصلاة حتى لو ضحك او تكلم عامدا او ساهيا او خرج من المسجد لا يكبر لان التكبير من خصائص الصلاة حيث لا يؤتى به الا عقيب الصلاة فيراعى لاتيانه حرمتها وهذه العوارض تقطع حرمتها. البحر الرائق ج ۲ ص ۱۶۵، بدائع ج ۱ ص ۱۹۶ ... ط سعيد

(۳) ويشترط قطع الاوداج ... وحل ذبيحة مسلم وكتابي ... وذكر ... المسحب

تکبیر کی آواز

تکبیر تشریق متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے، بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں اور آہستہ پڑھتے ہیں اس کی اصلاح ضروری ہے۔ (۱)

تمام حصہ داروں کے لئے "بسم اللہ" کہنا

قربانی کے ایک جانور میں جتنے افراد شریک ہوں گے تمام افراد کیلئے جانور کو ذبح کرتے وقت " بسم الله " کہنا ضروری نہیں، صرف ذبح کرنے والے اور اس کے ساتھ چھری پر یا ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر زور لگانے والوں پر " بسم الله " کہنا ضروری ہے، جانور میں حصہ لینے والے یا جانور کے ہاتھ پاؤں پکڑنے والوں پر " بسم الله " کہنا ضروری نہیں۔ (۲)

تہائی صدقہ کردینا مستحب ہے

ایک تہائی گوشت صدقہ کردینا مستحب ہے، لیکن عیال دار اور قبیلہ دار شخص کیلئے بہتر یہی ہے کہ صدقہ نہ کرے، اپنے اہل وعیال کیلئے تمام گوشت رہنے دے۔ (۳)

ان يقول بسم الله الله اكبر بلا واو، البحر ج ٨ ص ١٦٧ و ١٦٩ هندية ج ٥ ص ٢٨٥ و ٢٨٨

۱ تکبیر تشریق ... الدر مع الرد ج ٢ ص ١٧٩ عالمگیری ج ١ ص ١٥٢ [illegible] ادارۃ المعارف ص ٣٢

٢ رجل اراد ان يضحي فوضع صاحب الشاة يده على السكين مع يد القصاب حتى تعاونا على الذبح قال الشيخ الامام يجب على كل واحد منهما التسمية حتى لو ترك احدهما [illegible] لا تحل، هندية ج ٥ ص ٣٠٤ الباب السابع

٣ [illegible] التصدق [illegible] الاضحية الفتاوى السراجية ص ٣١٥، باب ما يفعل بالاضحية بعد الذبح [illegible] التصدق [illegible] بدائع ج ٥ ص ٨١ ط سعيد هندية ج ٥ ص ٣٠٠ شامي ج ٦ ص ٣٢٨ والتصدق افضل الا ان يكون الرجل ذا عيال وغير موسع الحال فان الافضل له حينئذ ان يدعه لعياله يوسع به عليهم، بدائع الصنائع ج ٥ ص ٨١، فصل في بيان ما يستحب قبل التضحية [illegible] التصدق [illegible] شامي ج ٦ ص ٣٢٨ هندية ج ٥ ص ٣٣٠ الباب الخامس

تھن

☆ اگر بھیڑ، بکری اور دنبی کے ایک تھن سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں، کیونکہ یہ عیب دار جانور ہے، اور عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی درست نہیں ہوتی۔ (۱)

☆ اگر بھینس، گائے، اونٹنی وغیرہ کے دو تھنوں سے دودھ نہ اترتا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔ (۲)

☆ جس جانور کا تھن کٹ ہوا ہو یا اس طرح زخمی ہو کہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے تو اس کی قربانی بھی درست نہیں۔ (۳)

☆ اونٹنی، گائے، بھینس کے اندر ایک تھن خشک ہو جانے پر تو قربانی جائز ہوتی ہے، لیکن دو تھن خشک ہو جائیں یا کٹ جائیں تو قربانی جائز نہیں۔ (۴)

☆ جس جانور کے تھن خشک ہو گئے ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔ (۵)

☆ جس جانور کا تھن نہیں، اس کی قربانی درست نہیں۔ (۶)

(۱، ۲، ٤) وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تحت قوله (قوله وهي التي عولجت الخ) وفي التتارخانية والشطور لاتجزء وهي من الشاة ما قطع اللبن عن احدى ضرعيها ومن الابل والبقر ما قطع من ضرعيها لان لكل واحد منهما اربع اضرع. رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٤، ٣٢٥ هنديه ج ٥ص ٢٩٩، الباب الخامس

(۳) ولاتجوز الجداء وهي المقطوعة ضرعها. شامي ج ٦ص ٣٢٤ هنديه ج ٥ص ٢٩٨

(٥) ولاتجوز الجداء وهي التي يبس ضرعها. هنديه ج ٥ص ٢٩٨، الباب الخامس شامي ج ٦ص ٣٢٤، ط سعيد البحر ج ٨ص ١٧٦، ط سعيد

(٦) ولاتجوز الجداء وهي المقطوعة ضرعها. هنديه ج ٥ص ٢٩٨ شامي ج ٦ ص ٣٢٤ ط سعيد البحر ج ٨ص ١٧٦، كتاب الاضحية، ط سعيد

(ج)

جان کے بدلہ جان کی نیت سے جانور ذبح کرنا

☆ جان کے بدلہ جان ہو جائے، جانور کی جان چلی جائے اور انسان کی جان بچ جائے، یعنی اللہ تعالیٰ جانور کی جان قبول فرما کر بندے کی جان نہ لیں، یہ خیال بے اصل ہے، شریعت کی کسی دلیل سے یہ ثابت نہیں ہے، البتہ اس خیال سے جانور ذبح کرنا کہ اللہ کے واسطے جان کی قربانی دی جائے، اور یہ خیال کیا جائے کہ جس طرح مالی صدقہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرتا ہے اسی طرح یہ قربانی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مریض کو شفا عطا فرمادے گا، تو یہ جائز ہے۔(۱)

☆ بعض لوگ صدقہ میں جان کا بدلہ جان ضروری سمجھتے ہیں، اور بکرے وغیرہ کو تمام رات مریض کے پاس رکھ کر، اور بعض لوگ مریض کا ہاتھ لگوا کر خیرات کرتے ہیں یا مریض کے پاس بکرے کو ذبح کرتے ہیں، اور اس کے بعد خیرات کرتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ مریض کے بکرے پر ہاتھ لگانے سے تمام بلائیں گویا اس کی طرف منتقل ہو جاتی ہیں، پھر خیرات کرنے سے وہ بھی چلی جاتی ہیں، اور جان کے بدلہ جان دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی وغیرہ وغیرہ، یہ عقیدہ اور اعتقاد شریعت کے خلاف ہے اس قسم کا اعتقاد رکھنا درست نہیں۔(۲)

---

۱ ۲ ولو تركت التضحية ومضت أيامها تصدق بها حية، وفي الشامية، قوله تصدق بها حية لوقوع الخطأ في التقرب بالإراقة، وإن تصدق بقيمتها أجزأه لأن الواجب هنا التصدق بعينها وهذا مثله فيما هو المقصود. الدر المختار مع الرد كتاب الأضحية ج ٦ ص ٣٢٠، ط سعيد كفايت المفتي ج ٨ ص ٢٥٢، كتاب الأضحية والذبيحة ط دار الاشاعت

جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا

قربانی کا جانور ادھار خرید کر قربانی کرنا جائز ہے، البتہ بعد میں قیمت ادا کرنا ضروری ہے۔(۱)

جانور خریدا اور آدمی مر گیا

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خرید کر رکھا اور قربانی کے ایام میں اس آدمی کا انتقال ہوگیا، تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہوجائے گا، اور تمام ورثاء شریعت کے قانون کے مطابق حقدار ہوں گے۔ اب وارثوں کو اختیار ہے چاہیں تو مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کریں یا اس کو وراثت میں تقسیم کریں۔(۲)

واضح رہے کہ اس جانور کو مشترکہ طور پر ایصال ثواب کے لئے قربانی کرنے کی صورت میں تمام وارثوں کا بالغ ہونا شرط ہے، نابالغ وارثوں کی اجازت معتبر نہیں ہوگی۔

جانور خرید کر قربانی نہ کرسکا

کسی پر قربانی واجب تھی، لیکن قربانی کے تینوں دن گذر گئے، اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کردے، اور اگر قربانی کا جانور خرید لیا اور کسی وجہ سے قربانی نہ کرسکا تو زندہ جانور صدقہ کردیا جائے، اور اگر مسئلہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بقرہ عید کے بعد اس جانور کو ذبح کرڈالا تو غرباء پر اس کا گوشت تقسیم

---

(۱) احسن الفتاوی ج ۷ ص ۵۱۳، کتاب الاضحیۃ والعقیقۃ ط سعید

(۲) ولو مات الموسر في ايام النحر قبل ان يضحي سقطت عنه الأضحية. هندية ج ۵ ص ۲۹۳، كتاب الاضحية، الباب الاول. المحرر ج ۸ ص ۱۷۵ وان مات احد السبعة المشتركين في البدنة، وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل. الدر مع الرد، كتاب الاضحية، ج ٦ ص ۳۲٦ بدائع ج ۵ ص ۷۲ هندية ج ۵ ص ۳۰۵، الباب الثامن. وجه الاستحسان ان الموت لا يمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه. بدائع ج ۵ ص ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. ط سعيد شامي ج ٦ ص ۳۲٦ ط سعيد

کر دیا جائے، مالداروں کو نہ دیا جائے۔(۱)

اور اگر جانور ضائع ہو گیا اور قربانی نہ کر سکا، اور خریدنے والا اگر امیر ہے تو اس کے ذمہ اس کی قیمت کا صدقہ کردینا واجب ہے۔(۲)

جانور کو تکلیف کم سے کم ہو

ذبح کے وقت اس بات کا پورا اہتمام کیا جائے کہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو، اس لئے یہ حکم دیا کہ چھری کو تیز کرے، اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے، اور حلقوم وغیرہ کو پورا کاٹے تاکہ جان آسانی سے نکل جائے، اور جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۳)

---

(۱) اذا وجب شاة بعينها او شراها ليضحي بها فمضت ايام النحر قبل ان يذبحها تصدق بها حية ، ولا يأكل من لحمها لانه انتقل الواجب من اراقة الدم الى التصدق ، وان لم يوجب ولم يشتر وهو موسر وقد مضت ايامها تصدق بقيمة شاة تجزي للاضحية . شامي ج ٦ ص ٣٢١ هدايه ج ٥ص ٢٩٤ ، ٢٩٦ الباب الرابع،ط رشيديه بدائع ج ٥ص ٦٧،فصل واما كيفية الوجوب فتاوى سراجيه ص ٣١٥ الدر مع الرد ج ٦ص ٣٢٠ ط سعيد

ذكر في البدائع ان الصحيح ان الشاة المشتراة للاضحية اذا لم يضح بها حتى مضى الوقت يتصدق الموسر بعينها حية كالفقير بلا خلاف بين اصحابنا .شامي ج ٦ص ٣٢١ بدائع ج ٥ص ٦٨،فصل اما كيفية الوجوب ، ط سعيد

(۲) (و) تصدق (بقيمتها غني شراها اولا) لتعلقها بذمته بشرائها اولا ، الدر مع الرد ج ٦ ص ٣٢١، ط سعيد هنديه ج ٥ص ٢٩٤،الباب الاول ،ط رشيديه البحر ج ٨ ص ١٧٦ ط سعيد

(۳) وندب احداد شفرته لقوله عليه السلام ان الله كتب الاحسان على كل شيء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ،رواه مسلم والمذبح المرئ و الحلقوم والودجان البحر ج ٨ص ١٧٠،كتاب الذبائح ط سعيد شامي ج ٦ص ٢٩٤ ٢٩٦،ط سعيد ومنها الترفق في قطع الاوداج ويكره ان يحد الشفرة بين يديها هنديه ج ٥ ص ٢٨٧ والحاصل ان كل ما فيه زيادة الم لايحتاج اليه في الذكاة مكروه هنديه ج ٥ص ٢٨٨،كتاب الذبائح الباب الاول

جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی

اگر جانور خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی، بعد میں قربانی کرنے کی نیت کی تو اس جانور کی قربانی لازم نہیں ہوگی۔(۱)

جانور کو کچھ دن پہلے سے پالنا افضل ہے

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے، تاکہ اس سے محبت ہو اور محبوب جانور کو قربان کرنے سے ثواب زیادہ ملے گا۔(۲)

جانور کی قربانی عبادت ہے

جانور کی قربانی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عبادت اور تقرب الٰہی کا ذریعہ قرار دی گئی، اور قربانی کی قبولیت کا خاص ایک طریقہ تھا کہ آسمانی آگ آکر اس کو جلا دیتی تھی۔(۳)

---

(۱) او اشتراها ولم ينو الاضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذلك لا يجب لان النية لم تقارن الشراء فلا تعتبر، شامی ج ٦ ص ٣٢١، كتاب الاضحية، ط سعيد

(۲) فيستحب ان يربط الاضحية قبل ايام النحر بايام لما فيه من الاستعداد من القربة واظهار الرغبة فيها فيكون له فيه اجر وثواب، بدائع ج ٥ ص ٧٨، ط سعيد فصل واما بيان مايستحب قبل التضحية، هنديه ج ٥ ص ٣٠٠ الباب السادس، ط رشيديه

(۳) قال الامام ثناء الله پانی پتی تحت قوله تعالى حتى ياتينا بقربان تاكله النار القربان في الاصل كل ما يتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح ثم صار اسما للذبيحة التى كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القرابين والغنائم لا تحل لبني اسرائيل فكانوا اذا قربوا قربانا او غنموا غنيمة جاءت نار بيضاء من السماء لا دخان لها لها دوي وحفيف فتأكل وتحرق ذلك القربان والغنيمة فيكون ذلك علامة القبول واذا لم تقبل بقيت على حالها، التفسير المظهری ج ٢ ص ١٨٨ آل عمران آيت ١٨٣، تفسير روح البيان ج ٢ ص ٤٥٨ سورة المائدة، آيت ٢٧، ط داراحياء التراث العربى، ط ١٤٢١ھ

جانور گم ہوگیا

اگر صاحب نصاب آدمی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور جانور گم ہوگیا، اور اس نے قربانی کے لئے دوسرا جانور خریدا، قربانی کرنے سے پہلے گم شدہ جانور بھی مل گیا، اب اس کے پاس کل دو جانور ہوگئے، تو اس صورت میں دونوں جانوروں میں سے کسی ایک جانور کی قربانی کرنا واجب ہے، دونوں کی نہیں، البتہ دونوں جانوروں کی قربانی کر دینا مستحب ہے۔ ( )

لیکن اگر کسی فقیر نے ایسا کیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ فقیر پر قربانی واجب نہیں تھی، قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کی وجہ سے قربانی واجب ہوگئی، جب دو جانور اس نیت سے خریدے تو دونوں کی قربانی لازم ہوگی۔ (۲)

جانور میں تبدیلی

اگر ایک جانور قربانی کی نیت سے خریدا گیا، اور اس کے بدلہ میں دوسرا جانور دینا چاہیں تو دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر نہ دیں، اور دوسرا جانور پہلے جانور سے کم قیمت پر خریدا تو پہلے اور دوسرے جانور کی قیمت میں جتنا فرق ہے اس کو صدقہ کر دیں۔ (۳)

---

۱ ولو ضلت فسرقت اخرى فظهرت فعلى الغنى احدهما اى على الغني لتعين لمن به يضحي بالاولى اجزاه ولا يلزمه شيء ولو قيمتها اقل وان ضحى بالثانية قيمتها اقل تصدق بالزائد رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٦ على الفقير كلاهما، الدر مع الرد ج ٦ ص ٣٢٦

۲ الفقير اذا اشترى شاة للاضحية فسرقت فاشترى مكانها ثم وجد الاولى فعليه ان يضحي بهما ، البحر ج ٨ ص ١٧٥ ، ط سعيد بدائع ج ٥ ص ٦٦ ، فصل في كيفية الوجوب ، هنديه ج ٥ ص ٢٩٤ ، اللباب الشامي شامي ج ٦ ص ٣٢٦ ، ط سعيد

(۳) رجل اشترى شاة للاضحية و وجبها بلسانه ثم اشترى اخرى جاز له بيع الاولى في قول ابي حنيفة ومحمد وان كانت الثانية شرا من الاولى فذبح الثانية فانه يتصدق بفضل ما بين

جانور نایاب ہو جائیں

اگر کسی ملک یا کسی علاقے میں جنگ، شورش، کرفیو، قتل وقتال، فساد یا طوفان یا سیلاب وغیرہ کی وجہ سے قربانی کے جانور نایاب ہو جائیں، اور تلاش کے باوجود تین دن میں جانور نہ ملیں تو اس صورت میں قربانی کے جانور کی یا بڑے جانور کے ساتویں حصے کی قیمت خیرات کردے۔(۱)

جانوروں کی عمریں

☆ قربانی کے لئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں۔

بکرا: ایک سال کا ہو۔(۲)

گائے، بیل، بھینس: دو سال کی۔(۳)

اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے، اگر مذکورہ جانوروں کی عمریں متعینہ عمر سے کم ہیں تو ان کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔(۴)

= الغنی لانه لما اوجب الاولی بلسانه فقد جعل مقدار مالية الاولى لله تعالى فلا يكون له ان يستفضل لنفسه شيئا ولهذا يلزمه التصدق بالفضل. فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۴ الباب الثاني في وجوب الاضحية بالنذر وماهو في معناه. البحر ج ۸ ص ۱۷۵ ط سعيد

(۱) قوله وتصدق بقيمتها غنى شراها اولا وتعقبه الشيخ شاهين بان وجوب التصدق بالقيمة مقيد بما اذا لم يشتر. ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۱ ط سعيد كفايت المفتی ج ۸ ص ۲۱۲ كتاب الاضحيه والذبيحة ط دارالاشاعت

(۲) وجوز من الشاة الجذع الدرمع الدرج ۶ ص ۳۲۲ هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ الباب الخامس بدائع ج ۵ ص ۷۰ فصل اما محل اقامة الواجب ط سعيد والثنى من الضان والمعز سنة البحر ج ۸ ص ۱۷۷ ط سعيد

(۳) ومن البقر ابن سنتين البحر ج ۸ ص ۱۷۷ بدائع ج ۵ ص ۷۰ وحوليين من البقر والجاموس الدرمع الدرج ۶ ص ۳۲۲

(۴) وهو ابن خمس من الابل الدرمع الدرج ۶ ص ۳۲۲ بدائع ج ۵ ص ۷۰ ومن الابل ابن خمس سنين البحر ج ۸ ص ۱۷۷ هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ وفي البدائع بقدير هذه الاسنان بما ذكر لمنع النقصان لا الزيادة فلو ضحى بسن اقل لا يجوز. ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۲ بدائع ج ۵ ص ۷۰ فصل اما محل اقامة الواجب هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ الباب الخامس

اگر بھیڑ اور دنبہ چھ مہینے سے زیادہ اور ایک سال سے کم ہو مگر اتنا موٹا، تازہ فربہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو، اور سال بھر کے بھیڑ اور دنبوں میں اگر چھوڑ دیا جائے تو سال بھر سے کم کا نہ معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے، اور اگر چھ مہینے سے کم کا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، خواہ وہ کتنا ہی موٹا تازہ ہو، اور یہ حکم ایک سال سے کم عمر کا صرف بھیڑ اور دنبہ کے بارے میں ہے۔ (۱)

☆ اگر بکرے کی عمر سال پورا ہونے میں ایک آدھ روز کم ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔ (۲)

☆ جب کسی جانور کی عمر پوری ہونے کا یقین غالب ہو جائے تو اس کی قربانی کرنا درست ہے ورنہ نہیں، اور اگر کوئی جانور دیکھنے میں پوری عمر کا معلوم ہوتا ہے، مگر یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ اس کی عمر ابھی پوری نہیں ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہے، (البتہ اس سے دنبہ اور بھیڑ مستثنیٰ ہے)۔ (۳)

☆ کوئی جانور دیکھنے میں کم عمر کا معلوم ہوتا ہے مگر یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی عمر پوری ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ (۴)

---

(۱) وفيه هذا إذا كان الجذع عظيما بحيث لو خلط بالثنيات لا يشتبه على الناظرين من بعيد، بحر ج ۸ ص ۱۷۷ فتح القدير ج ۸ ص ٤۳۵ كتاب الأضحية ط رشيدية والجذع من الضأن ما تمت له ستة أشهر عند الفقهاء البحر ج ۸ ص ۱۷۷ ط سعيد فلو صغير الجثة لا يجوز إلا أن يتم له سنة ويطعن في الثانية رد المحتار ج ۶ ص ۳۲۲ ط سعيد

(۲) وفي البدائع تقدير هذه الأسنان بما ذكرنا يمنع النقصان لا الزيادة فلو ضحى بسن أقل لا يجوز وبأكبر يجوز وهو أفضل، شامي ج ۶ ص ۳۲۲ هندية ج ۵ ص ۲۹۷ بدائع ج ۵ ص ۷۹ فصل أما محل إقامة الواجب

(۳) وصح الثني فصاعدا من الثلاثة والثني هو ابن خمس من الإبل وحولين من البقر والجاموس وحول من الشاة، الدر مع الرد ج ۶ ص ۳۲۲ (قوله إن كان إلخ) فلو صغير الجثة لا يجوز إلا أن يتم له سنة ويطعن في الثانية، وفي البدائع تقدير هذه الأسنان بما ذكرنا يمنع النقصان لا الزيادة فلو ضحى بسن أقل لا يجوز وبأكبر يجوز وهو أفضل، شامي ج ۶ ص ۳۲۲ عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۷، الباب الخامس

(٤) فلو صغير الجثة لا يجوز إلا أن يتم له سنة ويطعن في الثانية رد المحتار ج ۶ ص ۳۲۲ سعيد

جانوروں کی کمی نہیں ہوگی

قربانی کرنے سے جانوروں کی کمی نہ ہوگی، پورے عالم میں قدرت کا نظام یہ ہے کہ جب دنیا میں کسی چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے تو اللہ رب العالمین اس چیز کی پیداوار بھی زیادہ بڑھا دیتے ہیں اور جب ضرورت کم ہو جاتی ہے تو پیداوار بھی گھٹ جاتی ہے، جیسا کہ کنویں سے جتنا زیادہ پانی نکالا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ پانی ملتا ہے۔ ( )

جائیداد مشترک ہے

مثلاً اگر کسی شخص کے چار لڑکے ہیں، باپ کے ہمراہ کماتے ہیں، اور خوب کماتے ہیں گھر میں بھی سب کچھ ہے، حویلیں، جائیداد زمین، مال و زر، بیویاں بچے وغیرہ اور سب مشترک رہتے ہیں، ایک جگہ کھانا پینا اور دیگر اخراجات ہیں باپ نے بیٹوں کو حسب مرضی خرچ کرنے کا اختیار دے رکھا ہے تو اس صورت میں اگر سب نصاب کے مالک ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، ایک باپ کی طرف سے اور چار لڑکوں کی طرف سے، اور اگر بیویاں بھی نصاب کے مالک ہیں تو ان پر بھی ایک ایک حصہ قربانی الگ الگ واجب ہوگی۔

مثلاً اگر چار بھائی مشترک ہیں اور سب نصاب کے مالک ہیں، باپ کے مرنے کے بعد تقسیم کرنے تک نہیں ہوئے مشترک ہی کماتے اور خرچ کرتے ہیں تو ان چاروں بھائیوں پر بھی نصاب کے مالک ہونے کی وجہ سے الگ الگ ایک ایک حصہ قربانی واجب ہوگی سب کی طرف سے ایک حصہ قربانی درست نہیں ہوگی۔ (۱)

---

۱ [illegible] ص ۲۹،۳۰ [illegible]

۲، وشرطها اليسار و لاشمه واليسار (والمراد به ملك مائتي درهم او عرض يساويها غير مسكنه وثياب اللبس ومتاع يحتاجه) لدى تعلق به وجوب صدقة الفطر، الدر مع الرد، كتاب الاضحية، ج ٦ ص ٣١٢ هدايه ج ٥ ص ٢٩٢، كتاب الاضحية، الباب الاول =

جرسی گائے کی قربانی

(تعارف)

جرسی گائے کی پیدائش فطری طریقہ یعنی نر و مادہ کے اختلاط اور صحبت سے نہیں ہوتی بلکہ گائے پر جب شہوت کا غلبہ ہوتا ہے اور اسے نر کی ضرورت پیش آتی ہے جسے ماہر لوگ سمجھ لیتے ہیں اس وقت انجکشن کے ذریعہ ولایتی بیل کا نطفہ اس کے رحم میں پہنچا دیا جاتا ہے جس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسے "جرسی گائے" کہا جاتا ہے، عام گایوں کی طرح اس کے پشت پر کوہان کی طرح ابھار نہیں ہوتا۔

چونکہ ولایتی بیل کا نطفہ انجکشن کے ذریعہ گائے کے رحم میں پہنچایا جاتا ہے اور اس سے بچہ کی ولادت ہوتی ہے تو اسے گائے کا بچہ کہا جائے گا اور اس کا کھانا حلال ہوگا اور قربانی کرنے سے قربانی بھی جائز ہوگی البتہ قربانی ایک عظیم عبادت ہے اس میں ایسا جانور ذبح کرنا بہتر ہے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو، جب غیر مشتبہ جانور آسانی سے دستیاب ہو سکتے ہیں تو اس قسم کے مشتبہ جانور کو ذبح نہ کرنے میں احتیاط ہے، اپنی عبادت کو مجبوری کے بغیر مشتبہ بنانا مناسب نہیں۔ (۱)

في تفسيرها. البحر الرائق ج ٨ ص ١٧٤، كتاب الأضحية، ط سعيد. بدائع الصنائع ج ٥ ص ٦٤، فصل وأما في شرائط الوجوب، ط سعيد. تكملة فتح القدير ج ٨ ص ٤٢٥، كتاب الأضحية، ط رشيديه

(١) فإن كان متولدا من الوحشي والإنسي فالعبرة للأم حتى لو كانت البقرة وحشية والثور أهليا لم تجز، وقيل إذا نزا ظبي على شاة أهلية فإن ولدت شاة تجوز التضحية وإن ولدت ظبيا لا تجوز. عالمگیری ج ٥ ص ٢٩٧ الباب الخامس. فتاوى رحيمية ج ١٠ ص ٥٥، كتاب الأضحية. بدائع الصنائع ج ٥ ص ٦٩، فصل وأما محل إقامة الواجب، ط سعيد. شامي ج ٦ ص ٣٢٢، كتاب الأضحية، ط سعيد. البحر الرائق ج ٨ ص ١٧٧ كتاب الأضحية ط سعيد

جلدی بیماری

اگر کسی جانور کو جلدی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں۔ (۱)

جھول

قربانی کے جانور کی جھول صدقہ کرنا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے۔ (۲)

(ح)

حاجی

☆ اگر حاجی مسافر ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں اگر مسافر حاجی اپنی خوشی سے قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔ (۳)

☆ اگر حاجی مقیم ہے اور اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر زائد رقم موجود ہے تو اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

---

(۱) ويضحى ... (والجرباء السمينة) فلو مهزولة لم يجز لأن الجرب في اللحم نقص. الدر المختار مع الرد ج ٦ ص ٣٢٣، ط سعيد. فإن كانت سمينة ولم يتلف جلدها جاز لأنه لا يخل بالمقصود. البحر الرائق ج ٨ ص ١٧٦، كتاب الاضحية، ط سعيد

(۲) وإذا ذبحها تصدق بجلالها وقلائدها كذا في السراجية. عالمگیری ج ٥ ص ٣٠٠ الباب السادس ط رشيديه. شامی ج ٦ ص ٣٢٩ بدائع الصنائع ج ٥ ص ٧٨ فصل اما بيان ما يستحب قبل التضحية

(۳) ولا تجب الاضحية على الحاج وأراد بالحاج المسافر. بدائع ج ٥ ص ٦٣. فصل في شرائط الوجوب شامی ج ٦ ص ٣١٥، ط سعيد

(٤) ومنها الاقامة. بدائع ج ٥ ص ٦٣. فصل اما شرائط الوجوب ط سعيد البحر الرائق ج ٨ ص ١٧٣ ط سعيد تكمله فتح القدير ج ٨ ص ٤٢٥ شامی ج ٦ ص ٣١٢ ط سعيد عالمگیری ج ٥ ص ٢٩٢، كتاب الاضحية الباب الاول في تفسيرها ط رشيديه

☆ حج قران اور حج تمتع کرنے کی صورت میں دم شکر کے طور پر ایک حصہ قربانی کرنا یا ایک دنبہ، یا بھیڑ یا بکری حرم کی حدود میں ذبح کرنا لازم ہوتا ہے یہ اس قربانی کے علاوہ ہے جو ہر سال اپنے وطن میں کی جاتی ہے، دونوں الگ الگ ہیں اس لئے دونوں کو ایک سمجھنا صحیح نہیں۔(۱)

☆ اگر اہل مکہ (مکہ والے) صاحب نصاب ہیں تو حج کرنے کی صورت میں بھی ان پر قربانی لازم ہے۔(۲)

حجامت

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ بقرعید کی نماز کے بعد قربانی کر کے حجامت بنوائے، قربانی نہ کرنے والے کیلئے مستحب نہیں۔ البتہ قربانی کرنے والوں کیساتھ مشابہت اختیار کرنے کی صورت میں ثواب سے محروم نہیں ہوگا۔(۳)

حرام چیزیں

حلال جانور کے بھی سات اجزاء حرام ہیں وہ کھانا جائز نہیں ہے، اور وہ یہ ہیں۔

☆ ... دم مسفوح یعنی بہنے والا خون

---

(۱) قال اصحابنا انه دم نسك وجب شكرا لما وفق للجمع بين النسكين بسفر واحد. بدائع ج۲ ص ۱۷۴، فصل واما بيان ما يجب على المتمتع والقارن، ط سعيد

(۲) واما اهل مكة فتجب عليهم الاضحية وان حجوا. بدائع ج ۵ ص ۶۳ فصل في شرائط الوجوب، ط سعيد. شامي ج ۶ ص ۳۱۵، كتاب الاضحية

(۳) عن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضكم ان يضحي فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفي رواية من رأى هلال ذي الحجة واراد ان يضحي فلا ياخذن من شعره ولا من اظفاره. ترمذي ج ۱ ص ۲۷۸، ط سعيد. قال الامام الملا علي قاري تحت هذا الحديث فظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابي حنيفة ... قال التوربشتي ذهب بعضهم الى ان النهي عنهما للتشبه بحجاج بيت الله الحرام المحرمين. مرقاة المفاتيح، ج ۳ ص ۳۰۶، كتاب الاضحية، ط امداديه

☆... پیشاب کی جگہ (نر و مادہ کی)

☆ خصیے (فوطے)

☆ پاخانے کی جگہ

☆... غدود (سخت گوشت)

☆ مثانہ (پیشاب کی تھیلی) (۷) پتہ (۱)

کمر اور گردن میں حرام مغز بھی حرام ہے، اور وہ دھاگے کی طرح سفید ڈوری ہے جو پیٹھ کی ہڈی کے اندر کمر سے لے کر گردن تک ہوتی ہے اس کو حرام مغز کہتے ہیں۔ (۲)

حرام زادہ کا ذبیحہ

اگر حرام زادہ مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ (۳)

حاملہ جانور

☆... جس جانور کے پیٹ میں بچہ ہے اس کی قربانی صحیح ہے، البتہ جان بوجھ کر ولادت کے قریب جانور کو ذبح کرنا مکروہ ہے، ذبح کے بعد جو بچہ پیٹ سے نکلے، اس کو ذبح کر دیا جائے اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر وہ مردہ نکلے تو اس کا کھانا درست

(۱) وكره تحريما من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر) (قوله من الشاة) ذكر الشاة اتفاقي لأن الحكم لا يختلف في غيرها من المأكولات (قوله الحياء) هو الفرج من ذوات الخف والظلف والسباع (قوله والغدة) بضم الغين المعجمة كل عقدة في الجسد أطاف بها شحم وكل قطعة صلبة بين العصب ولا تكون في البطن (قوله والدم المسفوح) أما الباقي في العروق بعد الذبح فإنه لا يكره. رد المحتار مع تنوير الأبصار ج ٦ ص ٧٤٩، مسائل شتى، ط سعيد

(۲) وريد نخاع الصلب، طحطاوي على الدر المختار ج ٤ ص ٣٦٠ مسائل شتى

(۳) وشرط كون الذابح مسلما حلالا خارج الحرم ان كان صيدا. الدر مع الرد ج ٦ ص ٢٩٦ البحر ج ٨ ص ١٦٨، ط سعيد، هنديه ج ٥ ص ٢٨٥ كتاب الذبائح، الباب الأول، ط رشيديه، بدائع ج ٥ ص ٤٥ فصل أما شرائط ركن الذكاة.

نہیں، اور اگر ذبح سے پہلے مر گیا تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔ (۱)

اور اگر ذبح شدہ ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے بچے کو ذبح نہیں کیا یہاں تک کہ قربانی کے دن گذر گئے تو اس زندہ بچے کو صدقہ کر دیا جائے، اور اگر قربانی کے دن گذرنے کے بعد ذبح کر کے کھا لیا تو اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر بچہ کو پال لیا اور بڑے ہونے کے بعد قربانی کر دی تو اس کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی، اور اس کا پورا گوشت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اگر اس آدمی پر قربانی واجب ہے تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔ (۲)

حصے

مسئلہ: بڑے جانور گائے، بیل، بھینس اور اونٹ، اور اونٹنی میں سات حصے ہیں لہذا کسی بھی بڑے جانور میں سات افراد شریک ہو کر سات حصے قربانی کر سکتے ہیں البتہ یہ شرط ہے کہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، اور سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کرنے کی ہو، گوشت کھانے یا لوگوں کو کھلانے کی نیت نہ ہو، اور اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔

اور ساتویں حصے سے کم ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایک جانور میں سات سے زائد

(۱) شاة وبقرة شرفت على الولادة، قالوا يكره ذبحها لان فيه تضييع الولد، وهذا قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى لان عنده الجنين لا يتذكى بذكاة الام. عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۷، كتاب الذبائح، الباب الاول، ط رشيديه. ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها، فان خرج من بطنها حيا فالعامة انه يفعل به ما يفعل بالام. شامی ج ٦ ص ۳۲۲ ط سعيد. هندية ج ۵ ص ۳۰۱، الباب السادس

(۲) ولدت الاضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها (قوله قبل الذبح) فان خرج من بطنها حيا فالعامة انه يفعل به ما يفعل بالام، فان لم يذبحه حتى مضت ايام النحر يتصدق به حيا. فان ضاع او ذبحه او اكله يتصدق بقيمته، فان بقي عنده وذبحه للعام القابل اضحية لا يجوز، وعليه اخرى لعامه الذي ضحى ويتصدق به مذبوحا مع قيمة ما نقص بالذبح، والفتوى على هذا. شامی ج ٦ ص ۳۲۲ سعيد. هندية ج ۵ ص ۳۰۲ الباب السادس

افراد شریک ہوجائیں مثلاً ایک بڑے جانور میں آٹھ افراد شامل ہوجائیں تو ہر شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہوگا اور کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی یا تو کسی شریک نے ایک حصہ سے کم آدھا یا تہائی وغیرہ لیا ہے تو قربانی درست نہیں ہوگی۔(۱)

(خ)

خارشی جانور

خارش والے جانور کی قربانی درست ہے، لیکن اگر خارش کی وجہ سے بالکل کمزور ہوگیا ہو یا خارش کھال سے گذر کر گوشت تک پہنچ گئی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) عن جابر رضي الله عنه قال نحرنا مع رسول الله ﷺ البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة ولا تجوز عن ثمانية لعدم النقل فيه وكذا إذا كان نصيب أحدهم أقل من سبع بدنة لا تجوز عن الكل لأن بعضه إذا خرج عن كونه قربة خرج كله. البحر ج ۸ ص ۱۷۴ ط سعيد بدائع ج ۵ ص ۷۰ فصل ما محل اقامة الواجب .ط سعيد وكذا قصد اللحم من المسلم [illegible] لم يقع البعض قربة خرج الكل من أن يكون قربة لأن الإراقة لا تتجزأ. البحر ج ۸ ص ۱۷۸ .ط سعيد وإذا كان الشركاء في البدنة أو البقرة ثمانية لم يجزهم لأن نصيب أحدهم أقل من السبع ،هندية ج ۵ ص ۳۰۵ .لباب التامل ،بدائع ج ۵ ص ۷۱ ط سعيد و إن كان شريك الستة نصرانيا أو مريدا اللحم لم يجز عن واحد منهم لأن الإراقة لا تتجزأ هداية [illegible] لم يقع قربة ،شامي ج ۶ ص ۳۲۶ البحر ج ۸ ص ۱۷۸ فتح القدير ج ۸ ص ۴۳۵ .ط رشيديه هنديه ج ۵ ص ۳۰۴ لباب التامل ط رشيديه و منها أن لا يشارك المضحي فيما يحتمل الشركة من لا يريد القربة رأسا فإن شارك لم يجز عن الأضحية ،بدائع ج ۵ ص ۷۱ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ط سعيد

(۲) ويضحي [illegible] (والجرباء السمينة) فلو مهزولة لم يجز لأن الجرب في اللحم نقص ، الدر مع الرد ج ۶ ص ۳۲۳ ويجوز أن يضحي بالجرباء إن كانت سمينة جاز لأن الجرب في الجلد ولا نقصان في اللحم فتح القدير ج ۸ ص ۴۳۴ شامي ج ۶ ص ۳۲۳ ط سعيد البحر ج ۸ ص ۱۷۶ .ط سعيد بدائع ج ۵ ص ۷۶ .اما الذي يرجع إلى محل التضحية

خصی جانور

خصی بکرے، مینڈھے، بیل کی قربانی جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں چاہے خصیتین کاٹ کر نکال دیے جائیں یا دبا کر، دونوں کی قربانی صحیح ہے، عضو کا کم ہو جانا اور بچہ پیدا کرنے کا نہ رہنا یہ عیب ہے، مگر یہ عیب گوشت کی عمدگی کے لئے قصداً کیا جاتا ہے اس لئے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ (۱)

آنحضرت ﷺ نے خصی جانور کی قربانی فرمائی ہے، اس لئے یہ عیب نہیں، نیز یہ کہ اس سے گوشت اچھا ہوتا ہے، بدبو ختم ہو جاتی ہے، اور گوشت اچھی طرح پکتا ہے اور کھانے میں لذیذ ہوتا ہے، اور جانور موٹا تازہ ہوتا ہے، لوگوں کو کاٹتا نہیں۔ (۲)

خصی کرنا

جانور کو موٹا تازہ اور فربہ بنانے یا کسی منفعت کی نیت سے خصی کرنا جائز ہے، ہاں اگر خصی کرنے کا مقصد کوئی منفعت نہیں بلکہ لہو ولعب کے لئے ہو تو حرام ہے۔ (۳)

---

(۱) والخصي أفضل من الفحل لأنه أطيب لحماً، هندية ج ۵ ص ۲۹۹، الباب الخامس ط رشيدية. كذا روي عن أبي حنيفة فإنه سئل عن التضحية بالخصي فقال ما زاد في لحمه أنفع مما ذهب من خصيته. بدائع ج ۵ ص ۸۰، ط سعيد، لأنه لا يرجع إلى الأضحية. البحر ج ۸ ص ۱۷٦، ط سعيد. ويضحي بالجماء والخصي، الدر المختار مع الرد ج ٦ ص ۳۲۳ ط سعيد.

(۲) وفي البحر وقد صح أنه عليه السلام ضحى بكبشين أملحين موجوءين، الأملح الذي فيه ملحة، والموجوء المخصي من الوجء وهو أن يضرب عروق الخصية بشيء. البحر ج ۸ ص ۱۷٦، بدائع ج ۵ ص ۸۰، ط سعيد، فتح القدير ج ۸ ص ٤۳٤ ط رشيدية.

(۳) وجاز خصاء البهائم حتى الهرة، وأما خصاء الآدمي فحرام، قيل والفرس، وقيدوه بالمنفعة وإلا فحرام. وفي الشامية: (قوله وقيدوه) أي جواز خصاء البهائم بالمنفعة وهي إرادة سمنها أو منعها عن العض بخلاف بني آدم فإنه يراد به المعاصي فيحرم. شامي، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع ج ٦ ص ۳۸۸. هندية، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر ج ۵ ص ۳۵۷ ط رشيدية. البحر الرائق ج ۸ ص ۲۰٤، كتاب الكراهية، ط سعيد. تكملة فتح القدير ج ۸ ص ٤۹۷ مسائل متفرقة ط رشيدية.

خنثیٰ

☆ خنثیٰ جانور کی قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عیب ہے۔(۱)

☆ اگر کوئی جانور شکل وصورت میں بکرے جیسا ہے لیکن پیدائشی طور پر بکرا یا بکری نہیں بلکہ خنثیٰ ہے تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی۔(۲)

(چ)

چربی

قربانی کے جانور کی چربی بیچنا جائز نہیں، اگر قربانی کرنے والے یا اس کے وکیل نے جانور کی چربی فروخت کی ہے تو حاصل شدہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں میں صدقہ کردینا لازم ہوگا۔(۳)

اجتماعی قربانی میں کافی چربی جمع ہو جاتی ہے تو اس کا مصرف یہ ہے کہ قربانی کرنے والوں کی اجازت سے فروخت کرکے قیمت کی رقم مدرسہ کے غریب طلباء کے فنڈ میں جمع کردی جائے یا کسی مستحق کو بطور ملکیت دے دی جائے۔

چرم قربانی کا حکم

چرم قربانی فروخت کرنے سے پہلے تو خود بھی استعمال کرسکتا ہے اور مالداروں کو بھی ہدیہ کے طور پر دے سکتا ہے، اور فقراء ومساکین پر صدقہ بھی کرسکتا ہے، لیکن اگر

(۱ ۲) لاتجوز التضحية بالشاة الخنثى. هنديه ج ۵ ص ۲۹۹، الباب الخامس. ط رشيديه
لأن لحمها لا ينضج بشرح الأضحية في عبروقته هنديه ج ۵ ص ۲۹۹ شامى ج ٦ ص ۳۲۵. ط سعيد

(۳) ولايحل بيع شحمها وأطرافها... فإن بيع شيء من ذلك بما ذكرنا نفذ عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى وعند أبي يوسف رحمه الله تعالى لا ينفذ، ويتصدق بثمنه. هنديه ج ۵ ص ۳۰۱. الباب السادس. بدائع الصنائع ج ۵ ص ۸۱ فصل أما بيان ما يستحب قبل التضحية وبعدها أما التصدق باللحم. بحرالرائق ج ۸ ص ۱۷۸ كتاب الأضحية. ط سعيد

روپیہ پیسوں کے عوض فروخت کردیا تو خواہ کسی نیت سے فروخت کیا ہو، اس کا صدقہ کرنا واجب ہوجاتا ہے، اور اس کا مصرف صرف فقراء ومساکین ہیں مالداروں کو دینا یا مؤذنین ومدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائز نہیں۔ (۱)

چوری کے جانور

☆ قربانی کے لئے جو جانور خریدا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ چوری کا ہے، اس صورت میں اگر وہ جانور چوری کرنے والے سے خریدا ہے تو قربانی جائز نہیں ہوئی، دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆ اگر جانور ذبح ہونے کے بعد اصل مالک اجازت دیدے تو گوشت کھانا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔ (۳)

چھری

جانور کو ذبح کرنے کے لیے جو چھری استعمال کی جائے وہ تیز ہونی چاہیے تاکہ جانور

---

(۱) قال في البحر ويتصدق بجلدها أو يعمل منه نحو غربال أو جراب لأنه جزء منها وكان له التصدق والانتفاع به ألا ترى أن له أن يأكل لحمها ولا بأس بأن يشتري به ما ينتفع بعينه مع بقائه استحسانا ولو باعها بالدراهم ليتصدق بها جاز لأنه قربة كالتصدق بالجلد واللحم وقوله عليه السلام من باع جلد أضحيته فلا أضحية له يفيد كراهة البيع وأما البيع فجائز لوجود الملك والقدرة على التسليم. البحر ج ٨ ص ١٧٨ شامي ج ٦ ص ٣٢٨ جوهرة النيرة ج ٢ ص ٢٤٥ ط مير محمد هنديه ج ٥ ص ٣٠١ بدائع ج ٥ ص ٨١ فصل أما بيان ما يستحب قبل التضحية ط سعيد فتح القدير ج ٨ ص ٤٣٧، ط رشيديه

(۲) لأن التضحية قربة ولا قربة في الذبح بملك الغير بغير إذنه، وعلى هذا يخرج ما إذا غصب شاة إنسان فضحى بها عن نفسه أنه لا تجزيه لعدم الملك ولا عن صاحبها لعدم الإذن، بدائع ج ٥ ص ٧٦ فصل الذي يرجع إلى محل التضحية ط سعيد كفاية المفتي ج ٨ ص ١٩٧ دار الاشاعت

(۳) ولو اشترى شاة فضحى بها ثم استحقها رجل فإن أجاز البيع جاز وإن استرد الشاة لم يجز هنديه ج ٥ ص ٣٠٣، الباب السابع ط رشيديه البحر ج ٨ ص ١٧٩، ط سعيد

کم سے کم تکلیف ہو اور جانوروں کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔(۱)

چھری چلانے میں شریک

جو لوگ چھری چلانے والے کے ساتھ چھری چلانے میں شریک ہوں ان پر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا واجب ہے ورنہ جانور حرام ہو جائے گا، اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا البتہ ہاتھ، پیر، منہ پکڑنے والا شریک نہیں بلکہ معاون ہے۔(۲)

چھوٹے جانور

چھوٹے جانور سے مراد، بکرا، بکری، دنبہ، دنبی، اور بھیڑ ہیں۔(۳)

چھوٹے گاؤں

چھوٹے گاؤں میں جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں ہوتیں، وہاں کے لوگ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کر سکتے ہیں کیونکہ حدیث شریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جہاں عید کی نماز ہوتی ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا منع ہے، اور جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی جیسے چھوٹا گاؤں وغیرہ

---

(۱) قال في البحر: ويندب حد شفرته لقوله عليه السلام ان الله كتب الاحسان على كل شيء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته، رواه مسلم وغيره، ويكره ان يضجعها ثم يحد الشفرة لقوله عليه السلام لمن اضجع الشاة وهو يحد شفرته لقد اردت ان تميتها موتات هلا احددتها قبل ان تضجعها، بدائع ج ۵ ص ۶۰ و ۸۰، اما الذي يرجع الى ... ط سعيد هنديه ج ۵ ص ۲۸۷ ط رشيديه البحر ج ۸ ص ۱۷۰ شامي ج ۶ ص ۲۹۶، ط سعيد

(۲) وفيها: اراد التضحية فوضع يده مع يد القصاب في الذبح واعانه على الذبح سمى كل وجوبا فلو تركها احدهما او ظن ان تسمية احدهما تكفي حرمت. الدر مع الرد ج ۶ ص ۳۳۴ هنديه، ج ۵ ص ۲۸۶، و ۳۰۴، الباب السابع ط رشيديه

(۳) من جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم ... ويدخل في كل جنس نوعه والذكر والانثى منه والخصي والفحل لانطلاق اسم الجنس على ذلك والمعز نوع من الغنم هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ الباب الخامس شامي ج ۶ ص ۳۲۲ البحر ج ۸ ص ۱۷۷ بدائع ج ۵ ص ۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب، ط سعيد

تو وہاں فجر کے بعد سے قربانی کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔(۱)

(د)

داغ دیے ہوئے جانور کی قربانی

داغ دیے ہوئے جانور کی قربانی بلا کراہت جائز ہے، کیونکہ داغ صحت کے لئے دیا جاتا ہے، اس سے گوشت پر کوئی اثر نہیں آتا۔(۲)

دانت

☆ جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں، اس کی قربانی درست نہیں، اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گرے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

☆ اگر بکرا بکری کی عمر ایک سال، اور گائے بھینس کی عمر دو سال، اور اونٹ اونٹنی کی عمر پانچ سال پوری ہو چکی ہے تو اس کی قربانی صحیح ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں بلکہ مدت پوری ہونی شرط ہے، لہذا مدت پوری ہونے کی صورت میں دانت نہ بھی نکلیں قربانی صحیح ہو جائے گی۔(۴)

---

(۱) قال فی الاجناس اول وقت الاضحیة لاهل السواد طلوع الفجر الثانی من یوم النحر و فی حق اهل المصر عند فراغ الامام من صلاة العید یوم النحر. المحیط البرهانی ج ۸ ص ٤٦١. ط ادارة القرآن. السرخسی ج ٦ ص ٣١٨ البحر ج ٨ ص ١٧٥ بدائع ج ٥ ص ٧٣ هندیه ج ٥ ص ٢٩٥ ... ط رشیدیه فتح القدیر ج ٨ ص ٤٣١ ط رشیدیه قال فی البدائع وروی عنه علیه السلام انه قال فی حدیث البراء بن عازب من کان منکم ذبح قبل الصلاة فانما هی شاة لحم ... اما الذبح بعد الصلوة فقد رتب ... الذبح علی الصلاة ولیس لاهل القری صلاة العید فلا یثبت الترتیب فی حقهم. بدائع ج ٥ ص ٧٣. اما الذی یرجع الی وقت التضحیة. ط سعید البحر ج ٨ ص ١٧٥. ط سعید

(۲) فتاوی رحیمیه ج ١٠ ص ٥٠، کتاب الاضحیة دار الاشاعت

(۳) ولا الهتماء التی لا اسنان لها، شامی ج ٦ ص ٣٢٤ هندیه ج ٥ ص ٢٩٨. الباب الخامس بدائع ج ٥ ص ٧٥. اما الذی یرجع الی محل التضحیة. ط سعید البحر ج ٨ ص ١٧٦ فتح القدیر ج ٨ ص ٤٣٤ ویکفی بقاء الاکثر شامی ج ٦ ص ٣٢٤ بدائع ج ٥ ص ٧٥ فتح القدیر ج ٨ ص ٤٣٤. ط رشیدیه

(٤) ... الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة اشهر والثنی منه ابن سنة و الجذع من البقر

جس جانور کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے سارے دانت گر گئے لیکن گھاس اور چارہ کھانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی تو اس کی قربانی ہو جائے گی لیکن اگر وہ اچھی طرح گھاس وغیرہ نہیں کھا سکتا تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی جیسا کہ نمبر میں گذرا۔(۱)

دعاء

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹائے تو پہلے یہ آیت پڑھنا بہتر ہے۔(۲)

انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین، ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین ؛ پارہ نمبر : آیت

اور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے۔

اللھم منك ولك پھر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرے

اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا اگر یاد ہو تو پڑھے

اللھم تقبله منی کما تقبلت من حبیبك محمد وخلیلك ابراهیم علیهما الصلاة والسلام.

اور اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کر رہا ہے تو "منی" کی جگہ "من فلان" کہے

ابن سنة والثنی ابن سنتین والجذع من الابل ابن اربع سنین والثنی منها ابن خمس. بدائع ج ۵ ص ۷۰ فصل فی محل اقامة الواجب. ط سعید هندیه ج ۵ ص ۲۹۷ کتاب الاضحیة ط رشیدیه والمعز ابن سنة ومن البقر ابن سنتین ومن الابل ابن خمس سنة. البحر ج ۸ ص ۱۷۷ فتح القدیر ج ۸ ص ۴۳۵ ط رشیدیه شامی ج ۶ ص ۳۲۲

(۱) وما لیس لها اسنان ... وان کانت ترعی وتعتلف جازت والا فلا. عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۸ بدائع ج ۵ ص ۷۵ اما الذی یرجع الی محل التضحیة شامی ج ۶ ص ۳۲۴ فتح القدیر ج ۸ ص ۴۳۴ البحر ج ۸ ص ۱۷۶ ط سعید

(۲) ومنها ان یکون الذبح مستقبل القبلة والذبیحة موجهة الی القبلة. بدائع ج ۵ ص ۶۰ فصل فی بیان ما یستحب قبل ... هندیه ج ۵ ص ۲۸۸ ط رشیدیه البحر ج ۸ ص ۱۷۰ ط سعید ویستحب ان یجرد التسمیة عن الدعاء فلا یخلط معها دعاء وانما یدعو قبل التسمیة او بعدها ویکره حالة التسمیة. بدائع ج ۵ ص ۸۰ اما الذی یرجع الی من علیه التضحیة. فصل اما بیان ما یستحب قبل التضحیة

اور فقہ کی جلد اس کا نام ہے۔ (۱)

دعا پڑھنا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت "مذکورہ دعا" پڑھنا ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے، لہذا اگر اس دعا کے بغیر "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" پڑھ کر ذبح کیا تو قربانی صحیح ہو جائے گی اور گوشت حلال اور جائز ہوگا۔ (۲)

دم

جس جانور کی پیدائش ہی سے دم نہیں اس کی قربانی جائز نہیں۔ پیدائشی دم تو ہے مگر دم کا تہائی حصہ یا تہائی سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔ (۳)

---

(۱) عن جابر بن عبد اللہ قال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجههما قال انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض علی ملة ابراهیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک له وبذلک امرت وانا من المسلمین اللهم منك ولك عن محمد وامته بسم الله والله اکبر ثم ذبح. رواه ابوداود ج ۲ ص ۳۰، باب ما یستحب من الضحایا، مکتبہ حقانیہ. مشکوة ص ۱۲۹ باب فی الاضحیة، ط قدیمی. بدائع ج ۵ ص ۸۰ اما الذی یرجع الی الاضحیة، ط سعید. عن عائشة ان رسول الله ﷺ امر بکبش اقرن یطأ فی سواد ویبرك فی سواد وینظر فی سواد فاتی به لیضحی به فقال لها یا عائشة هلمی المدیة ثم قال اشحذیها بحجر ففعلت ثم اخذها واخذ الکبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به. مشکوة ص ۱۲۷، قدیمی. کذا فی بدائع ج ۵ ص ۸۰، ط سعید. بسم الله اللهم منك ولك بسم الله والله اکبر. بدائع ج ۵ ص ۸۰، ط سعید. البحر الرائق ج ۸ ص ۱۶۹

(۲) والمستحب ان یقول بسم الله الله اکبر. المحیط البرهانی ج ۸ ص ۴۵۱، ط ادارة القرآن. لو اقتصر علی قوله الله اکبر قاصدا به التسمیة یکفی. ردالمحتار ج ۶ ص ۳۰۱، ط سعید.

(۳) ومقطوع اکثر الاذن او الذنب او العین) فی البدائع لو ذهب بعض الاذن والالیة والذنب والعین ذکر فی الجامع الصغیر ان کان کثیرا یمنع وان یسیرا لا یمنع واختلف اصحابنا فی الفصل بین القلیل والکثیر، فعن ابی حنیفة اربع روایات وروی محمد عنه فی الاصل والجامع الصغیر ان المانع ذهاب اکثر من الثلث وعنه انه الثلث وعنه انه الربع وعنه ان یکون الذاهب اقل من الباقی او مثله اه بالمعنی والاولی هی ظاهر الروایة =

ایک قول کے مطابق اگر دم نصف سے کم کٹی ہوئی یعنی آدھے سے زیادہ باقی رہی ہو، اس کی قربانی درست ہے، لہٰذا جہاں کامل دم والے یا ایک تہائی حصے سے کم دم کٹے جانور نہ ملیں تو وہاں مجبوری کی بنا پر ایسے جانور کی قربانی جائز ہوگی۔ (۱)

(نوٹ) افریقہ میں بھیڑ کی دم کاٹ دی جاتی ہے، ان کا خیال ہے کہ اس سے جانور بیماری سے محفوظ رہتا ہے، ثابت دم والے جانور نہیں ملتے ہیں تو وہاں پر اگر تلاش کے باوجود دم والے جانور نہ ملیں تو اس سے قربانی کرنے کی گنجائش ہوگی۔

دم بریدہ جانور کی قربانی

ایک تہائی حصے سے زیادہ دم بریدہ جانور کی قربانی درست نہیں۔ (۲)

دنبے کی دم کا اعتبار نہیں

دنبے کی چکتی کے نیچے ایک چھوٹی سی دم رہتی ہے، یہ دم اگر ٹوٹ جائے یا پوری دم کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے کیونکہ دنبے کی دم کا اعتبار نہیں۔ (۳)

وصححها فی محیط حسث قال والصحیح ان الثلث ومادونه قلیل ومازاد علیه کثیر وعلیه الفتوی الخ، شامی ج ۶ص ۳۲۳،۳۲٤ ھندیہ ج ۵ص ۲۹۷،۲۹۸،۲۹۹ البحر ج ۸ ص ۱۷٦و۱۷۷ فتح القدیر ج ۸ص ٤۳۳ ط رشیدیہ بدائع ج ۵ص ۷۵، اما الذی یرجع الی محل التضحیة ،ط سعید

(۱) ایضا

(۲) ولو ذھب بعض ھذہ الاعضاء دون بعض من الاذن والالیة والذنب ... واختلف اصحابنا بین القلیل والکثیر والصحیح ان الثلث ومادونه قلیل ومازاد علیه کثیر وعلیه الفتوی کذا فی فتاوی قاضیخان ، ھندیہ ج ۵ص ۲۹۸ الباب الخامس فی بیان محل اقامة الواجب شامی ج ٦ص ۳۲۳، کتاب الاضحیة ،ط سعید البحر الرائق ج ۸ص ۱۷۷، کتاب الاضحیه ،ط سعید تکملہ فتح القدیر ج ۸ص ٤۳۳ کتاب الاضحیة ،ط رشیدیہ بدائع الصنائع ج ۵ص ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ،ط سعید

(۳) (قوله ولا التی لا الیة لها خلقة) الشاة اذا لم یکن لها اذن ولا ذنب خلقة ،قال محمد لا یکون ھذا، ولو کان لا یجوز، وذکر فی الاصل عن ابی حنیفة انه یجوز "جنیة" ثم قال وان کان لها الیة صغیرة مثل الذنب خلقة جاز، اما علی قول ابی حنیفة فظاھر لان عندہ لو لم یکن لها اذن اصلا ولا الیة جاز الخ سمی ج ٦ص ۳۲۵ کتاب الاضحیة ،ط سعید بدائع ج ۵

دودھ نکالنا

قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے بعد اس سے دودھ نکالنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا اور دودھ نکال لیا تو دودھ یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

دوسرے جانور کی قیمت کم ہو

''جانور میں تبدیلی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا

دوسرے کی طرف سے واجب قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری ہے، ورنہ دوسرے کی واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

اگر کسی علاقے میں اپنے متعلقین کی طرف سے قربانی کرنے کی عادت اور رواج ہے تو اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر بھی واجب قربانی درست ہوجائے گی۔

اور اگر اپنے متعلقین کی طرف سے واجب قربانی کرنے کا رواج نہیں ہے تو اس صورت میں اپنے متعلقین کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر قربانی کرنے سے

ص ۷۵، فصل في شرائط جواز إقامة الواجب، البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۶، كتاب الأضحية، ط سعيد، هنديه ج ۵ ص ۲۹۷، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، رشيديه

(۱) ويكره بيع لبنها ولو كسب مالا من لبنها يتصدق بمثل ذلك، البحر ج ۸ ص ۱۷۹ ولو كانت التضحية قريبة ينضح ضرعها بالماء البارد، بدائع ج ۵ ص ۷۸ ولو حلب اللبن من الأضحية قبل الذبح أو جز صوفها يتصدق به ولا ينتفع به، هنديه ج ۵ ص ۳۰۱، شامي ج ۶ ص ۳۲۹، بدائع ج ۵ ص ۷۸، فصل في بيان ما يستحب قبل التضحية، ط سعيد

(۲) ومنها أنه تجري فيها النيابة فيجوز للإنسان أن يضحي بنفسه وبغيره بإذنه لأنها قربة تتعلق بالمال فتجري فيها النيابة كأداء الزكاة وصدقة الفطر سواء كان الإذن نصا أو دلالة، بدائع ج ۵ ص ۶۷، فصل أما كيفية الوجوب، البحر ج ۸ ص ۱۷۸، هنديه ج ۵ ص ۳۰۲، ط رشيديه، شامي ج ۶ ص ۳۱۵، ط سعيد

واجب قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

دوسرے کی طرف سے نفل قربانی کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری نہیں۔(۲)

زندہ اور مردہ دونوں کے لئے قربانی کرنا جائز ہے، کیونکہ نفل قربانی کا مالک ذبح کرنے والا ہے، دوسروں کو صرف ثواب ملتا ہے۔(۳)

دیار غیر میں قربانی کرنا

''رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔

(ذ)

ذبح اپنے ہاتھ سے کرے

اپنی قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے، اگر خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو کسی اور سے ذبح کرائے، لیکن ذبح کے وقت جانور کے سامنے کھڑے رہنا بہتر

---

(۱) ولو ضحى عن اولاده الكبار وزوجته لا يجوز الا باذنهم، قال في الذخيرة ولعله ذهب الى ان العادة اذا جرت من الاب في كل سنة صار كالاذن منهم، شامي ج ٦ ص ٣١٥

(۲) من ضحى عن الميت يصنع كما يصنع في اضحية نفسه من التصدق والاكل والاجر للميت والملك للذابح، شامي ج ٦ ص ٣٢٦ قال في البدائع ان الموت لا يمنع التقرب عن الميت فدل ان الميت يجوز ان يتقرب عنه، بدائع ج ٥ ص ٧٢ ط سعيد، شامي ج ٦ ص ٣٢٦

(۳) قال في البدائع لان الموت لا يمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه، رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٦ وقد صح ان رسول الله ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والآخر عمن لم يذبح من امته وان كان منهم من قد مات قبل ان يذبح، رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٦ ط سعيد بدائع ج ٥ ص ٧٢، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط سعيد، من ضحى عن الميت يصنع كما يصنع في اضحية نفسه من التصدق والاكل والاجر للميت والملك للذابح، شامي ج ٦ ص ٣٢٦، ط سعيد

ہے، اور "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنے کی تلقین کرے، تاکہ ذبح کرنے والا غلطی نہ کرے۔(۱)

ذبح اختیاری

ذبح اختیاری یہ ہے کہ جانور کو دھاردار چیز سے ذبح کیا جائے یا اونٹ کو نحر کیا جائے۔(۲)

ذبح اضطراری

ذبح اضطراری یہ ہے کہ کسی دھاردار یا باریک نوکدار چیز سے "**بسم اللہ اللہ اکبر**" کہہ کر جانور کے جسم میں جس جگہ ممکن ہو ضرب لگا کر خون بہادیا جائے، اور یہ اضطراری ذبح اس وقت معتبر ہوتا ہے جب کہ جانور پر قابو پانا اور ذبح یا نحر کرنا ممکن نہ ہو مثلاً جانور کسی جگہ پر پھنس گیا یا بوجھ میں دب گیا ہے، نکالتے نکالتے مرنے کا اندیشہ ہے یا کھائی، خندق یا کنویں میں گر گیا ہے زندہ نکالنا ممکن نہ ہو تو ان حالات میں اضطراری ذبح کا اعتبار ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) ولا فصل في الذبح بين أن يكون الذابح يحسن الذبح أو لا، والأولى في تفويض الذبح أن يتولى بنفسه إن كان يحسنه، وإن كان لا يحسنه فالأفضل أن يستعين بغيره ولكن ينبغي أن يشهدها بنفسه. هندية ج ۵ ص ۳۰۰، البدائع ج ۵ ص ۷۹، والأولى أن يرجع إلى من عنده البحر ج ۸ ص ۱۷۹، شامي ج ٦ ص ۳۲۸، ط سعيد

(۲) وأن يكون الذبح بحدد من الحديد. فتاوى هندية ج ۵ ص ۳۰۰، البحر ج ۸ ص ۱۷۰، بدائع ج ۵ ص ۸۰، ويجب نحر الإبل في أسفل العنق وكره ذبحها، والحكم في غنم وبقر عكسه فندب ذبحها. الدر مع الرد ج ٦ ص ۳۰۳، البحر ج ۸ ص ۱۷۱، ط سعيد، بدائع ج ۵ ص ٦۰، فصل في بيان شرط الذكاة، فتح القدير ج ۸ ص ٤١٦، ط رشيدية

(۳) وكفى جرح نعم توحش أو تعذر ذبحه كأن ترد في بئر ووقعت... حتى لو قدر عليه... الدر مع الرد ج ٦ ص ۳۰۳، هندية ج ۵ ص ۲۸۵، كتاب الذبائح، ط رشيدية، بدائع ج ۵ ص ٤۳، فصل في بيان شرط حل الأكل في الحيوان المأكول، البحر ج ۸ ص ۱۷۰، ۱۷۱

ذبح پر اجرت لینا

☆ قربانی کے جانور کو ذبح کرنے پر اجرت لینا جائز ہے، البتہ پہلے سے اجرت متعین کرنا ضروری ہے، مثلاً فی جانور کے ذبح کرنے پر اتنی اجرت ہے تو ذبح کرنے کے بعد اتنی اجرت ملے گی۔ (۱)

☆ قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کی اجرت میں قربانی کے جانور کا گوشت اور کھال وغیرہ دینا جائز نہیں بلکہ الگ سے رقم اس کی اجرت میں دینا ضروری ہے۔ (۲)

ذبح کا آلہ

☆ ہر تیز دھاردار چیز جس سے رگیں کٹ کر خون جاری ہو جائے اس سے ذبح کرنا جائز ہے البتہ اس ناخن اور دانت سے ذبح کرنا حرام ہے جو اپنی جگہ پر لگا ہوا ہو، اگر اکھڑے ہوئے دانت اور ناخن سے ذبح کیا جائے تو گوشت حلال ہوگا لیکن مکروہ ہے (حبشی اور جنگلی لوگ ناخن اور دانت سے کاٹ کر بھی ذبح کرتے تھے اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے، نیز یہ کہ دانت ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے ذبح کرنے سے جانور ناپاک ہو جائیگا)۔ (۳)

---

(۱) ويجوز الاستئجار على الذكاة أي الذبح، لأن المقصود منه قطع الأوداج دون إماتة الروح وذلك يقدر عليه، عالمگيري ج ٤ ص ٤٥٤، كتاب الإجارة

(۲) ولا يعطي أجر الجزار منها لأنه كبيع لأن كلا منهما معاوضة لأنه إنما يعطي الجزار بمقابلة جزره والبيع مكروه فكذا ما في معناه ولقول النبي ﷺ تصدق بجلالها وخطامها ولا تعط أجر الجزار منها، رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٨ البحر ج ٨ ص ١٧٨ بدائع ج ٥ ص ٨١ فصل أما بيان ما يستحب قبل التضحية، ط سعيد، فتح القدير ج ٨ ص ٤٣٧ هنديه ج ٥ ص ٣٠١ الباب السادس ط رشيديه

(۳) وحل الذبح بكل ما أفرى الأوداج وأنهر الدم أي أساله، الدر مع الرد ج ٦ ص ٢٩٥
إلا سنا وظفرا قائمين وبركة منزوعين حل عندنا مع الكراهة لما فيه من الضرر بالحيوان كذبحه بشفرة كليلة، رد المحتار ج ٦ ص ٢٩٦، ط سعيد، بدائع ج ٥ ص ٤٢، فصل ما يرجع إلى شرط حل الأكل في الحيوان، البحر ج ٨ ص ١٧٠ فتح القدير ج ٨ ص ٤١٥، ط رشيديه

☆ سونا، چاندی، پیتل اگر تیز دھاردار ہو، ان سے ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے، ایسے ہی پتھر اور ٹھیکری جو باریک ہے، اور تیز لکڑی سے ذبح کرنے سے بھی جانور حلال ہوتا ہے۔(۱)

☆ بانس پوست اور جو چیز تیز ہو اس سے بھی ذبح کرنے سے جانور حلال ہوتا ہے۔(۲)

ذبح کا مسنون طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہی وسفیدی مائل رنگ کے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، اپنے دست مبارک سے ان کو ذبح کیا، اور ذبح کرتے وقت " بسم اللہ واللہ اکبر" پڑھا، میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ ﷺ اپنے پاؤں ان کے پہلو میں رکھے ہوئے تھے، اور زبان مبارک سے "بسم اللہ واللہ اکبر" کہتے جاتے تھے۔صحیح بخاری ومسلم۔(۳)

ذبح کا مقام

ذبح کا مقام حلق اور لبہ کے درمیان ہے، اور گردن کو پورا کاٹ کر الگ نہ کیا جائے بلکہ حرام مغز تک بھی نہ کاٹا جائے بلکہ حلقوم اور مری یعنی سانس کی نالی اور اس کے اطراف کی خون کی رگیں جن کو اوداج کہا جاتا ہے وہ کاٹے، اس طرح نجس خون بھی پورا نکل جاتا ہے اور جانور کو تکلیف بھی کم ہوتی ہے، اس طریقے کے خلاف جتنے بھی طریقے ہیں ان میں خون بھی پورا نہیں نکلتا، اور جانور کو بلا ضرورت شدید

(۱، ۲) وحل الذبح بكل ما افرى الاوداج وانهر الدم ولو بنار او بليطة اي قشر قصب او مروة هي حجر ابيض كالسكين ... البدائع ج ٥ ص ٤٢ فصل في بيان شرط حل الأكل في الحيوان، ط سعيد، البحر ج ٨ ص ١٧٠، الدر مع الرد ج ٦ ص ٢٩٥، كتاب الذبائح، ط سعيد

(۳) عن انس قال ضحى النبي ﷺ بكبشين املحين اقرنين ذبحهما بيده وسمى وكبر ووضع رجله على صفاحهما، بخاری ج ۲ ص ۸۳۵، باب التكبير عند الذبح، ط قديمی

تکلیف بھی ہوتی ہے۔(۱)

ذبح کرتے وقت شرکاء کے نام لینا ضروری نہیں

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کے نام پکارنا ضروری نہیں، ہاں ذبح کرنے والا ذبح کرتے وقت تمام شرکاء کی طرف سے ذبح کرنے کا خیال دل میں رکھے، اور اگر تمام شرکاء کے نام پکارنے کا مقصد ذبح کرنے والے کے علم میں لانا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۲)

ذبح کرنے کا مقصد

قربانی کے جانور ذبح کرنے کا مقصد خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور تعظیم ہو، اور عبادت کے خیال سے ذبح کرے، گوشت کھانے کے مقصد سے یا لوگوں کو دکھانے کی غرض سے نہ کرے۔(۳)

---

(۱) الذكاة مابين اللبة واللحيين، ردالمحتار ج ٦ ص ٢٩٤، ط سعيد. هنديه ج ٥ ص ٢٨٥، كتاب الذبائح ط رشيديه البحر ج ٨ ص ١٦٩ بدائع ج ٥ ص ٤١، فصل اما بيان شرط الذكاة في الحيوان فتح القدير ج ٨ ص ٤١٢ والعروق التي تقطع في الذكاة اربعة الحلقوم وهو مجرى النفس والمرئ وهو مجرى الطعام والودجان وهما عرقان في جانبي الرقبة يجرى فيهما الدم فإن قطع كل الاربعة حلت الذبيحة هنديه ج ٥ ص ٢٨٧ ط رشيديه البحر ج ٨ ص ١٧٠ ردالمحتار ج ٦ ص ٢٩٥ بدائع ج ٥ ص ٤١ ط سعيد فتح القدير ج ٨ ص ٤١٢ والحاصل ان كل مافيه زيادة الم لايحتاج اليه في الذكاة مكروه. هنديه ج ٥ ص:٢٨٨، ط رشيديه ردالمحتار ج ٦ ص ٢٩٦

(۲) فلاتتعين لاضحيه الا بالنية. وقال النبي ﷺ انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ مانوى ويكفيه ان ينوى بقلبه ولايشترط ان يقول بلسانه ماينوى بقلبه لان النية عمل القلب والذكر باللسان دليل عليها بدائع الصنائع كتاب التضحية ج ٥ ص ٧١ ط سعيد

(۳) منها نية الاضحية لاتجزئ الاضحية بدونها لان الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لايقع قربة بدون النية ويكفيه ان ينوى بقلبه بدائع ج ٥ ص ٧١ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ط سعيد هنديه ج ٥ ص ٣٠٤، الباب الثاني

ذبح کرنے کی جگہ

☆ ذبح کرنے کی جگہ تھوڑی کے نیچے جو ایک ہڈی باہر نکلی ہوئی ہے اس کے نیچے اور جہاں سے سینہ شروع ہوا ہے اس کے اوپر ہے، اور جامع الصغیر میں ہے کہ تمام حلق ذبح کی جگہ ہے، خواہ اوپر خواہ نیچے خواہ درمیان میں ہو۔ (۱)

☆ اگر تھوڑی کے اوپر ذبح ہو گیا تو ذبح کیا ہوا جانور حرام نہیں ہوگا۔ (۲)

ذبح کرنے والا مسلمان ہو

اگر جانور ذبح کرنے والا مسلمان ہے تو جانور کو پکڑنے والا خواہ مشرک ہو یا مسلمان کچھ حرج نہیں اور پکڑنے والے پر "**بسم اللہ اللہ اکبر**" کہنا واجب نہیں، اور پکڑنے والا مشرک اگر "**بسم اللہ اللہ اکبر**" کہے تو کوئی فائدہ نہیں۔

ہاں اگر مشرک ذبح میں شریک ہوگا تو جانور حلال نہیں ہوگا اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہوگا اور قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس لئے کسی کافر اور مشرک کو ذبح میں شریک نہ کریں اور کوئی غیر مسلم ذبح کرنے والے (مسلم) کے ہاتھ پر زور نہ دے اور اسے چھری چلانے میں اپنے ہاتھ کا سہارا نہ دے ضرورت ہو تو صرف جانور کو پکڑے۔ (۳)

ذبح کرنے والے کا رخ

ذبح کرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہونا سنت ہے، اسکو بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے۔ (۴)

(۱،۲) وذکاۃ الاختیار ذبح بین الحلق واللبۃ بالفتح المنحر من الصدر، شامی ج ۶ ص ۲۹۴ و فی الجامع الصغیر ولا بأس بالذبح فی الحلق کلہ سفلہ ووسطہ وعلاہ، الهدایہ ج ۵ ص ۲۸۵ ط رشیدیہ، شامی ج ۶ ص ۲۹۴، البحر ج ۸ ص ۱۷۰، بدائع ج ۵ ص ۴۱ فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان

۳ وشرط کون الذابح مسلما، شامی ج ۶ ص ۲۹۶ هدایہ ج ۵ ص ۲۸۵ ط رشیدیہ البحر ج ۸ ص ۱۶۸ بدائع ج ۵ ص ۴۵ فتح القدیر ج ۸ ص ۴۰۷، رشیدیہ

۴ ومنها ان یکون الذابح مستقبل القبلة، بدائع ج ۵ ص ۶۰ قبل فصل ما یحرم اکله

ذبح کرنے والے کی امامت

قربانی یا غیر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے والے کی امامت جائز ہے، اجرت پر جانور ذبح کرنے کی وجہ سے امامت میں کراہت پیدا نہیں ہوتی۔ (۱)

ذبح کی تیاری میں عیب پیدا ہو گیا

اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہو گیا، ٹانگ ٹوٹی یا آنکھ خراب ہو گئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔ (۲)

ذبح کے بعد شرکت

قربانی کے جانور ذبح ہو جانے کے بعد کچھ حصہ کا تغیر وتبدل درست نہیں اگر کسی نے ایسا کیا تو شرعا اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

اور ذبح سے پہلے جن لوگوں کی طرف سے نیت کر کے قربانی کی گئی ہے ان کی طرف سے قربانی ہو گئی، ذبح کے بعد جس کو شریک کیا ہے اس کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ (۳)

ذبح کے شرائط

☆ ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی ہو۔ (۴)

من اجزاء الحیوان ط سعید وکذلک ان ذبحھا موجھة بغیر القبلة حلت ولکن یکره ذلک لان السنة فی الذبح استقبال القبلة، مبسوط ج ۱۲ ص ۳، دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان ھندیه ج ۵ ص ۲۸۸، الباب الاول ط رشیدیه بحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۰، ط سعید

(۱) ویجوز الاستئجار علی الزکاة ای الذبح، لان المقصود منھا قطع الاوداج دون ابانة الروح وذلک یقدر علیه، ھندیه ج ۴ ص ۴۵۴، کتاب الاجارة ط رشیدیه

(۲) ولو قدم اضحیة لیذبحھا فاضطربت فی المکان الذی یذبحھا فیه فانکسر رجلھا ثم ذبحھا علی مکانھا اجزاءه، الھندیه ج ۵ ص ۲۹۹، ط رشیدیه، کوئٹه

(۳) عزیز الفتاوی ج ۱ ص ۷۱۹، کتاب الاضحیة والعقیقة

(۴) ومنھا ان یکون مسلما او کتابیا، بدائع ج ۵ ص ۴۵ اما شرائط رکن الزکاة، ط سعید

☆ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے۔(۱)

☆ شرعی طریقہ کے مطابق حلقوم اور سانس کی نالی، اور خون کی رگیں کاٹ دی جائیں۔(۲)

(نوٹ): یہ اختیاری ذبح کے شرائط ہیں، غیر اختیاری اضطراری ذبح کے شرائط الگ ہیں۔

ذبح کے وقت "بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر" کہنا ضروری ہے

قربانی کرنے والے کو "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے، نیت کی دعا پڑھنا ضروری نہیں صرف دل سے یہ ارادہ کرلے کہ میں قربانی کر رہا ہوں، کافی ہے۔(۳)

ذبح کے وقت جانور کو کیسے لٹائے

☆ مستحب یہ ہے کہ جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر اس کے اوپر اپنا پاؤں رکھ کر ذبح کرے۔(۴)

☆ جانور کو قبلہ رخ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح میت کو قبر میں لٹاتے ہیں کہ سر داہنی طرف اور پاؤں بائیں طرف اسی طرح جانور کو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ

---

۱ والتسمية في الذكاة لا تجب بشرط عند الذبح رد المحتار ج ٦ ص ٣٠٢ ط سعيد

۲ والعروق التي تقطع في الذكاة اربعة الحلقوم وهو مجرى النفس والمرئ وهو مجرى الطعام والودجان وهما عرقان في جانبي الرقبة يجري فيهما الدم فان قطع كل الاربعة حلت الذبيحة ،هندية ج ٥ ص ٢٨٧ البحر ج ٨ ص ١٧٠ شامي ج ٦ ص ٢٩٥ بدائع ج ٥ ص ٤١ فصل في شرائط ركن الذكاة في المحل فتح القدير ج ٨ ص ٤١٢ ط رشيديه

۳ ولا يكفيه ان يذكر اسم الله بقلبه سورة الانعام آيت ١٢١ ويكفيه ان ينوي بقلبه ولا يشترط ان يقول بلسانه ما نوى بقلبه بدائع ج ٥ ص ٧١ فصل في شرائط جواز اقامة الواجب ط سعيد

(٤) صحيح البخاري ج ٣ ص ٩٥٥ عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم ضحى بكبشين فرأيته واضعا قدمه على صفاحهما يذبح ويكبر ويسمي ويضع رجله على صفحتها ،ابوداود ج ٢ ص ٣٠ ،مكتبه امداديه ملتقط بدائع ج ٥ ص ٨٠ ، اما الذي يرجع الى الاضحية ط سعيد.

لٹایا جائے، اگر اس طرح لٹانے میں کوئی عذر یا دشواری ہے تو جیسے آسانی ہو ویسا کریں۔

ذبح کے وقت نیت کا خیال نہ رہا

قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو قربانی کرنے کی نیت کرنے کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی، دوسری قربانی کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

ذبح میں تکلیف دینا

ذبح کرتے وقت جانور کو غیر ضروری تکلیف دینا جائز نہیں ہے، اس پر سخت وعید آئی ہے، چنانچہ ذبح کرنے کے بارے میں ہدایت دی گئی کہ چھری کو تیز کر لیا جائے، اور جلدی سے ذبح کر دیا جائے، جب چار رگیں کٹ جائیں تو پھر آگے تک چھری چلانا بھی منع ہے تاکہ جانور کو بلاوجہ تکلیف نہ دی جائے۔ (۲)

رات کو ذبح کرنا

دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ تک جس طرح دن میں قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے اسی طرح رات کو بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔

موجودہ زمانے میں ہر جگہ تقریباً بجلی ہے، روشنی اتنی زیادہ ہے کہ کسی رگ کٹنے میں کوئی شبہ نہیں رہ سکتا۔ (۳)

---

(۱) ذبح المشتراة لها بلا نية الاضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء، هندية ج ۵ ص ۲۹۴ مكتبه رشيديه

(۲) وكره كل تعذيب بلا فائدة، الدر مع الرد ج ۶ ص ۲۹۶، ط سعيد وجاء في الحديث وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته، ابو داود ج ۲ ص ۳۳، امداديه ملتان

(۳) ووقتها ثلاثة ايام اولها افضلها ويجوز الذبح في لياليها الا انه يكره لاحتمال الغلط في الظلمة وايام النحر ثلاثة، البحر ج ۸ ص ۱۷۶، ط سعيد هندية ج ۵ ص ۲۹۵، ط رشيديه بدائع ج ۵ ص ۶۵، فصل اما وقت الوجوب، ط سعيد شامي ج ۶ ص ۳۱۲

رسولی والے جانور

رسولی والے جانور کی قربانی درست ہے۔(۱)

(ر)

رسی

قربانی کے جانور کی رسی صدقہ کر دینا مستحب ہے، اور اگر فروخت کر دی تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے، اور اگر رسی خود استعمال کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اور اگر کسی کو ہدیہ میں دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔(۲)

رقم بھیج کر دوسرے ملک میں قربانی کرنا

جس آدمی پر قربانی واجب ہے، اگر وہ قربانی کے لئے رقم کسی اور ملک میں بھیج دے، اور کسی کو قربانی کرنے کے لئے کہہ دے، تو اس طرح رقم بھیج کر دوسرے ممالک میں قربانی کرنا درست ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ اتنی بات ضروری ہے کہ قربانی دونوں ممالک کے مشترکہ ایام میں ہو، یعنی جس دن قربانی کی جائے گی وہ دن دونوں ممالک میں قربانی کا مشترکہ دن ہو، ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی۔

مثلاً سعودی عرب میں پاکستان کے حساب سے ایک دن پہلے قربانی شروع ہوتی

---

(۱) كل عيب يزيل المنفعة على الكمال أو الجمال على الكمال يمنع الأضحية وما لا يكون بهذه الصفة لا يمنع. فتاوى هندية ج ٥ ص ٢٩٩ ط رشيدية، شامي ج ٦ ص ٣٢٣ فتاوى رحيمية ج ١٠ ص ٤٩، ط دار الاشاعت

(۲) وإذا ضحيها تصدق بجلالها وقلائدها. فتاوى هندية ج ٥ ص ٣٠٠ بدائع ج ٥ ص ٨١ ويتصدق بجلدها أو يعمل منه نحو غربال وجراب. شامي ج ٦ ص ٣٢٨ البحر ج ٨ ص ١٧٨ فتاوى هندية ج ٥ ص ٣٠١ ط رشيدية ويتصدق بثمنه لأن القربة ذهبت عنه فيتصدق به بدائع ج ٥ ص ٨١. فصل في بيان ما يستحب قبل التضحية شامي ج ٦ ص ٣٢٩

ہے، اور پاکستان میں سعودی عرب سے ایک دن بعد، تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی پاکستان میں پہلے اور دوسرے دن کرنا صحیح ہوگا تیسرے دن نہیں کیونکہ پاکستان کا تیسرا دن سعودی عرب کے حساب سے قربانی کا دن نہیں اسی طرح اگر پاکستان میں رہنے والے آدمی کی قربانی سعودی عرب میں کی جا رہی ہے سعودی عرب کے پہلے دن میں پاکستان کے آدمی کی قربانی کرنا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ یہ دن پاکستان کے حساب سے پاکستان میں رہنے والوں کے لئے قربانی کا دن نہیں ہے، لہذا دوسرے اور تیسرے دن میں کیا جائے۔(۱)

رگیں چار کٹ جائیں

ذبح کرتے وقت جانور کے گلے کو یہاں تک کاٹے کہ چار رگیں کٹ جائیں جو نرخرے کے دائیں اور بائیں ہوتی ہیں، اگر ان میں سے تین ہی کٹ گئیں تب بھی ذبح درست ہے، اور اس کا کھانا حلال ہے، اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو جانور مردار اور اس کا کھانا حرام ہے، اور اگر بھول جائے تو کھانا درست ہے۔(۲)

---

(۱) قال في البدائع: لأن الذبح هو القربة فيعتبر مكان فعلها مكان المفعول عنه، وإن كان الرجل في مصر وأهله في مصر آخر فكتب إليهم أن يضحوا عنه روي عن أبي يوسف أنه يعتبر مكان الذبيحة فقال ينبغي لهم أن لا يضحوا عنه حتى يصلي الإمام الذي فيه أهله وإن ضحوا عنه قبل أن يصلي لم يجزه وهو قول محمد. بدائع ج ٥ ص ٧٤، ط سعيد. هدايه ج ٥ ص ٢٩٦ البحر ج ٨ ص ١٧٥ فتجب التضحية (فجر) نصب على الظرفية (يوم النحر إلى آخر أيامه) قوله نصب على الظرفية أي لقوله تجب. وهذا بيان لأول وقتها مطلقا للمصري والقروي، الدر مع الرد ج ٦ ص ٣١٣، ٣١٦

(۲) والعروق التي تقطع في الذكاة أربعة: الحلقوم وهو مجرى النفس، والمريء وهو مجرى الطعام، والودجان وهما عرقان في جانبي الرقبة يجري فيهما الدم فإن قطع كل الأربعة حلت الذبيحة وإن قطع أكثرها فكذلك عند أبي حنيفة وهو الصحيح لما أن للأكثر حكم الكل.
فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٨٧، كتاب الذبائح، ط رشيديه. فتح القدير ج ٨ ص ٤١٢، ط رشيديه. البحر ج ٨ ص ١٧٠ شامي ج ٦ ص ٢٩٤ بدائع ج ٥ ص ٤١ فصل أما بيان شرط حل الأكل

(ز)

زانیہ کے شوہر کا ذبیحہ

زنا ناجائز اور حرام ہے اس سے توبہ استغفار کرنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور وہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا البتہ زانیہ کے شوہر کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے خواہ وہ شخص اس برے فعل سے بیوی کو منع کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، دونوں صورتوں میں اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے (۱)، البتہ بیوی کو اس برے فعل سے منع نہ کرنے کی صورت میں سخت گنہگار ہوگا، اور باز نہ آنے پر اس کو طلاق نہ دینے کی صورت میں دیوث ہوگا۔

زبان

جس جانور کی زبان کٹ گئی ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ چارہ گھاس وغیرہ نہ کھا سکے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۲)

زخم

اگر جانور کو مارنے سے اسکے بدن پر زخم ہو گیا ہو تو اس کی قربانی درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی قربانی نہ کرے۔(۳)

---

(۱) وشرط كون الذابح مسلما شامی ج ٦ ص ٢٩٦ هنديه ج ٥ ص ٢٨٥ البحر ج ٨ ص ١٦٨ بدائع ج ٥ ص ٤٥ ط سعيد فتح القدير ج ٨ ص ٤٠٧ ط رشيديه

(۲) وفي البهيمة كانت لا تقدر على الرعي ولوكانت الشاة مقطوعة اللسان هل تجوز التضحية بها فقال نعم ان كان لايخل بالاعتلاف وان كان يخل به لاتجوز التضحية بها، فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٩٨ شامی ج ٦ ص ٣٢٥

(۳) قطع الذنب من الية الشاة قطعة لايزكي المكان، واهل الجاهلية كانوا يأكلونه فقال ﷺ ما ابين من الحي فهو ميتة عالمگیری ج ٥ ص ٢٩١ الباب الثالث في المتفرقات

زندہ بچہ نکلا

☆ اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اس کو ذبح کر دیا جائے اور اگر مردہ نکلے تو اس کو استعمال میں لانا جائز نہیں۔

اور اگر اس کو قربانی کے ایام میں ذبح نہیں کیا تو قربانی کے ایام گذرنے کے بعد صدقہ کر دیا جائے، اور کر آئندہ سال اس بچے کی قربانی کی تو وہ جب قربانی ادا نہیں ہوگی اور ذبح کئے ہوئے جانور کے بچے کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، اگر ذبح کرنے کی وجہ سے قیمت میں کمی آتی ہے تو اتنی قیمت کے برابر رقم بھی صدقہ کر دینا ضروری ہے اور اس کی جگہ پر دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی۔ (۱)

☆ اگر قربانی ہونے سے قبل ہی جانور نے بچہ جنم دیا تو اس بچہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (۲)

زندہ جانور کا عضو نہ کاٹے

زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹنا جائز اور حرام ہے، لہذا ذبح کے بعد جانور جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے تب تک اس کا کوئی عضو الگ نہ کیا جائے ورنہ وہ عضو کھانا جائز نہیں ہوگا۔ (۳)

(۲،۱) فان خرج من بطنها حیا، فالعامة أنه یفعل به ما یفعل بالام، فان لم یذبحه حتی مضت ایام النحر یتصدق به حیا فان ضاع او ذبحه وأکله یتصدق بقیمته، فان بقی عنده وذبحه للعام القابل اضحیة لایجوز، وعلیه اخری لعامه الذی ضحی، ویتصدق به مذبوحا مع قیمة ما نقص بالذبح والفتوی علی هذا. شامی ج ٦ ص ٣٢٢ هندیه ج ٥ ص ٣٠١ الباب السادس فی بیان ما یستحب فی الاضحیة، بدائع ج ٥ ص ٧٨ فصل فیما یستحب قبل التضحیة

(۳) ومن المستحب من یذکر بهذا الفصل اصلا ویقول کل عیب یزیل المنفعة علی الکمال او الجمال علی الکمال یمنع الاضحیة ومالا یکون بهذه الصفة لا یمنع. فتاوی هندیه ج ٥ ص ٢٩٩ ط رشیدیه. شامی ج ٦ ص ٣٢٣ ویستحب ان یتربص بعد الذبح بقدر ما یبرد ویسکن من جمیع اعضائه وتزول الحیاة من جمیع جسده ویکره ان یصحی و یسلخ قبل ان یبرد. هندیه ج ٥ ص ٢٨٧، ٣٠٠ بدائع ج ٥ ص ٨٠، اما الذی یرجع الی الاضحیة، بحر ج ٨ ص ١٧٠. شامی ج ٦ ص ٢٩٦

زوال کے بعد ذبح کرے

اگر دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی تو نماز کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے (١) اور اگر کسی وجہ سے دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز نہیں ہوئی تو زوال کے بعد قربانی کے جانور کو ذبح کرے۔ (٢)

(س)

سر الگ کرنا

جانور ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کا سر الگ کرنا مکروہ ہے مگر ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہے۔ (٣)

سود خور کے ساتھ شریک ہونا

جان بوجھ کر سود خور کے ساتھ قربانی میں شرکت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حرام رقم سے شرکت کرنے کی صورت میں کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔

ہاں اگر ایک آدمی کسی سے حلال رقم لیکر قربانی میں حصہ ڈالے گا تو اس کو اجتماعی

---

(١) والوقت المستحب للتضحية في حق أهل السواد بعد طلوع الشمس وفي حق أهل المصر بعد الخطبة. فتاوى هندية ج ٥ ص ٢٩٥، بدائع ج ٥ ص ٧٣، أما الذي يرجع إلى وقت التضحية، البحر ج ٨ ص ١٧٥، شامي ج ٦ ص ٣١٨

(٢) وإذا ترك الصلاة يوم النحر بعذر أو بغير عذر لا يضحي حتى تزول الشمس. فتاوى هندية ج ٥ ص ٢٩٥ ط رشيديه. بدائع ج ٥ ص ٧٣، البحر ج ٨ ص ١٧٦، شامي ج ٦ ص ٣١٨

(٣) ويستحب الاكتفاء بقطع الأوداج ولا يبان الرأس ولو فعل يكره. فتاوى هندية ج ٥ ص ٢٨٧ ط رشيديه، شامي ج ٦ ص ٢٩٦، البحر ج ٨ ص ١٧٠، فتح القدير ج ٨ ص ٤١٥ ط رشيديه. كره النخع وهو أن يبلغ بالسكين النخاع وهو عرق في الذبيحة وقيل أن يكسر عنقه قبل أن يسكن من الاضطراب وكل ذلك مكروه لأنه تعذيب الحيوان بلا ضرورة. فتاوى هندية ج ٥ ص ٢٨٨ ط رشيديه، البحر ج ٨ ص ١٧٠، ط سعيد

قربانی میں شامل کرنا جائز ہوگا۔(۱)

سور کے دودھ سے پرورش ہوئی

اگر کسی جانور کے بچہ کی پرورش سور کے دودھ سے ہوئی، وہ بچہ حلال ہے، اسکی قربانی درست ہے، لیکن قربانی کرنے سے پہلے چند روز تک دوسرا چارہ دینا چاہئے۔(۲)

سویاں پکانا

عید کے دن سویاں پکانا جائز ہے البتہ اس کو لازم سمجھنا جائز نہیں۔

سینگ

☆ جس جانور کے پیدائش سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے مگر ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے(۳)، البتہ اگر سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والا فان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه .ردالمحتار ج ۵ص ۹۹، ط سعيد وج ٦ص ۳۸۵ هنديه ج ۵ص ۳٤۹ وان كان شريك الستة نصرانيا اومريدا اللحم لم يجز عن واحد منهم لأن الاراقة لاتتجزأ .الدر مع الرد ج ٦ص ۳۲٦ وكذا إذا كان احدهم عبدا اومدبرا ويريد الاضحية .لأن نيته باطلة ،لأنه ليس من أهل هذه القربة فكان نصيبه لحما فمنع الجواز أصلا بدائع ج۵ ص ۷۲ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۲) الجدى اذا كان يربى بلبن الاتان والخنزير ان اعتلف اياما فلاباس لانه بمنزلة الجلالة ، فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۹۰ ط رشيديه باب مايوكل من الحيوان ومالايوكل شامى ج ٦ ص ۳۰٦

(۳) ويجوز بالجماء التي لاقرن لها وكذا مكسورة القرن كذا في الكافي . فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۹۷ شامى ج ٦ص ۳۲۳

(٤) وان بلغ الكسر المشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين كذا في البدائع ،فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۹۷، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب ،ط رشيديه شامى ج ٦ص ۳۲۳ البحر ج ۸ص ۱۷٦ بدائع ج ۵ص ۷٦،اما الذى يرجع الى محل التضحية فتح القدير ج ۸ ص ٤۳٤،ط رشديه

- اگر سینگ کے اوپر کا خول اتر گیا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔ (۱)
- اگر سینگ اکھڑ گئے ہوں اور چوٹ کا اثر دماغ تک پہنچ گیا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔ (۲)

(ش)

شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کرنا

اگر کسی نے شادی کی دعوت نمٹانے کی نیت سے قربانی کی ثواب اور واجب ادا کرنے کی نیت سے نہیں، تو اس صورت میں قربانی صحیح نہیں ہوگی، دوبارہ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

شرکاء میں سے ایک شریک نے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی

اگر شرکاء میں سے کسی ایک شریک نے جانور ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی، اور وکیل بھی مقرر نہیں کیا، اور دوسرے نے خود جانور کو ذبح کر دیا، اور کچھ شرکاء کو خبر بھی

---

(۱) (قوله ويضحي بالجماء) هي التي لا قرن لها خلقة وكذا العظماء التي ذهب بعض قرنها بالكسر او غيره، فان بلغ الكسر الى المخ لم يجز، شامي ج ٦ ص ٣٢٣، فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٩٧، ط رشيديه، البحر ج ٨ ص ١٧٦، بدائع ج ٥ ص ٧٦، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، فتح القدير ج ٨ ص ٤٣٤، رشيديه

(۲) وان بلغ الكسر المشاش لايجزيه والمشاش رؤس العظام مثل الركبتين والمرفقين، فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٩٧ ط رشيديه، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، شامي ج ٦ ص ٣٢٣

(۳) ما الذي يرجع الى من عليه التضحية فمنها نية الاضحية لاتجزى الاضحية بدونها لان الذبح قد يكون للحم وقد يكون للقربة والفعل لايقع قربة بدون النية، قال النبي ﷺ لا عمل لمن لا نية له، بدائع ج ٥ ص ٧١، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط سعيد

نہیں تو اس سے کسی کی بھی نہیں ہوگی۔(۱)

شرکت سے علیحدہ ہوجانا

☆ قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب تھی، اور وہ پھر ذبح سے پہلے شرکت سے علیحدہ ہوگیا اور دوسرا آدمی اس کی جگہ شریک ہوگیا تو قربانی ہوجائے گی۔(۲)

☆ قربانی کے جانور میں اگر کوئی ایسا شخص شریک تھا جس پر قربانی واجب نہ تھی وہ اگر ذبح کرنے سے پہلے علیحدہ ہوجائے تو اس پر قربانی واجب رہ جائے گی(۳)، اور اس جانور کے دوسرے شرکاء کی قربانی بھی درست نہ ہوگی۔(۴)

شرکت کا افضل طریقہ

☆ بڑے جانور میں شریک ہونے والے جانور خریدنے سے پہلے شریک ہوجائیں اور پھر جانور خریدیں یہ سب سے زیادہ افضل طریقہ ہے۔(۵)

☆ جانور خریدنے والا اس نیت سے جانور خریدے کہ ایک حصہ یا دو حصے میں اپنی قربانی کیلئے رکھوں گا، اور باقی حصوں میں دوسروں کو شریک کراوں گا، یہ بھی

(۱) ولو ذبح الورثة بغير إذن الورثة لايجزيهم لانه لم يقع بعضها قربة لعدم الإذن منهم فلم يقع الكل قربة ضرورة عدم التجزي، هنديه ج ۵ ص ۳۰۵ ط رشيديه، البحر ج ۸ ص ۱۷۸

(۲) ولو كان شريك الستة نصرانيا او مريدا اللحم لم يجز عن واحد منهم… ولو تقدم بالبيع يجوز لو نوى ولا يجوز القصاب كذا في الخلاصة، عالمگيری، كتاب الاضحية، الباب الثامن ج ۵ ص ۳۰۴ كفايت المفتي ج ۸ ص ۱۹۲ دار الاشاعت ولو اشترى بقرة يريد أن يضحي بها ثم أشرك فيها ستة يكره ويجزيه لانه بمنزلة سبع شاة حكما إلا أن يريد حين اشتراها أن يشركهم فيها فلايكره، هندية ج ۵ ص ۳۰۴ بدائع ج ۶ ص ۷۲، ط سعيد

(۳) وفقير شراها لها لوجوبها عليه بذلك حتى يمتنع عليه بيعها تنوير الابصار مع الدر المختار شامي، كتاب الاضحية، ج ۶ ص ۳۲۱ ط سعيد

(۴) لأن بعضها لم يقع قربة، الدر مع الرد، كتاب الاضحية، ج ۶ ص ۳۲۶

(۵) ولو اشترى بقرة يريد ان يضحي بها ثم اشرك فيها ستة … وان فعل ذلك قبل ان يشتري كان احسن، هنديه ج ۵ ص ۳۰۴ شامي ج ۶ ص ۳۱۷

جائز ہے(۱)، لیکن اگر کسی نے جانور کو خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہیں کی تھی، اور بعد میں دوسروں کو شریک کر لیا تو اس کے جواز میں اختلاف ہے، لیکن راجح جواز ہے۔(۲)

شرکت کا جانور

شرکت میں دیئے ہوئے جانور سے قربانی کرنا درست نہیں کیونکہ اس میں دوسرے کی ملکیت بھی ہے۔(۳)

شرکت کی اجازت دے کر پھر انکار کرنا

کسی شخص نے کہا کہ میرا قربانی کے جانور میں حصہ شامل کر لینا اور پیسہ نہیں دیا، اور اس نے حصہ شامل کر دیا، جب قربانی ہو چکی تو اس لینے والے نے انکار کر دیا کہ میں حصہ نہیں لیتا تو اس انکار کا اعتبار نہیں ہے اور اس پر ضروری ہوگا کہ اس حصے کی قیمت ادا کرے۔(۴)

شرکت کے پیسوں کی تقسیم

اگر بڑے جانور میں متعدد افراد شامل ہیں تو ہر فرد کو اپنے اپنے حصے کے مطابق

(۱) ولو شری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرك فیها ... الا ان یرید حین اشتراها ان یشرکهم فیها فلایکره فتاوی هندیه ج ۵ ص ۳۰۴، ط رشیدیه بدائع ج ۵ ص ۷۲ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۲) ولو اشتری بقرة یرید ان یضحی بها ثم اشرك فیها ستة بکره ویجزیهم، لانه بمنزلة سبع شیاه حکما، هندیه ج ۵ ص ۳۰۴ ط رشیدیه، کوئٹه بدائع ج ۵ ص ۷۲، سعید شامی ج ۶ ص ۳۱۷

(۳) ویظهر ان العاریة کالودیعة لکونها مضمونة بالدین وکذا المشترکة، الدر مع الرد ج ۶ ص ۳۳۱ یعنی انها امانة لظهور ان نصیب شریکه امانة فی یده فلاتجزی کالودیعة ولایخفی ان الشاة الواحدة مشترکة بخلاف شاتین بین رجلین ضحیا بهما فانه یجوز، ردالمحتار ج ۶ ص ۳۳۱، ط سعید بدائع ج ۵ ص ۷۷، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب هندیه ج ۵ ص ۳۰۳

(۴) فتاوی محمودیه ج ۴ ص ۲۹۷

پیسہ دیدینا چاہئے تاہم اگر کوئی شریک خوشی سے دوسرے کی طرف سے کوئی پیسہ زیادہ دیدے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ (۱)

شریک کرنا

☆ کسی جانور کی خریداری کے وقت کسی کو شریک کرنے کی نیت کی ہے یا نہیں کی دونوں صورتوں میں اگر خریدار مالدار ہے تو دوسرے لوگوں کو شریک کرسکتا ہے۔ (۲)

اور اگر خریدار مالدار نہیں بلکہ فقیر ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت تھی تو دوسرے آدمی کو شریک کرسکتا ہے، اور اگر جانور خریدتے وقت کسی اور آدمی کو شریک کرنے کی نیت نہیں تھی تو خریدنے کے بعد کسی اور آدمی کو شریک نہیں کرسکتا۔ (۳)

شوہر کے لئے بیوی کی قربانی کرنا ضروری نہیں

بیوی کی طرف سے قربانی کرنا شوہر پر لازم نہیں، البتہ شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی قربانی کرسکتا ہے۔ (۴)

---

(۱) وإن كانوا كبارا إن فعل بأمرهم جاز عن الكل في قول أبي حنيفة وأبي يوسف وإن فعل بغير أمرهم أو بغير أمر بعضهم لا يجوز عنه ولا عنهم في قولهم جميعا شامي ج ٦ص ٣١٥ البحر الرائق ج ٨ص ١٧٨ ط سعيد

(۲) في الهندية ولو اشترى بقرة يريد أن يضحي بها ثم أشرك فيها ستة يكره ويجزيهم لأنه بمنزلة سبع شياه حكما إلا أن يريد حين اشتراها أن يشركهم فيها فلا يكره وإن فعل ذلك قبل أن يشتريها كان أحسن وهذا إذا كان موسرا هندية الباب الثامن ج ٥ ص ٣٠٤ ط رشيدية شامي ج ٦ص ٣١٧،ط سعيد

(۳) في الهندية وإن كان فقيرا معسرا فقد أوجب بالشراء فلا يجوز أن يشرك فيها وكذا لو أشرك فيها ستة بعد ما أوجبها لنفسه لم يسعه لأنه أوجبها كلها لله تعالى وإن أشرك جاز ويضمن ستة أسباعها، ج ٥ص ٣٠٤، ط رشيدية الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة شامي ج ٦ص ٣١٧

(٤) في الهندية ولو ذبح بدنة عن نفسه وعرسه وأولاده ليس هذا في ظاهر الرواية وقال الحسن بن زياد في كتاب الأضحية إن كان أولاده صغارا جاز عنه وعنهم جميعا في قول أبي حنيفة

شیعہ کا ذبیحہ

شیعہ مسلمان بھی نہیں اور کتابی بھی نہیں اس لئے ان کے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت حلال نہیں (۱)، واضح رہے کہ شیعہ اثنا عشری تحریف قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین صحابہ کرام کے علاوہ باقی صحابہ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہیں تفصیل کیلئے ماہنامہ بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے اس میں مفصل اور مدلل بحث اور فتاوی موجود ہیں۔ (۲)

اسی طرح آغا خانی اور بوہری وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

شیعہ کی شرکت

شیعہ کافر ہیں، اگر کسی جانور میں اس کا حصہ رکھ دیا گیا تو کسی کی قربانی بھی صحیح نہیں ہوگی۔ (۳)

(ص)

صاحبِ نصاب آدمی قربانی کے ایام میں مرگیا

کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا

وعن ابی یوسف وان کانوا کبارا ان فعل بامرهم جاز عن الكل فی قول ابی حنیفة وابی یوسف وان فعل بغیر امرهم او بغیر امر بعضهم لا تجوز عنه ، ولا عنهم فی قولهم جمیعا ج ۵ ص ۳۰۲ باب تسبیع فی التضحیة عن الغیر ، ط سعید ، وفیه یضحی ولیس علی الرجل ان یضحی عن اولاده الکبار وامرأته لا بدنه ، هندیه ج ۵ ص ۲۹۳ ط رشیدیه شامی ج ٦ ص ۳۱۵ ، ط سعید

(۱) ومنها ان یکون مسلما او کتابیا فلا تؤکل ذبیحة اهل الشرك والمرتد لانه لا ملة له الذی انتقل الیه ، هندیه ج ۵ ص ۲۸۵ شامی ج ٦ ص ۲۹٦ البحرالرائق ج ۸ ص ۱٦۸ بدائع الصنائع ج ۵ ص ٤۵ ، فصل ما یرجع الی الذابح فتح القدیر ج ۸ ص ٤۰۷ ط رشیدیه

(۲) ماہنامہ بینات جلد ... خصوصی شیعہ نمبر ... ۹۸۹

(۳) تفصیل کیلئے بینات شیعہ نمبر کا مطالعہ کیا جائے ... بینات خصوصی اشاعت ... الفتاوی ج ... ص ۵۰۹

وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ مر گیا تو اس سے قربانی ساقط ہوگئی، قربانی کے لئے وصیت کرنا اور وارثوں کے لئے اس کی طرف سے قربانی کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

اگر کوئی صاحب نصاب قربانی کے ایام میں منتقل کر گیا اور اس نے اس سال کی قربانی نہیں کی، تو اس سے قربانی کا وجوب ساقط ہو جائے گا۔ (۲)

صاحب نصاب آدمی نے ایام قربانی میں قربانی کی نذر مانی

اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نذر مانی تو اس کو قربانی کے ایام میں دو قربانیاں کرنی ہوں گی، ایک قربانی تو منت کی وجہ سے لازم ہوگی، اور دوسری قربانی صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے لازم ہوگی۔ (۳)

صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے

صاحب نصاب آدمی پر قربانی واجب ہے، اور قربانی واجب ہونے کی دلیل سنن ابن ماجہ میں مروی ہے ”عن ابی هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال: من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا ابن ماجه ابواب الاضاحی ج ا ص ۲۲۶ قدیمی کتب خانہ۔

یعنی جس کو وسعت ہے اور وہ قربانی نہ کرے تو ہمارے مصلی (عیدگاہ) کے قریب نہ آئے۔

ظاہر ہے کہ صاحب نصاب وسعت والا ہے، پس اگر ایک گھر میں دو شخص

(۱، ۲) فی الهندیه ولومات الموسرفی ایام النحرقبل ان یضحی سقطت عنه الاضحیه ج ۵ ص ۲۹۳ الباب الاول. ط رشیدیه البحر ج ۸ ص ۱۷۴ شامی ج ٦ ص ۳۱٦

(۳) وفی الشامیة واعلم انه قال فی البدائع ولونذر ان یضحی شاة وذلک فی ایام النحر وهو موسرفعلیه أن یضحی شاتین عندنا شاة بالنذروشاة بایجاب الشرع ابتداء إلا اذاعنی به الاخبارعن الواجب علیه فلایلزمه الا واحدة ج ٦ ص ۳۲۰، ۳۳۲ ط سعید البحر ج ۸ ص ۱۷۵ هندیه ج ۵ ص ۲۹۳

صاحب نصاب ہیں تو دونوں پر قربانی واجب ہوگی، اور چار ہوں تو چاروں پر اور ایک ہو تو ایک پر۔(۱)

صاحب نصاب غریب ہوگیا

کسی پر قربانی واجب تھی، مگر اس نے ابھی قربانی نہیں کی تھی کہ قربانی کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی وہ غریب ہوگیا، تو اس سے قربانی ساقط ہوجائے گی۔(۲)

صحت یابی کے لئے قربانی کرنا

مریض کی صحت کی نیت سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے کوئی جانور ذبح کرنا جائز ہے البتہ زندہ جانور کا صدقہ کردینا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

صدقۂ فطر واجب ہے تو قربانی بھی واجب ہے

جس پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے، اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے ہونے سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے، لیکن پھر بھی اگر قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔(۴)

---

(۱) البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۳، کتاب الاضحیہ ط سعید بدائع الصنائع ج ۵ ص ۶٤ فصل اما شرائط الوجوب ط سعید

(۲) فلو كان غنيا في اول الايام فقيرا في آخرها لاتجب عليه، الدر مع الرد ج ٦ ص ٣١٥، ٣١٩. عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۲ ولو افتقر بعد ذلك سقطت عنه وكذا لو مات ولو بعدها لم تسقط، البحر ج ۸ ص ۱۷٤

(۳) ولو ترك التضحية ومضت ايامها تصدق بها حية وفي الشامية قوله تصدق بها حية لوقوع الياس عن التقرب بالاراقة وان تصدق بقيمتها اجزأه لان الواجب التصدق بعينها وهذا مثله فيما هو المقصود الدر مع الرد ج ٦ ص ٣٢٠ كفايت المفتى ج ٨ ص ٢٥٢

(٤) في البحر ولم تجب الاضحية بالنصاب فدل ان وجوبها بالقدرة الميسرة لان اشتراط النصاب لايشبه وجوبها بالممكنة كما في صدقة الفطر ج ٨ ص ١٧٤ ط ايچ ايم سعيد وفي شرح الاختيار وشرطها الاسلام والاقامة واليسار الذي تتعلق به صدقة الفطر شامي =

صدقہ کر دینے سے قربانی ادا نہ ہوگی

جس مرد یا عورت پر قربانی واجب ہے، اس پر ضروری ہے کہ قربانی کے تین دنوں میں سے کسی دن جانور ذبح کر کے قربانی کرے، قیمت صدقہ کرنے سے یا کسی دوسرے نیک کام میں لگا دینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔ صدقہ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کا گناہ ہوگا۔ (۱)

(ض)

ضرورت اصلیہ

ضرورت اصلیہ سے مراد وہ ضرورت ہے جو جان یا آبرو سے متعلق ہو، یعنی اس کے پورا نہ ہونے سے جان یا عزت و آبرو جانے کا اندیشہ ہو، مثلاً کھانا پینا، پہننے، کپڑے، رہنے کا مکان، اہل صنعت و حرفت کیلئے اس کے پیشہ کے اوزار ضرورت اصلیہ میں داخل ہیں البتہ بڑی بڑی دیگیں، بڑے بڑے فرش، شامیانے، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ، ٹیلی ویژن وی سی آر وغیرہ ضرورت اصلیہ میں داخل نہیں ہیں، اگر ان چیزوں کی قیمتیں نصاب تک پہنچ جائیں گی تو ایسے آدمی پر قربانی واجب ہوگی۔ (۲)

واضح رہے کہ ٹیلی ویژن اور وی سی آر آلات معصیت ہیں، رکھنا اور دیکھنا جائز

= ج ٦ ص ٣١٢ ط ایچ ایم سعید هندیه ج ٥ ص: ٢٩٢ ط رشیدیه

(١) ومنها ان لا یقوم غیرها مقامها حتی لو تصدق بعین الشاة او قیمتها فی الوقت لا تجزیه عن الاضحیة لان الواجب تعلق بالاراقة، والأصل ان الوجوب اذا تعلق بفعل معین انه لا یقوم غیره مقامه کما فی الصلاة والصوم وغیرهما. بدائع ج ٥ ص ٦٦، فصل ما کیفیة الوجوب شامی ج ٦ ص ٣٢٠

(٢) قال المحقق قوله وفسروه ای فسر المشغول بالحاجة الاصلیة حیث قال وهی ما یدفع الهلاک عن الانسان تحقیقا کالنفقة ودور السکنی و آلات الحرب والثیاب المحتاج الیها لدفع الحر والبرد او تقدیرا کآلات الحرفة واثاث المنزل ودواب الرکوب وکتب العلم لاهلها شامی ج ٢ ص ٢٦٢ البحر ج ٢ ص ٢٠٦ ط سعید هندیه ج ١ ص ١٧٣ ط رشیدیه

نہیں ہے۔(۱)

(ط)

طالب علم کے لئے نفلی قربانی کرنا

طالب علم کے لئے نفلی قربانی سے دینی کتابیں خریدنا بہتر ہے۔(۲)

(ع)

عرفہ

عرفہ کا دن ایک ہے یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں۔(۳)

عضو تناسل

مذبوحہ جانور کا عضو تناسل کھانا مکروہ تحریمی ہے، اور غیر مذبوحہ کا حرام ہے۔(۴)

---

(۱) وفي شرح الوهبانية المستند للملاهي كلها حرام ويدخل عليهم بلا اذنهم لانكار المنكر قال ابن مسعود صوت اللهو والغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء النبات قلت وفي البزازية استماع صوت الملاهي كضرب قصب ونحوه حرام لقوله عليه السلام استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر شامي ج ٦ ص ٣٤٨، ٣٤٩

(۲) عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلثة الا من صدقة جارية وعلم ينتفع به او ولد صالح يدعو له. مشكوٰة ص ٣٢ كتاب العلم ط قديمي كتب خانه

(۳) وفي البدائع الا انه لم يدخل فيها ليلة العشرة من ذي الحجة لانه استتبعها النهار الماضي وهو يوم عرفة بدليل ان من ادركها فقد ادرك الحج كما لو ادرك النهار وهو يوم عرفة ج ٥ ص ٧٥. فصل ما يرجع الى وقت ... ط سعيد

(۴) في الدر المختار وكره تحريما وقيل تنزيها والاول اوجه من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر للاثر الوارد في كراهة ذلك شامي ج ٦ ص ٧٤٩ مسائل شتى ط سعيد

عقیقہ کرنے والے کے ساتھ شرکت

☆ بڑے جانور میں عقیقہ کی نیت سے متعدد افراد شریک ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ تمام شرکاء کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو۔(۱)

☆ بڑے جانور میں بعض شرکاء قربانی کی نیت سے اور بعض عقیقہ کی نیت سے شریک ہو سکتے ہیں۔(۲)

☆ عقیقہ کی نیت سے قربانی کے بڑے جانور میں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

عمر اور دانت

قربانی کے لئے جانور خریدتے وقت عام طور پر جانور کے دانت دیکھنے کا رواج ہے اگر کیرا ہے تو نہیں لیتے اور اگر کیرا نہیں ہے تو لیتے ہیں، حالانکہ شریعت میں عمر کا اعتبار ہے دانت کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ اس کی تفصیل "جانوروں کی عمریں" عنوان کے تحت گذر چکی ہے۔(۴)

البتہ مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ کی رائے یہ ہے کہ قربانی کیلئے جانوروں کی عمریں متعین ہیں، چونکہ اکثر حالات میں جانوروں کی صحیح عمر معلوم نہیں

---

(۱) فی الهندیه وكذلك ان اراد بعضهم العقيقة عن ولد وولد له ج ۵ص ۳۰۴، ط رشيديه كذافي الشامية ج ٦ص ٣٢٦ ط سعيد البحر ج ٨ص ١٧٨ بدائع ج ۵ص ۷۲

(۲) فی الهندیه ولو ارادوا القربة الاضحية اوغيرها من القرب اجزاهم سواء كانت القربة واجبة اوتطوعا اووجب على البعض دون البعض، ج ۵ص ۳۰۴ فيه ايضا وكذلك ان اراد بعضهم العقيقة عن ولد الخ ج ۵ص ۳۰۴

(۳) حواله بالا شامی ج ٦ص ٣٢٦ البحر ج ٨ص ١٧٨، بدائع ج ۵ص ۷۲

(٤) فی الهندیه عن الفقهاء قالوا الجذع من الغنم سنة اشهر والثنى ابن سنة الخ ج ۵ ص ۲۹۷، ط رشيديه بدائع ج ۵ص ۷۰ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

ہوتی، اس لئے ان کے دانتوں کو عمر معلوم کرنے کا اور اسی پر عمل کرنے کا احتیاطاً حکم دیا گیا ہے۔ دانتوں کی علامت ایسی ہے کہ اس میں کم عمر کا جانور نہیں آسکتا ہے، ہاں زیادہ عمر کے جانور کا آجانا ممکن ہے، اور اس میں کوئی حرج نہیں، پس اگر کسی شخص کے گھر کا بکرا یکم ذی الحجہ کو پیدا ہوا اور اسی کے گھر میں پرورش پاتا رہا تو آئندہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو وہ ایک سال نو دن کا ہوگا، اب اگر اس کے کچے دانت نہ نکلے ہوں تب بھی وہ اس کی قربانی کرسکتا ہے کیونکہ اس کی عمر یقیناً ایک سال کی پوری ہوکر آٹھ نو دن زائد ہوچکی ہے، لیکن اس سے یہ حکم نہیں دیا جاسکتا کہ بے دانت ہر بکرا قربانی کیا جاسکتا ہے خواہ اس کی عمر ایک سال ہونے کا یقین ہو یا نہ ہو۔

بس میرے خیال میں یہ بات صحیح ہے "مسنۃ" کے معنی دانت والے اور سال بھر والے دونوں ہوسکتے ہیں، لیکن سال بھر کا ہونا کسی بکرے کا، جس کی تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو یا مشتبہ ہو، دانتوں کے بغیر معلوم نہیں ہوسکتا اس لئے عام حکم یہی دینا مناسب تھا اور وہی دیا گیا ہے۔ کفایت المفتی۔ ج ۸ ص ۲۱۷، ط دارالاشاعت.

عورت پر قربانی واجب ہے

اگر عاقل بالغ مقیم عورت صاحب نصاب ہے، یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنی چیزیں ہیں کہ جن کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو ایسی عورت پر قربانی واجب ہے۔(۱)

عورت کا ذبیحہ

مسلمان عورتوں کا ذبح کیا ہوا جانور بلا شبہ حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز

---

(۱) وما شرائط الوجوب فمنها اليسار وهو ما يتعلق به وجوب صدقة الفطر دون ما يتعلق به وجوب الزكاة. هندية، كتاب الأضحية، ج ۵ ص ۲۹۲، ط رشيديه شامی ج ٦ ص ۳۱۲، ط سعيد البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷٤، ط سعيد

ہے، (۱) البتہ چونکہ عورتیں اس کام کو کم جانتی ہیں، اور دل کمزور ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہ چلنے کا احتمال ہے، اس لئے بلا ضرورت ذبح کا کام عورتوں کے سپرد کرنا مناسب نہیں (۲)۔

عیب دار جانور

عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں (۳)، لیکن اگر ذبح کے وقت تڑپنے، کودنے سے عیب دار ہوگیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ (۴)

عیب دار ہوگیا

☆ اگر کسی مالدار صاحب نصاب آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا، پھر وہ جانور عیب دار ہوگیا تو صاحب نصاب آدمی پر ضروری ہوگا کہ عیب دار جانور کی جگہ پر کسی بے عیب جانور کی قربانی کرے۔ (۵)

☆ اگر کسی فقیر آدمی نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید، پھر وہ جانور عیب دار ہوگیا تو فقیر آدمی وہی عیب دار جانور قربانی کرے کافی ہے، فقیر کے لئے اس

---

(۱) في الهنديه والمرأة المسلمة والكتابية في الذبح كالرجل، ج ٥ ص ٢٨٦ البحر ج ٨ ص ١٦٨ فتح القدير ج ٨ ص ٢٠٧ ط رشيديه

(۲) فيه نص و... ان كل ما فيه زيادة ألم لا يحتاج له في الذكاة مكروه كذا في الكافي هنديه، ج ٥ ص ٢٨٨

(۳) في الهنديه وأما صفته فهو أن يكون سليما من العيوب الفاحشة كذا في البدائع الخ ج ٥ ص ٢٩٧، ط رشيديه بدائع ج ٥ ص ٧٥ ط سعيد شامي ج ٦ ص ٣٢٣

(٤) ولو قدم أضحية ليذبحها فاضطربت في المكان الذي يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها أجزأه الخ هنديه ج ٥ ص ٢٩٩ ط رشيديه البحر ج ٨ ص ١٧٧ بدائع ج ٥ ص ٧٦. فتح القدير ج ٨ ص ٤٣٥

(٥) ولو اشتراها سليمة ثم تعيبت بعيب مانع كما مر فعليه إقامة غيرها مقامها إن كان غنيا وإن كان فقيرا أجزأه ذلك وكذا لو كانت معيبة وقت الشراء لعدم وجوبها عليه بخلاف الغني شامي ج ٦ ص ٢٠٧ هنديه ج ٥ ص ٢٩٩ البحر ج ٨ ص ١٧٧ بدائع ج ٥ ص ٧٦ فصل أما شرائط جواز إقامة الواجب

کی جگہ دوسرا جانور بیچ کر قربانی کرنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

☆ اگر کسی نے قربانی کے لئے بے عیب جانور خریدا تھا مگر بعد میں کوئی ایسا عیب ونقص پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہ ہو تو اگر قربانی منت ونذر کی ہو تو اس کی جگہ بے عیب جانور کی قربانی ضروری ہے، خواہ وہ شخص امیر ہو یا غریب، اور اگر قربانی نذر ومنت کی نہ ہو تو غریب کے لئے اس عیب دار جانور کی قربانی کردینا کافی ہے اور امیر پر اس کی جگہ دوسرے بے عیب جانور کی قربانی کرنا ضروری ہے۔ (۲)

☆ اگر ذبح کی تیاری میں کوئی عیب پیدا ہوگیا، مثلاً ٹانگ ٹوٹی، یا آنکھ خراب ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس کی قربانی صحیح ہے۔ (۳)

عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا

شہروں میں جہاں عید کی نماز ہوتی ہے، وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا درست نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی دوبارہ کرنی لازم ہوگی، البتہ گاؤں جہاں پر عید کی نماز نہیں ہوتی ذبح کرسکتے ہیں۔ (۴)

---

(۱) أيضا

(۲) ولو اشترى رجل أضحية وهي سمينة فعجفت عنده حتى صارت بحيث لو اشتراها على هذه الحالة لم تجزئه إن كان موسرا، وإن كان معسرا أجزأته إذ لا أضحية في ذمته، فإن اشتراها للأضحية فقد تعينت الشاة للأضحية حتى لو كان الفقير أوجب على نفسه أضحية لا تجوز هذه. عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۹ بدائع ج ۵ ص ۷۶ فصل في شرائط جواز إقامة الواجب البحر ج ۸ ص ۱۷۷

(۳) ولو قدم أضحية ليذبحها فاضطربت في المكان الذي يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها مكانها أجزأه. ج ۵ ص ۲۹۹ ط رشیدیہ فتح القدیر ج ۸ ص ۴۳۵ ط رشیدیہ بدائع ج ۵ ص ۷۶ البحر ج ۸ ص ۱۷۷ ط سعید

(۴) قال رحمه الله: ولا يذبح في المصر قبل الصلاة ويذبح غيره بعد الفجر لأهل الأمصار أن يذبحوا الأضحية قبل أن يصلي صلاة العيد ويجوز لأهل القرى ولكنه إن ذبحوا بعد صلاة الفجر قبل أن يصلي الإمام صلاة العيد، والأصل في ذلك قوله ﷺ من ذبح قبل صلاة الإمام فليعد ذبيحته ومن ذبح بعد صلاة الإمام فقد تم نسكه، وأصاب سنة المسلمين. قال صاحب النهاية

عید کی نماز مقدم ہے

نبی کریم ﷺ نے عید کی نماز کو مقدم کیا اور قربانی کو اس کے بعد کرنے کا حکم جاری فرمایا خواہ وہ مکہ میں ہو یا مدینہ میں یا دنیا کے کسی مقام میں۔ (۱)

عید کے دن سال پورا ہوا

جو بکرا گذشتہ سال عید کے روز پیدا ہوا ہے اس کی قربانی امسال عید کے دوسرے دن کرنا جائز ہے، کیونکہ سال پورا ہو چکا ہے۔ (۲)

عیسائی کا ذبیحہ

''یہود کا ذبیحہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

(غ)

غریب قربانی کرنے کے بعد امیر ہو گیا

کسی غریب نے جس پر قربانی واجب نہیں تھی، محض اپنی خوشی سے قربانی کر دی، اور اس کے بعد قربانی کے ایام میں ہی وہ صاحب نصاب امیر بن گیا تو اب اس

هذا يشير إلى ما ذكر في المبسوط حيث قال لا تجزئه لعدم الشرط لا لعدم الوقت قال عليه السلام أول نسكنا في هذا اليوم الصلوة ثم الأضحية الخ البحر ج ٨ ص ١٧٥، ط سعيد بدائع ج ٥ ص ٧٣، فصل أما شرائط جواز إقامة الواجب فتح القدير ج ٨ ص ٤٣٠ هندية ج ٥ ص ٢٩٥ شامي ج ٦ ص ٣١٨

(١) قال رسول الله ﷺ من كان ذبح قبل أن يصلي أو نصلي فليذبح مكانها أخرى وفي رواية قال ﷺ يوم النحر ثم خطب ثم ذبح فقال من كان ذبح قبل أن يصلي فليذبح أخرى مكانها ومن لم يذبح فليذبح باسم الله متفق عليه. مشكوة ج ١ ص ١٢٩ ط قديمي كتب خانه

(٢) ذكر الفقهاء قالوا الجذع من الغنم ابن ستة شهر والثني منه ابن سنة ... وذكر القاضي في شرحه مختصر الطحاوي ... في الثني من الشاة والمعز ما تم له حول وطعن في السنة الثانية، بدائع ج ٥ ص ٧٠، فصل أما محل إقامة الواجب هندية ج ٥ ص ٢٩٧ الباب الخامس، ط رشيدية البحر الرائق ج ٨ ص ١٧٧، ط سعيد شامي ج ٦ ص ٣٢٢ ط سعيد

پر دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۱)

غریب قربانی کے ایام میں امیر ہوگیا

اگر کسی غریب آدمی کو ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے کہیں سے مال دستیاب ہوگیا اور وہ صاحب نصاب ہوگیا تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔(۲)

غریب نے جانور خریدا

اگر غریب آدمی نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہوگی۔(۳)

غریب نے قربانی کے لئے جانور لیا

اگر کوئی شخص غریب ہے، اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا، تو اس جانور کی قربانی اس پر واجب ہو جاتی ہے (۴)، لیکن اگر اس کا یہ جانور مر گیا یا گم ہوگیا تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا، اس پر دوسری قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۵)

---

(۱) وعلى هذا تخرج ما إذا لم يكن أهلا للوجوب في أول الوقت ثم صار أهلا في آخره بأن كان كافرا أو عبدا أو فقيرا أو مسافرا في أول الوقت ثم صار أهلا في آخره فإنه يجب عليه ولو ضحى في أول الوقت وهو فقير فعليه أن يعيد الأضحية وهو الصحيح. هندية ج ٥ ص ٢٩٣ البحر ج ٨ ص ١٧٤ بدائع ج ٥ ص ٦٥

(۲) ولا يشترط أن يكون غنيا في جميع الوقت حتى لو كان فقيرا في أول الوقت ثم أيسر في آخره تجب عليه. هندية ج ٥ ص ٢٩٢ ط رشيدية بدائع ج ٥ ص ٦٤ فصل أما شرائط الوجوب، ط سعيد

(۳) وفقير شراها لها لوجوبها بشرائه حتى يمتنع عليه بيعها. الدر مع الرد ج ٦ ص ٣٢١ وفي الشامية لأن شراءه لها يجري مجرى الإيجاب وهو النذر بالتضحية عرفا. ج ٦ ص ٣٢١

(٤) ايضا

(٥) والفقير لو سرقت شاته وقد اشترى أخرى ليس عليه أخرى والغني يجب عليه أخرى.

اور اگر غریب آدمی نے پہلا جانور گم ہونے کے بعد دوسرا جانور خرید لیا پھر پہلا بھی مل گیا تو اس پر دونوں جانوروں کی قربانی کرنا واجب ہوگا، کیونکہ غریب آدمی قربانی کی نیت سے جتنے جانور خریدتا جائے گا سب کی قربانی واجب ہوتی جائے گی۔(۱)

غصب شدہ جانور کی قربانی

اگر کسی نے کسی کے جانور کو غصب کر کے قربان کر ڈالا تو قربانی ادا ہو جائیگی البتہ غاصب پر ضروری ہوگا کہ مالک کو جانور کی قیمت ادا کر دے۔(۲)

غلاظت کھانے والا جانور

جو جانور نا پاکی، غلاظت کھاتا ہے اس کے باندھنے (پابند رکھنے) سے پہلے اس کی قربانی جائز نہیں ہے، البتہ اگر چند روز کے لئے باندھ کر چارہ وغیرہ کھلایا جائے کھلا اور آزاد پھرنے نہ دیں تاکہ گندگی اور غلاظت میں منہ نہ ڈالے تو اس کی قربانی درست ہے، اگر اونٹ ہے تو چالیس روز، گائے بھینس بیل وغیرہ کو بیس روز اور بکرا بکری کو دس روز بند رکھ کر چارہ کھلایا جائے۔(۳)

لان الوجوب على الفقير بالشراء والشراء يتناول عينه فتعين فوجب التضحية به، فسقط و لواجب بهلاك المعين. خلاصة الفتاوى ج ٤ ص ٣١٨ البحر ج ٨ ص ١٧٥ ط سعيد

(١) واذا اشترى للاضحية فضلت فاشترى اخرى ثم وجد الاولى في ايام النحر كان له ان يضحي بايتهما شاء ولو كان معسرا فاشترى شاة واوجبها ثم وجد الاولى قالوا عليه ان يضحي بهما. فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٩٤ ط رشيديه البحر الرائق ج ٨ ص ١٧٥ بدائع الصنائع ج ٥ ص ٦٦ فصل اما كيفية الوجوب، ط سعيد

(٢) في المنتقى لو غصب اضحية غيره فضحاها عن نفسه وضمن القيمة لصاحبها جاز ه ضامنها لانه ملكها سابق الغصب. فتاوى هنديه ج ٥ ص ٣٠٣ ط رشيديه البحر ج ٨ ص ١٧٩ بدائع ج ٥ ص ٧٦ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(٣) ولاتجوز الجلالة وهي التي تاكل العذرة ولاتاكل غيرها فان كانت الجلالة ابلا تمسك اربعين يوما حتى يطيب لحمها والبقر يمسك عشرين يوما والغنم عشرة ايام. فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٩٨ ط رشيديه البحر ج ٨ ص ١٧٦ ط سعيد شامي ج ٦ ص ٣٢٥ بدائع ج ٥ ص ٤٥ فصل اما بيان شرط حل الاكل، ط سعيد

غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا

"کافر کو گوشت دینا" کے عنوان کو دیکھیں۔

غیر مسلم کا ذبیحہ

ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا مسلمان یا کتابی ہونا شرط ہے (۱) غیر مسلم اور غیر کتابی کا ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں۔ (۲)

(ف)

فائدہ اٹھانا مکروہ ہے

قربانی کے جانور سے فائدہ اٹھانا مکروہ ہے، اور صحیح قول کے مطابق مالدار اور غریب اس حکم میں برابر ہیں۔ (۳)

فساد ہو گیا

اگر کسی شہر میں فساد ہو گیا، اور نماز پڑھنا مشکل ہو گیا، اور لوگوں نے صبح صادق طلوع ہونے کے بعد ہی قربانی کر لی تو درست ہے۔ (۴)

---

(۱) وحل ذبيحة مسلم وكتابي لقوله تعالى "وطعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم" والمراد به ذبائحهم لان مطلق الطعام غير المذكى يحل من اى كافر ولا فرق في الكتابي بين ان يكون ذميا او حربيا. البحر ج ۸ ص ۱٦۸ هنديه ج ۵ ص ۲۸۵ بدائع ج ۵ ص ٤۵ شامی ج ٦ ص ۲۹٦

(۲) لا مجوسي ووثني ومرتد ومحرم وتارك التسمية عمدا يعنى لا تحل ذبيحة هولاء. شامی ج ٦ ص ۲۹۸ البحر ج ۸ ص ۱٦۸، ط سعيد كتاب الذبائح هنديه ج ۵ ص ۲۸۵ بدائع ج ۵ ص ٤۵ فصل اما بيان شرط حل الاكل في الحيوان، ط سعيد

(۳) ولو اشترى شاة للاضحية يكره ان يحلبها او يجز صوفها فينتفع به لانه عينها للقربة فلا يحل له الانتفاع بجزء من اجزائها قبل اقامة القربة بها، هنديه ج ۵ ص ۳۰۰ ط رشيديه والصحيح ان الموسر والمعسر في حلبها وجز صوفها سواء. فتاوى هنديه ج ۵ ص ۳۰۱ شامی ج ٦ ص ۳۲۹ البحر ج ۸ ص ۱۷۸ بدائع ج ۵ ص ۷۸ ط سعيد

(٤) وفي الواقعات بلدة وقعت فيها فتنة ولم يبق فيها وال ليصلي بهم صلاة العيد فضحوا بعد طلوع الفجر جاز وهو المختار لان البلدة صارت في حق هذا الحكم كالسواد

فقیر آخری وقت میں مالدار ہو گیا

اگر کسی فقیر نے اول وقت میں اپنی خوشی سے قربانی کی پھر آخری وقت میں مالدار ہو گیا۔ تو اس پر دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔ (۱)

فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا

اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا تو اس سے بھی قربانی ضروری اور واجب ہو جاتی ہے۔ (۲)

(ق)

قربانی ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے

ہر سال صاحب استطاعت مسلمانوں پر جانور کی قربانی کرنا جو واجب ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے، اس لئے جانور ذبح کرنے کے بجائے اس کی قیمت صدقہ کر دینے سے قربانی کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار پر عمل نہیں ہوگا۔ (۳)

وعليه الفتوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۵ ط رشيديه البحر ج ۸ ص ۱۷۶ بدائع ج ۵ ص ۷٤ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط سعيد

(۱) ولو ضحى في اول الوقت وهو فقير ثم ايسر في آخر الوقت فعليه ان يعيد الاضحية عندنا، بدائع ج ۵ ص ٦۵، فصل في كيفية الوجوب عالمگيری ج ۵ ص ۲۹۳، كيفية الوجوب البحر ج ۸ ص ۱۷٤، كتاب الاضحية شامی ج ٦ ص ۳۱۹، كتاب الاضحية ط سعيد

(۲) قوله كالاصل ... علی ان صحی بهذه لسنة فسری شاة بنية الاضحية وان لم يسر عيا لاتصير واجبة ... وان كان فقيرا في ظاهر الرواية تصير واجبة بنفس الشراء هنديه ج ۵ ص ۲۹٤ ط رشيديه شامی ج ٦ ص ۳۲۰ البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۵ ط سعيد

(۳) وعن زيد بن ارقم قال قال اصحاب رسول الله ﷺ يا رسول الله ما هذه الاضاحي قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام قالوا فما لنا يا رسول الله فيها قال بكل شعرة حسنة رواه احمد وابن ماجه، مشكوة ص ۱۲۹ قديمی كتبخانه، ای طريقته التي امرنا باتباعها قال تعالى ان اتبع =

قربانی اور صدقہ میں فرق ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے واقعہ سے معلوم ہوا کہ قربانی کا اصل مقصد جان کا نذرانہ پیش کرنا ہے، چنانچہ اس سے انسان میں جاں سپاری اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اور یہی بات قربانی کی روح ہے، تو یہ روح صدقہ سے حاصل نہیں ہوسکتی، کیونکہ قربانی کی روح تو جان دینا ہے اور صدقہ کی روح مال دینا ہے۔

پھر قربانی کا صدقہ سے مختلف ہونا اس طرح بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کا کوئی دن متعین نہیں مگر قربانی کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے، اور اس کا نام بھی یوم النحر اور عید الاضحیٰ یعنی قربانی کا دن رکھا گیا ہے۔(۱)

قربانی ایک اہم عبادت

قربانی ایک اہم عبادت اور اسلام کے شعائر میں سے ہے، جاہلیت کے زمانہ میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے، اسی طرح آج تک دوسرے مذاہب میں بھی قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے، بتوں کے نام پر، یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔(۲)

منه بر هسه حسف فهى من شريع القدمية لنى قررتها شريعتنا، مرقاة المفاتيح ج ۳ ص ۳۱۴ بت لاضحيه عضل لماتت ط مديه وما بدى محب عنى لعى دون لفقيرفمه محب من عيرميرولاشر، بلاضحيه بل شكر بعمه بحبه و حـ، لمرت لحسن عبه بصلاة وسلام حس مرة سه بعلى عر سمه سبح الكبش فى هده لايام فدء عن ولده ومطه عنى تصراعه ومعفره سدبوب و تكبيرا لنحظ بح بدائع ج ۵ص ۶۲ فحب متصحه ى راقة لدم من معه ول فى بحوهرة ولدلس عنى انه لا رقة بوتصدق س لحيوان لم يحرولتصدق بلحمها بعد الذبح مستحب وليس بواجب شامى ج ۶ص ۳۱۳ بدائع ج ۵ص ۶۶ فصل اما كيفية الوجوب

(۱) خطبات حكيم الاسلام ج ۲ص ۴۴۶ سنت حضرت خليل، كتبخانه مجيديه ملتان

(۲) احكام و تاريخ قربانى مصنفه مفتى محمد شفيع صاحب ص ۳۴ طـ ادارة معارف

قربانی تین دن تک ہوتی ہے

قربانی ذی الحجہ کی دس تاریخ سے بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک صحیح ہوتی ہے، تیرھویں تاریخ کو قربانی صحیح نہیں ہوتی۔(۱)

قربانی دوسری جگہ کرنا

☆ اگر ایک ملک والے دوسرے ملک میں قربانی کریں تو درست ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور خود پسند کرے، اس کی خدمت کر کے محبت کا تعلق پیدا کرے، کیونکہ یہ ایک بڑے ثواب کا ذریعہ بننے والا ہے یہی نہیں بلکہ اولاد کی قربانی کے قائم مقام ہے(۲)، اور مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، اگر خود ذبح نہ کر سکے تو ذبح کے وقت خود حاضر رہے، (۳)اور مستحب یہ ہے کہ اپنی قربانی میں سے کھائے، ہو سکے تو عید کے مبارک دن میں کھانے کی ابتداء اپنی قربانی کے گوشت سے کرے، اور پڑوسی، عزیز واقارب نیز غریبوں اور رشتہ داروں کو کھلائے دوسری جگہوں پر قربانی کرانے سے ان تمام برکتوں

(۱) قال مالك عن نافع ان عبدالله بن عمر رضي الله عنه قال الاضحى يومان بعد يوم الاضحى. وقال مالك انه بلغه عن علي بن ابي طالب مثل ذلك. موطامالك ج ۲ص ۴۹۷ ط مير محمد كتبخانه وفي شرح التنوير وقت الاضحية فجر يوم النحر الى آخر ايامه، وهي ثلاثة افضلها اولها، الدرمع الرد كتاب الاضحى ج ٦ص ۳۱۵ بدايع ج ۵ص ۷۴،٦۵. فصل ما الذي يرجع الى وقت التضحية.ط سعيد هنديه ج ۵ص ۲۹۵ الباب الثالث في وقت الاضحية. ط رشيديه البحر ج ۸ص ۱۷۳، كتاب الاضحية، ط سعيد

(۲) ان الرجل اذا كان في مصر واهله في مصر آخر فكتب اليهم ليضحوا عنه فانه يعتبر مكان التضحية فينبغي ان يضحوا عنه بعد فراغ الامام من صلاته في المصر الذي يضحي عنه فيه، هنديه ج ۵ ص ۲۹٦، الباب الرابع البحر ج ۸ص ۱۷۵ بدايع ج ۵ص ۷۴ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۳) والافضل ان يذبح اضحيته بيده ان كان يحسن الذبح لان الاولى في القربات ان يتولى بنفسه وان كان لايحسنه فالافضل ان يستعين بغيره ولكن ينبغي ان يشهدها بنفسه هنديه ج ۵ ص ۳۰۰ الباب الخامس بدايع ج ۵ص ۷۹ فصل واما ما يستحب في التضحية ط سعيد البحر ج ۸ص ۱۷۹ ط سعيد

سے محروم ہو جاتا ہے، ہاں اگر کسی عذر یا شرعی مصلحت کی بنا پر دوسری جگہ یا دوسرے ملک میں قربانی کرائی جائے تو نہ صرف پورا ثواب ملے گا بلکہ زیادہ ثواب ملنے کی امید ہے، مثلاً دوسرے ملک میں رشتہ داروں کا حق ادا کرنے کے لئے قربانی کا انتظام کردیا، وہاں کے لوگ زیادہ غریب اور محتاج ہیں ایک ایک نوالے کے محتاج ہیں جیسا کہ موجودہ زمانہ میں افغانستان اور افریقہ کے بعض ممالک ہیں تو وہاں قربانی کرنے کیلئے پیسہ بھیج دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

قربانی کا جانور فروخت کرنا

قربانی کے لئے جانور خریدنے کے بعد اس کو فروخت کرنا مناسب نہیں ہے، تاہم اگر فروخت کردیا، اور کم قیمت کا خریدا ہے تو اس میں جو نفع ہوا ہے وہ نفع صدقہ کردینا ضروری ہے۔(۲)

قربانی کا جانور گم ہوگیا

☆ اگر کسی آدمی پر قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا، پھر وہ جانور گم ہوگیا تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) ويستحب أن يأكل من أضحيته ويطعم منها غيره والأفضل أن يتصدق بالثلث ويتخذ الثلث ضيافة لأقاربه وأصدقائه ويدخر الثلث ويطعم الغني والفقير جميعا. فتاوى هندية، ج ۵ ص ۳۰۰، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب ط رشيدية. فتح القدير ج ۸ ص ۴۳۶ ط رشيدية. البحر ج ۸ ص ۱۷۸ بدائع ج ۵ ص ۸۱ فصل وأما ما يستحب قبل التضحية

(۲) ولو باع الأضحية جاز ويشتري بقيمتها أخرى ويتصدق بفضل ما بين القيمتين. فتاوى هندية ج ۵ ص ۳۰۲ الباب السادس في بيان ما يستحب في الأضحية، ط رشيدية. البحر ج ۸ ص ۱۷۵

(۳) قوله فعلى الغني غيرها لا الفقير أي ولو كانت السمينة منذورة بعينها كما في البدائع لأن المنذورة لو هلكت أو ضاعت تسقط التضحية بسبب النذر غير أنه إن كان موسرا تلزمه أخرى بإيجاب الشرع ابتداء لا بالنذر. شامي ج ۶ ص ۳۲۵، كتاب الأضحية. البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۵ كتاب الأضحية ط سعيد

☆ اگر دوسرے جانور کی قربانی کرنے کے بعد قربانی کے ایام میں پہلا جانور مل گیا تو اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں ہے، البتہ اس کی بھی قربانی کرنا بہتر ہے۔ (۱)

☆ اگر یہ آدمی غریب ہے، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہے، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا اور وہ گم ہو گیا پھر اس نے دوسرا جانور لے کر قربانی کی اور قربانی کے ایام میں گم شدہ جانور بھی مل گیا تو اس صورت میں گم شدہ جانور کو بھی قربان کرنا لازم ہوگا، کیونکہ غریب آدمی جب کوئی جانور قربانی کی نیت سے خریدتا ہے تو نذر کے حکم میں ہو جاتا ہے، اور نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔ (۲)

قربانی کا جانور متعین ہوتا ہے یا نہیں

قربانی کا جانور خواہ پہلے سے متعین کر لیا جائے، خواہ قربانی کے ایام میں خرید لیا جائے دونوں صورتیں درست ہیں، لیکن اگر قربانی کے لئے جانور متعین کرنے والا یا قربانی کی نیت سے خریدنے والا صاحب نصاب نہیں، تو اس پر اسی جانور کی قربانی کرنا واجب ہو جاتا ہے، اور اگر وہ صاحب نصاب ہے اور قربانی کے دنوں سے پہلے اس نے جانور خریدا اور اسے بطور نذر قربانی کے لئے متعین کر دیا تو اس پر بھی اسی جانور کی قربانی واجب ہوگی، اور نصاب کی وجہ سے دوسری قربانی واجب ہوگی، اور اگر بطور نذر متعین نہ کیا تو اس کے ذمہ صرف ایک قربانی واجب رہے گی، اور اس جانور کی قربانی سے قربانی کی ذمہ داری ساقط ہو جائے گی۔ (۳)

---

(۱) واذا اشترى الغني اضحية فضلت فاشترى اخرى ثم وجد الاولى في ايام النحر كان له ان يضحي بايهما شاء، البحر ج ۸ ص ۱۷۵ فتاوى هندية ج ۵ ص ۲۹۴ ط رشيدية فلا فصل ان يضحي بهما فان ضحى بالاولى اجزأه ولا تلزمه التضحية بالاخرى بدائع ج ۵ ص ۶۶ ط سعيد

(۲) ولو كان معسرا فاشترى شاة واوجبها ثم وجد الاولى فالواجب عليه ان يضحي بهما هندية ج ۵ ص ۲۹۴ كتاب الاضاحي بدائع ج ۵ ص ۶۶ فصل مكتبه نوحرف البحر ج ۸ ص ۱۷۵ ط سعيد

(۳) ولو نذر ان يضحي شاة وذلك في ايام النحر وهو موسر فعليه ان يضحي شاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بايجاب الشرع ابتداء الا اذا عنى به الاخبار عن الواجب عليه فلا يلزمه الا واحدة

قربانی کا حکم خواب میں دیا گیا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم خواب میں دیا اس کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اصل مقصود بیٹے کو ذبح کرانا نہیں تھا، بلکہ باپ بیٹوں کا امتحان ہی پیش مقصود تھا، اس لئے صریح اور واضح الفاظ میں ذبح کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ خواب میں یہ دکھلایا گیا کہ وہ ذبح کر رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب انہوں نے وہ عمل مکمل کر دیا، جس کو خواب میں دیکھا تھا، غیبی آواز نے ان کو امتحان میں کامیابی کی خوش خبری سنادی۔(۱)

قربانی کا حکم عام ہے

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کارناموں میں سے جو چیزیں کسی خاص مقام کے ساتھ مخصوص تھیں وہ صرف حجاج پر لازم کی گئیں، جو اس مقام پر پہنچ کر انجام دیتے ہیں جیسے منیٰ میں تینوں شیطانوں پر کنکریاں مارنا اور صفا ومروہ کے درمیان دوڑنا اور سعی کے سات چکر لگانا، اور جو عمل اس خاص جگہ سے تعلق نہیں رکھتا ہر جگہ کیا جا سکتا ہے جیسے جانور کی قربانی، اس کو تمام امت کے لئے عام حکم کے ساتھ واجب اور لازم قرار دیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ اور تمام صحابہ وتابعین بشمول تمام امت ہر خطے اور ہر ملک اور ہر جگہ اس واجب کی تعمیل کرتے رہے، اور اس کو نہ صرف واجبات اسلامی میں سے ایک واجب قرار دیا بلکہ شعائر اسلام میں داخل سمجھا گیا ہے، والبدن جعلناها

= وکذا لو کان معسرثم ایسر فی ایام النحر لومه شتد، شامی ج ٦ ص ٣٢٠، ٣٣٢
بدائع ج ٥ ص ٦٣ فصل امشرائط الوجوب، ط سعید اما الذی یجب علی الغنی و الفقیر
فالمنذور به ... سوی فیه الغنی و الفقیر (قوله ولو فقیر) لان الفقیر اذا شتراها به یلزمه
لتصدق بعینها بالاندر، شامی ج ٦ ص ٣٢٠ ط سعید
(۱) ماخوذ از قربانی ... مفتی محمد شفیع صاحب ص ۹ ... معارف ...

لکم من شعائر اللّٰہ لکم فیھا خیر۔ سورہ حج آیت ۳۶۔ (۱)

قربانی کا سبق

ہر سال قربانی سے یہ سبق دیا جاتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینا ضروری ہے ورنہ ایمان کامل نہیں ہوگا اور غلامیت اور عبدیت کا حق ادا نہیں ہوگا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا (۲)

قربانی کا گوشت بدلے میں دینا

کھانے کی چیز کے علاوہ کسی دوسری چیز کے بدلے میں قربانی کا گوشت دینا یا فروخت کرنا یا قصائی اور ملازم کی اجرت میں دینا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کی مقدار پیسے صدقہ کر دے۔ (۳)

قربانی کا گوشت نوکر کو کھلانا

قربانی کا گوشت پکانے کے بعد نوکر کو کھلانا جائز ہے، کیونکہ گوشت پکانے سے

(۱) احکام و تاریخ قربانی مصنفہ مفتی محمد شفیع ص ۲۳ ط ادارۃ المعارف

(۲) احکام و تاریخ قربانی ص ۲۲ ط ادارۃ المعارف

(۳) (فروع) فی القنیۃ اشتری بلحمھا مأکولا فأکلہ لم یجب علیہ التصدق بقیمتہ استحسانا۔ شامی ج ۶ ص ۳۲۸ ط سعید ولایبیع شحمھا واطرافھا ورأسھا وصوفھا ووبرھا وشعرھا ولبنھا الذی یحلبہ منھا بعد ذبحھا بشیء لایمکن الانتفاع بہ ... ولایعطی اجر الجزار والذابح منھا فان باع شیئا من ذلک بما ذکرنا نفذ عند ابی حنیفۃ ومحمد رحمھما اللہ تعالیٰ، وعند ابی یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ لاینفذ لما ذکرنا ویتصدق بثمنہ واللحم بمنزلۃ الجلد فی الصحیح حتی لایبیعہ بما لاینتفع بہ الا بعد الاستھلاک ولو باعھا بالدراھم لیتصدق بھا جاز لانہ قربۃ کالتصدق بدائع ج ۵ ص ۸۱، فصل اما بیان ما یستحب قبل التضحیۃ فتاوی ہندیہ ج ۵ ص ۳۰۱ ط رشیدیہ شامی ج ۶ ص ۳۲۹ فتح القدیر ج ۸ ص ۴۳۷ ط رشیدیہ البحر ج ۸ ص ۱۷۸ ط سعید

بعد قربانی کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔ (۱)

قربانی کا وقت

مسئلہ: قربانی کا وقت شہر ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید کی نماز کے بعد سے بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے، جس دن بھی چاہے قربانی کرے قربانی صحیح ہو جائے گی، لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہترین دن بقرہ عید کا پہلا دن ہے، پھر دوسرا دن پھر آخری دن۔ (۲)

قربانی کا وقت دیہات میں (جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں ہے) صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے قربانی کرنا جائز ہے۔ (۳)

مسئلہ: جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز واجب ہے وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کرے (۴)، اگر کسی نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی کی ہے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا اس پر نماز کے بعد دوسری قربانی کرنی لازم ہوگی۔ (۵)

---

(۱) ولو ذبحها في وقتها حرم الانتفاع بلحمها ويتصدق به لأن القربة قد تمت بالذبح ولا تنتفع بعد إقامة القربة مطلق كالأكل ، فتاوى هنديه ج ۵ص ۳۰۱، ط رشيديه شامي ج ۶ ص ۳۲۹ ط سعيد البحر ج ۸ص ۱۷۹ .ط سعيد فتح القدير ج ۸ص ۴۳۷ ط رشيديه

(۲) ووقت الأضحية ثلاثة أيام العاشر والحادي عشر والثاني عشر وأولها أفضلها وآخرها أدونها ويجوز في نهارها وليلها بعد طلوع الفجر من يوم النحر إلى غروب الشمس من اليوم الثاني عشر فتح القدير ج ۸ص ۴۳۲ ط سعيد بدائع ج ۵ص ۶۵، فصل في وقت الوجوب، ط سعيد شامي ج ۶ص ۳۱۸

(۳) والوقت المستحب للتضحية في حق أهل السواد بعد طلوع الشمس هنديه ج ۵ ص ۲۹۵ ط رشيديه بدائع ج ۵ص ۷۳ شامي ج ۶ص ۳۱۸ البحر ج ۸ص ۱۷۵ ط سعيد

(۴) والوقت المستحب في حق أهل المصر بعد الخطبة، فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۹۵ فتح القدير ج ۸ص ۴۳۲ بدائع ج ۵ص ۷۳، ط سعيد شامي ج ۶ص ۳۱۸

(۵) ولو ذبح والإمام في خلال الصلاة لا يجوز وكذا إذا ضحى قبل أن يقعد قدر التشهد فتاوى هنديه الباب الثالث في وقت الأضحية ج ۵ص ۲۹۵ ط رشيديه بدائع ج ۵ ص ۷۳، فصل أما شرائط جواز إقامة الواجب، ط سعيد البحر ج ۸ص ۱۷۵

☆ اگر کوئی شہر یا قصبہ میں رہنے والا اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی بقرعید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے، اگر وہ خود شہر ہی میں موجود ہو، لیکن جب قربانی کا جانور دیہات میں بھیج دیا تو نماز سے پہلے صبح صادق کے بعد قربانی کرنا جائز ہے، ذبح ہونے کے بعد اس کو منگوائے اور گوشت کھالے۔(۱)

☆ بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب سورج غروب ہو گیا تو اب قربانی درست نہیں، اب صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆ دسویں سے بارہویں تاریخ تک دن اور رات میں جب بھی چاہے قربانی کرسکتا ہے البتہ دن میں زیادہ بہتر ہے، رات میں منع نہیں ہے۔(۳)

☆ پورے شہر میں کسی مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہوگئی تو اس وقت قربانی کرنا جائز ہے، خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں۔(۴)

☆ اگر کسی وجہ سے عید کی نماز دسویں تاریخ کو نہیں پڑھی گئی تو اس روز زوال کے بعد جانور ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۵)

---

(۱) وحيلة المصري اذا اراد التعجيل ان يبعث بها الى خارج المصر في موضع يجوز للمسافران يقصر فيضحي فيه كما طلع الفجر لان وقتها من طلوع الفجر البحر ج ۸ ص ۱۷۵ ط سعيد شامي ج ٦ ص ۳۱۸ هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ فتح القدير ج ۸ ص ٤۳۱ ط رشيديه

(۲) وقت الاضحية ثلاثة ايام العاشر والحادي عشر والثاني عشر ... بعد طلوع الفجر من يوم النحر الى غروب الشمس من اليوم الثاني عشر ... فات وقته ... ان لا ياكل منه ويتصدق بالكل. فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۵ الباب الثالث. ط رشيديه

(۳) وقت الاضحية ثلاثة ايام العاشر والحادي عشر والثاني عشر اولها افضلها وآخرها ادونها ويجوز في نهارها وليلها بعد طلوع الفجر من يوم النحر الى غروب الشمس من اليوم الثاني عشر. هنديه ج ۵ ص ۲۹۵. ط رشيديه بدائع ج ۵ ص ٦۵ فصل في وقت الوجوب شامي ج ٦ ص. ۳۱۸ فتح القدير ج ۸ ص. ٤۳۲ ط رشيديه

(٤) اذا استخلف الامام من يصلي بالضعفة في المسجد الجامع وخرج بنفسه الى الجبانة مع الاقوياء فضحى رجل بعد ما انصرف اهل المسجد قبل ان يصلي اهل الجبانة في الاستحسان تجوز. فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۵. ط رشيديه بدائع ج ۵ ص ۷۳ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط رشيديه البحر ج ۸ ص ۱۷۵

(۵) اذا ترك الصلوة يوم النحر بعذر او بغير عذر لاتجوز الاضحية حتى يزول الشمس.

قربانی کرتے وقت جو نقص پیدا ہو

قربانی کرتے وقت جو بھی نقص جانور میں پیدا ہو، اس کا اعتبار نہیں، قربانی درست ہے۔ ( )

اگر قربانی کے لئے جانور کو لٹایا، اور چھری پھیرنے سے پہلے اس کی آنکھ خود بخود نکل آئی تو اس کی قربانی درست ہے۔ عنایہ مع فتح القدیر۔ ج ۸ ص ۴۳۵ (۲)

قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور جانور دوسرے ملک میں

اگر قربانی کرنے والا ایک ملک میں اور قربانی کا جانور دوسرے ملک میں ہو تو اس صورت میں جانور اور قربانی کرنے والے دونوں کا اعتبار کیا جائے گا یعنی دونوں کے اعتبار سے عید کے جو مشترکہ دن ہوں گے ان میں قربانی کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

مثلاً ایک شخص سعودی عرب میں رہتا ہے وہ اپنی قربانی پاکستان میں کرنا چاہتا ہے، تو جانور پاکستان میں اور قربانی کرنے والا سعودی عرب میں عام طور پر سعودی عرب میں قربانی کا دن ایک دن پہلے ہوتا ہے اور پاکستان میں ایک دن بعد تو ایسی صورت میں

فتاوى هندية ج ٥ ص ٢٩٥ الباب الثالث في وقت الأضحية، ط رشيدية

(١) ولو قدم ضجعة ليذبحها فاضطربت في المكان الذي يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها أجزأه. فتاوى هندية ج ٥ ص ٢٩٩ ط رشيدية، البحر ج ٨ ص ١٧٧ فتح القدير ج ٨ ص ٤٣٥ بدائع الصنائع ج ٥ ص ٧٦ فصل في شرائط جواز إقامة الواجب، ط سعيد

(٢) وكذلك إن انقلبت عنه الشفرة فأصابت عينها فذهبت والقياس أن لا تجوز ووجه الاستحسان أن هذا مما لا يمكن الاحتراز عنه لأن الشاة تضطرب فتلحقها العيوب من اضطرابها. هندية ج ٥ ص ٢٩٩، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب ط رشيدية بدائع ج ٥ ص ٧٦

(٣) وروي عنهما أن الرجل إذا كان في مصر وأهله في مصر آخر فكتب إليهم أن يضحوا عنه فإنه يعتبر مكان التضحية فينبغي أن يضحوا عنه بعد فراغ الإمام من صلاته في المصر الذي يضحى عنه فيه وعن أبي الحسن أنه لا تجوز حتى يصلي في المصرين جميعا. فتاوى هندية ج ٥ ص ٢٩٦، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان ط رشيدية بدائع ج ٥ ص ٧٤ فصل أما شرائط جواز إقامة الواجب

قربانی کے مشترکہ ایام پاکستان کا پہلا اور دوسرا دن ہے لہذا پاکستان میں قربانی کے جانور کو پہلے یا دوسرے دن ذبح کیا جائے ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی، مثلاً پاکستان میں نویں ذی الحجہ کو یعنی بارہویں ذی الحجہ کو ذبح کریں گے تو سعودی عرب میں رہنے والے آدمی کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

قربانی کرنے والے کا قربانی سے پہلے انتقال ہوگیا

☆ اگر قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے قربانی کرنے والے کا انتقال ہوگیا تو قربانی ساقط ہوجائے گی، بشرطیکہ آدمی غنی مالدار ہو فقیر نہ ہو(۱)، البتہ اگر ورثاء بالغ ہیں سب خوشی سے میت کی جانب سے قربانی کردیں گے تو بہتر ہوگا۔(۲)

☆ اگر کسی فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے، اور قربانی کے دنوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا ہے، تو قربانی ساقط نہیں ہوگی، وارثوں کے لئے اس جانور کو ذبح کردینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولو مات الموسر في ايام النحر قبل ان يضحي سقطت عنه الاضحية. هنديه ج ۵ ص ۲۹۳، كتاب الاضحية. بدائع ج ۵ ص ۶۵، فصل في كيفية الوجوب ط سعيد ولو كان موسرا في ايام النحر فلم يضح حتى مات قبل مضي ايام النحر سقطت عنه الاضحية حتى لايجب عليه الايصاء. هنديه ج ۵ ص ۲۹۷ الباب الرابع. ط رشيديه

(۲،۱) وان مات احد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل. البحر ج ۸ ص ۱۷۸ المرجع برد ج ۶ ص ۳۲۶. ط سعيد وقال الورثة ذى الكل منهم نهية هذا وجه الاستحسان قال في البدائع: لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه. رد المحتار ج ۶ ص ۳۲۶، ط سعيد بدائع ج ۵ ص ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۳) لان الشراء من الفقير للاضحية بمنزلة النذر. بدائع الصنائع ج ۵ ص ۶۶، فصل ما كيفية الوجوب ط سعيد البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۵ فتاوى هنديه ج ۵ ص ۳۰۵، الباب الثامن

قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے

☆ جس آدمی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہے، اس کیلئے مستحب ہے کہ ماہ ذی الحجہ کے آغاز سے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہ کرلے اپنے جسم کے کسی عضو وجزء سے بال و ناخن صاف نہ کرے، کیونکہ قربانی کرنے والا اپنی جان کے فدیہ میں قربانی کرتا ہے اور قربانی کے جانور کا ہر جزو قربانی کرنے والے کے جسم کے ہر جزو کا بدلہ ہے، جسم کا کوئی جزء نزول رحمت کے وقت غائب ہونے کی صورت میں قربانی کی رحمت سے محروم رہنے کے مترادف ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حکم دیا ہے لیکن چالیس دن سے زائد مدت ہونے کی صورت میں ناخن کاٹنا اور بال صاف کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

قربانی کس پر واجب ہے

☆ قربانی ہر اس عاقل بالغ مقیم مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہے یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے۔

یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائیدادیں وغیرہ ہوں یا ضرورت

---

(۱) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ اذا دخل العشر واراد بعضكم ان يضحي فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفي رواية فلا ياخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا وفي رواية من رأى هلال ذي الحجة واراد ان يضحي فلا ياخذ من شعره ولا من اظفاره، رواه مسلم، رواه النسائي ج ۲ ص ۲۰۱، ط قديمي كتبخانه مشكوة ص ۱۲۷، ط قديمي كتبخانه وظاهر كلام شرح الحديث من لحقيقه انه يستحب عند ابي حنيفة والاولى ان يقال المضحي يرى نفسه مستوجبة للعقاب وهو نفس ويسن ان يودي فيه فداء بالاضحية وصار كل جزء منها فداء كل جزء منه فلذلك نهي عن مس الشعر والبشر لئلا يفقد من ذلك قسط ما عند تنزل الرحمة وفيضان النور الالهي ليتم له الفضائل ويتنزه عن النقائص، مرقاة المفاتيح باب الاضحية ج ۳ ص ۳۰۶، ط امدادیه

سے زائد گھریلو سامان ہو جسکی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو یا مال تجارت، شیئرز وغیرہ ہوں تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ (۱)

☆ قربانی واجب ہونے کیلئے نصاب کے مال، رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گذرنا شرط نہیں ہے، اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں، ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے مالک ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ (۲)

☆ قربانی کے تین دنوں میں سے آخری دن بھی کسی صورت سے نصاب کے برابر مال یا ضرورت سے زائد سامان کا مالک ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ (۳)

☆ جس کے پاس رہائش کے مکان کے علاوہ زائد مکان موجود ہے، خواہ تجارت کیلئے ہو یا نہ ہو، ضروری مکان کیلئے پلاٹ کے علاوہ پلاٹ ہیں، ضروری سواری کے علاوہ دوسری گاڑیاں ہیں، تو یہ شخص قربانی کے حق میں صاحب نصاب ہے، اس پر قربانی واجب ہے۔ (۴)

☆ تجارتی سامان خواہ کوئی بھی چیز ہو اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی

---

(۱) وشرائطها اى شرائط وجوبها الاسلام و الاقامة واليسار الذى يتعلق به وجوب صدقة الفطر وليس بذكر العقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف و المرأة موسرة بالمعجل لو الزوج مليا والمؤجل لا، بان ملك مائتي درهم وعرضا يساويها غير مسكنه وثياب اللبس اومتاع يحتاجه الى ان يذبح الاضحية ولو عقار يستغله فقيل تلزم لو قيمته نصابا فيسمى فقيل نصاب نحرمه ولو العقار وقفا فان وجب له فى ايامها نصاب تلزم وصاحب الثياب الاربعة لو ساوى الرابع نصابا غنى وثلاثة فلا. رد المحتار ج ٦ ص ٣١٢ كتاب الاضحية فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٩٢ كتاب الاضحية ط رشيديه بدائع ج ٥ ص ٦٤، فصل ان شرائط الوجوب. ط سعيد البحر ج ٨ ص ١٧٤

(۲) ولا يشترط ان يكون غنيا فى جميع الوقت حتى لو كان فقيرا فى اول الوقت ثم ايسر فى آخره تجب عليه. فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٩٢، الباب الاول ط رشيديه بدائع ج ٥ ص ٦٤

(۳) لان الاضحية لها وقت محدود كالصلوة والصوم و العبرة للوجوب فى آخره من كان غنيا آخره تلزمه، ردالمحتار ج ٦ ص ٣١٥، ط سعيد بدائع ج ٥ ص ٦٥. ط سعيد

(٤) فان كان فيها ثلاثة بيوت وقيمة الثالث مائتي درهم فعليه الاضحية وكذا الفرس الثالث وان له فرسان وحماران احدهما يساوى مائتين فهو نصاب. هنديه ج ٥ ص ٢٩٣

قیمت کے برابر ہیں اتنے مال پر قربانی واجب ہوگی۔(۱)

قربانی کی حقیقت

اصل میں قربانی کی حقیقت تو یہ تھی کہ بندہ خود اپنی جان و اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت دیکھئے ان کو یہ گوارا نہ ہوا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ تم جانور ذبح کردو، ہم یہی سمجھیں گے کہ تم نے خود اپنے آپ کو قربان کردیا۔(۲)

قربانی کی قضاء

اگر قربانی کے دن گذر گئے اور ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہیں کرسکا تو قربانی کی قیمت فقراء ومساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے، لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کردینے سے قربانی کا واجب ادا نہیں ہوگا، اور وہ آدمی گنہگار ہوگا، کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے، جیسے نماز پڑھنے سے روزہ ادا اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی، زکوٰۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا، ایسے ہی صدقہ خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی۔(۳)

اگر کسی شخص نے قربانیاں اکثر سالوں کی نہیں کیں، اور اس پر قربانی واجب تھی اب وہ شخص ہر ایک سال کی قربانی کے عوض ایک حصہ قربانی کی قیمت صدقہ کرے۔(۴)

= الباب الاول، كتاب الاضحية

(١) تجب ربع العشر في عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما، البحر ج ٢ ص ٢٢٨، ط سعيد شامي ج ٢ ص ٢٩٨ بدائع ج ٢ ص ٢٠ ط سعيد

(٢) خطبات حكيم الاسلام ج ٢ ص ٤٤٤ كتب خانه مجيديه ملتان، احكام وتاريخ قرباني مفتي محمد شفيع ص ٢٢ ط ادارة المعارف

(٣، ٤) ومنها انه يقضي اذا فات عن وقتها ثم قضاؤها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة فان كان قد وجب التضحية على نفسه بشاة بعينها فلم يضحها حتى مضت ايام النحر فتصدق بعينها سواء كان موسرا او معسرا وكذا اذا اشترى شاة ليضحي بها فلم يضح حتى مضى الوقت. فتاوى هنديه ج ١ ص ٢٩٤، كتاب الاضحية، الباب الاول ط رشيديه وايضا ج ٥ ص ٢٩٦ شامي ج ٦ ص ٣٢٠ بدائع ج ٥ ص ٦٨، فصل اما كيفية الوجوب

قربانی کی نذر ماننی

اگر کسی نے قربانی کی نذر مانی ہے، تو نذر کی وجہ سے قربانی واجب ہو جاتی ہے خواہ نذر ماننے والا فقیر ہو یا مالدار، دونوں پر قربانی واجب ہو جائے گی۔(۱)

قربانی کے ایام میں قربانی ضروری ہے

قربانی کے ایام میں قربانی کا جانور ذبح کر کے قربانی کرنا ضروری ہے، اس کے بدلہ میں رقم صدقہ کرنا، حج کرانا، کسی غریب کو امداد کر دینا کافی نہیں (۲)، ان چیزوں کے کرنے سے الگ ثواب ملے گا لیکن قربانی نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا (۳) اور قربانی کے ایام گذر جانے کی صورت میں قربانی کے ایک حصے کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۴)

قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا

قربانی کرنے سے پہلے بال کاٹ کر اور دودھ دوہکر خود استعمال نہ کرے بلکہ

---

(۱) قال في البدائع اما الذي يجب على الغني والفقير فالمنذور به ان قال لله علي ان اضحي شاة ... فيلزمه بالنذر كسائر القرب والوجوب بالنذر يستوي فيه الغني والفقير بدائع ج ۵ ص ۶۱ ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۰، ط سعید

(۲) ومنها انها تجب في وقتها وجوبا موسعا في جملة الوقت من غير عين ففي اي وقت ضحى من عليه الواجب كان مؤديا للواجب سواء كان في اول الوقت او في وسطه او آخره، فتاوى هنديه ج ۱ ص ۲۹۳، ط رشيديه بدائع ج ۵ ص ۶۵ فصل اما كيفية الوجوب

(۳) ومنها انه لا يقوم غيرها مقامها في الوقت حتى لو تصدق بعين الشاة او قيمتها في الوقت لا يجزئه عن الاضحية، فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۳، كتاب الاضحية الباب الاول في تفسيرها وركنها الخ، ط رشيديه بدائع ج ۵ ص ۶۶ شامي ج ۶ ص ۳۱۲

(۴) ولو تركت التضحية ومضت ايامها تصدق بها حية وان تصدق بقيمتها جاز ايضا لان الواجب هنا التصدق بعينها وهذا مثله فيما هو المقصود، ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۰ بدائع ج ۵ ص ۶۸ فصل اما كيفية الوجوب، ط سعيد

صدقہ کردینا لازم ہے، البتہ قربانی کے بعد کٹے ہوئے بال اور تھن میں سے نکلا ہوا دودھ استعمال کرنا جائز ہے، کیونکہ جانور کے ذبح کرنے کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہوگیا، ذبح کرنے کے بعد جس طرح اس کا گوشت استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح بال، دودھ اور چمڑا وغیرہ بھی خود استعمال کرنا جائز ہے۔(۱)

قربانی نہ کرنے پر وعید

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال من كان له سعة ولم يضح فلايقربن مصلانا.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس گنجائش ہو، اور وہ اس کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔(۲)

قربانی کی نیت

قربانی کی نیت دل سے کرنا کافی ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں (۳)، البتہ ذبح کرتے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا ضروری ہے۔(۴)

---

(۱) ولو حلب اللبن قبل الذبح او جز صوفها يتصدق به، ولا ينتفع به كذا في الظهيرية، واذا ذبحها في وقتها جاز له ان يحلب لبنها ويجز صوفها وينتفع به لان القربة قد تمت بالذبح والانتفاع بعد اقامة القربة مطلق كالاكل كذا في المحيط. هندية ج ۵ ص ۳۰۱، الباب السادس، ط رشيديه، بدائع ج ۵ ص ۷۸، فصل ما يستحب قبل التضحية، ط سعيد، البحر ج ۸ ص ۱۷۸، كتاب الاضحية، ط سعيد، شامی ج ۶ ص ۳۲۹، ط سعيد، تكملة فتح القدير ج ۸ ص ۴۳۷، كتاب الاضحية، ط رشيديه

(۲) عن ابی هريرة مرفوعا، رواه ابن ماجه ص ۲۲۶ باب الاضاحی واجبة هی ام لا، ط قديمی كتب خانه، كنز العمال ج ۵ ص ۱۰۷ رقم الحديث ۱۲۲۶۱، ط مؤسسة الرسالة

(۳) عن محمد في المنتقى اذا اشترى شاة ليضحي بها واضمر نية التضحية عند الشراء يصير اضحية، فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۴، الباب الثانی، ط رشيديه

(۴) قال البقالي المستحب ان يقول بسم الله الله اكبر بدون الواو، فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۸۸، كتاب الذبائح، الباب الاول، البحر ج ۸ ص ۱۶۹، شامی ج ۶ ص ۳۰۱، ط سعيد

قربانی کی نیت سے جانور خریدا

اگر صاحب نصاب آدمی نے کسی جانور کو اس نیت سے خریدا کہ میں اس کو قربانی کے دنوں واجب قربانی میں ذبح کروں گا، تو اس آدمی کے لئے اس جانور کی قربانی واجب نہیں، اس کی جگہ پر دوسرے جانور کو ذبح کرنا بھی کافی ہوگا البتہ اس جانور کو بلا ضرورت بدلنا مکروہ ہے (۱)، اور اگر کسی ضرورت سے تبدیلی کی جائے مثلاً وہ جانور ایسا عیب دار ہو جائے کہ اس کی قربانی جائز نہیں ہوتی ہے تو اس کی تبدیلی لازم ہوگی، ورنہ عیب دار جانور کی قربانی کرنے سے قربانی ساقط نہیں ہوگی۔ (۲)

قربانی کے جانور

☆... قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں:

پہلی قسم: اونٹ نر و مادہ۔ دوسری قسم: بکرا، بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ نر و مادہ، تیسری قسم: گائے بھینس نر و مادہ۔ (۳)

---

(۱) قوله لوجوبها في الذمة فلا تتعين) والجواب ان المشتراة للاضحية متعينة للقربة الى ان يقام غيرها مقامها فلا يحل له الانتفاع بها مادامت متعينة ولهذا لا يحل له لحمها اذا ذبحها قبل وقتها، بدائع، وفي البدائع ايضا انه يكره ان يبدل بها غيرها فيفيد تعينها ايضا، شامي ج ٦ ص ٣٢٩ وبعد عشرة اسطر: ويكره ان يبدل بها غيرها اي اذا كان غنيا، شامي ج ٦ ص ٣٢٩ واذا اشترى شاة يريد الاضحية في ظاهر الرواية لا تصير اضحية حتى يوجبها بلسانه لكن المذهب والفتوى على ظاهر الرواية ان المشتري غني لا تصير واجبة في الروايات كلها لانها واجبة في ذمته فلا تحتاج الى تعيين، طحطاوي على الدر ج ٤ ص ١٦٢ بدائع ج ٥ ص ٦٢، ٦٦، فصل اما كيفية الوجوب، ط سعيد البحر ج ٨ ص ١٧٥، ط سعيد

(۲) ولو اشترى رجل اضحية وهي سمينة فعجفت عنده حتى صارت بحيث لو اشتراها على هذه الحالة لم تجزه ان كان موسرا، ولو اشترى صحيحة وهي صحيحة ثم اعورت عنده وهو موسر لاتجزئ عنه وعليه مكانها اخرى، فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٩٩، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، ط رشيديه البحر ج ٨ ص ١٧٧، ط سعيد

(۳) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم والابل والبقر ويدخل في كل جنس نوعه والذكر والانثى منه والخصي والفحل ... والمعز نوع من الغنم والجاموس نوع من

ان جانوروں سے پیدا ہوئی اور جانور کی قربانی جائز نہیں، اوران کے لئے بھی یہ شرط ہے، کہ یہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور آدمیوں سے مانوس ہوں۔(۱)

مسئلہ: گھوڑے، مرغ، ہرن، نیل گائے، وغیرہ کی قربانی درست نہیں، کیونکہ ان جانوروں کی قربانی آنحضرت ﷺ سے قولاً وفعلاً وتقریراً ثابت نہیں۔(۲)

قربانی کے جانور میں شریک کرنا

مسئلہ: کسی نے قربانی کے لئے بڑا جانور خریدا، اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی مل گیا تو اس کو بھی اس میں شریک کرلیں گے اور اس کے ساتھ مل کر قربانی کریں گے اس کے بعد اس جانور میں چھ اور لوگ شریک ہوگئے تو یہ درست ہے۔(۳)

اور اگر جانور خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی بلکہ پورے جانور کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت تھی تو اب اس میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے، لیکن اگر کسی کو شریک کرلیا ہے تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

المغني، فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٩٧، ط رشيديه شامي ج ٦ ص ٣٢٢ بدائع ج ٥ ص ٦٩ فصل اما محل اقامة الواجب ط سعيد البحر ج ٨ ص ١٧٧

(١) ولايجوز في الاضحي شيء من الوحشي فان كان متولدا من الوحشي والانسي فالعبرة للام فان كانت اهلية تجوز فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٩٧ البحر ج ٨ ص ١٧٧ بدائع ج ٥ ص ٦٩ ط سعيد

(٢) وقيل ان ولدت رمكة من حمار وحشي حمارا لايؤكل وان ولدت فرسا فحكمه حكم الفرس وان ضحى بظبية وحشية انست او ببقرة وحشية انست لم تجز، فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٩٧، ط رشيديه بدائع ج ٥ ص ٦٩ وقيل اذا نزا ظبي على شاة اهلية فان ولدت شاة تجوز التضحية وان ولدت ظبيا لاتجوز، فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٩٧، ط رشيديه بدائع ج ٥ ص ٦٩ والتضحية بالديك والدجاجة في ايام الاضحية ممن لا اضحية عليه لاعساره تشبها بالمضحين مكروه لانه من رسوم المجوس فتاوى هنديه ج ٥ ص ٣٠٠، ط رشيديه (قوله فيكره ذبح دجاجة وديك اي بنية الاضحية ويكره تحريمية كمايدل عليه التعليل، طحطاوى على الدر ج ٤ ص ١٦٠

(٣) ولو اشترى بقرة يريد حين اشتراها ان يشركهم فيها فلايكره وان فعل ذلك قبل ان يشتريها كان احسن فتاوى هنديه ج ٥ ص ٣٠٤ الباب الثامن ط رشيديه بدائع ج ٥ ص ٧٢ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(الف) اگر شریک کرنے والا صاحبِ نصاب امیر ہے تو درست ہے۔(۱)

(ب) اور اگر شریک کرنے والا غریب ہے تو درست نہیں۔(۲)

☆ اگر غریب آدمی نے پورا جانور قربانی کرنے کی نیت سے خریدا پھر اس کے بعد کسی اور آدمی کو شریک کر لیا تو اس صورت میں شریک ہونے والے آدمی کی قربانی ادا ہو جائے گی البتہ غریب آدمی نے جتنے حصے دوسرے لوگوں کو دیے ہیں اتنے حصے کا ضمان ادا کرے، اور ضمان ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگر قربانی کے ایام باقی ہیں تو اتنے حصے کی قربانی مزید کرے، اور اگر قربانی کے ایام گذر گئے تو ان دیے ہوئے حصوں کی قیمت فقیروں کو دیدے۔(۳)

قربانی کے دن میں شک ہو گیا

اگر قربانی کے دن میں شک ہو جائے تو قربانی کو تیسرے دن تک مؤخر نہیں کرنا چاہئے بلکہ دوسرے دن کے اندر اندر قربانی کرے، اگر تیسرے دن تک مؤخر کیا تو تمام گوشت صدقہ کر دینا بہتر ہے۔(۴)

قربانی کے لئے عید کی نماز ہو جانا کافی ہے

☆ پورے شہر میں کہیں بھی عید کی نماز ہو جائے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا

(۱، ۲) ولو اشترى بقرة يريد ان يضحي بها ثم اشرك فيها ستة يكره ويجزيهم لانهم بمنزلة سبع شياه حكما، وهذا اذا كان موسرا، وان كان فقيرا معسرا فقد اوجب بالشراء فلايجوز ان يشرك فيها. فتاوى هنديه ج ۵ص ۳۰۴، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، ط:رشيديه بدائع ج:۵ص ۷۲ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۳) وكذا لو اشترك فيها ستة بعد ما اوجبها لنفسه لم يسعه لانه اوجبها كلها لله تعالى وان شرك جاز ويضمن ستة اسباعها. فتاوى هنديه ج ۵ص ۳۰۴ الباب الثامن، ط رشيديه بدائع ج ۵ ص ۷۲، ط سعيد

(۴) واذا شك في يوم الاضحى فالمستحب ان لايؤخر الى اليوم الثالث فان اخر يستحب ان لاياكل منه ويتصدق بالكل. فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۹۵ الباب الثالث في وقت الاضحية ط رشيديه

جائز ہوگا، اگر قربانی کرنے والے نے عید کی نماز نہیں پڑھی مگر شہر کی کسی بھی مسجد میں عید کی نماز ہوگئی، تو اس صورت میں عید کی نماز پڑھے بغیر قربانی کر سکتا ہے کیونکہ خود قربانی کرنے والے کا عید کی نماز سے فارغ ہونا شرط نہیں ہے بلکہ مسجد یا عیدگاہ میں عید کی نماز ہو جانا کافی ہے۔(۱)

☆ اگر شہر میں ایک مقام پر عید کی نماز ہو چکی ہے لیکن دوسری جگہ ابھی عید کی نماز نہیں ہوئی تب بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔(۲)

قربانی میں وکیل بنانا

☆ قربانی میں وکیل اور نائب بنانا جائز ہے۔

☆ اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو قربانی کرنے کے لئے وکیل اور نائب مقرر کر دیا ہے تو جانور خریدنے اور ذبح کرنے میں وکیل اور نائب کی نیت کافی ہے اور وکیل اور نائب اصل کی جانب سے قربانی دینے کی نیت سے جانور ذبح کرے (۳)۔

---

۱ وفي الأضاحي للزعفراني إذا ضحى رجل من الجبانة التي صلى فيها ومن الجبانة الأخرى جاز. فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۶، الباب الرابع، ط رشيديه البحر ج ۸ ص ۱۷۵ وإذا استخلف الإمام من يصلي بالضعفة في المسجد الجامع وخرج بنفسه إلى الجبانة مع الأقوياء فضحى رجل بعدما انصرف أهل المسجد قبل أن يصلي أهل الجبانة في الاستحسان تجوز. فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۵ الباب الثالث، ط رشيديه البحر ج ۸ ص ۱۷۵، ط سعيد شامي ج ۶ ص ۳۱۸

۲ ولو ضحى بعدما صلى أهل المسجد قبل أن يصلي أهل الجبانة جاز استحسانا لأنها صلوة معتبرة. البحر ج ۸ ص ۱۷۵، ط سعيد هنديه ج ۵ ص ۲۹۵ شامي ج ۶ ص ۳۱۸

۳ وفي الكبرى المصري وكل وكيلا بأن يذبح شاة له وخرج إلى السواد فخرج الوكيل بالأضحية إلى موضع لا يعد من المصر فذبحها هناك فالوكيل المؤكل في السواد جازت الأضحية عنه. فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۷، الباب الرابع، ط رشيديه البحر ج ۸ ص ۱۷۶، ط سعيد شامي ج ۶ ص ۳۱۸، ط سعيد

قربانی میں وکیل بننا

قربانی میں نیابت اور وکالت درست ہے، ایک دوسرے شخص کے لئے نائب اور وکیل بن کر قربانی کر سکتا ہے، خواہ دونوں ایک ہی شہر میں ہوں یا مختلف ممالک میں، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔(۱)

مثلاً پاکستان کے شہر کراچی میں رہنے والا آدمی ٹیلیفون، فیکس، خط یا ای میل وغیرہ سے لاہور میں رہنے والے آدمی کو قربانی کیلئے وکیل بنا سکتا ہے، اسی طرح سعودی عرب میں رہنے والا آدمی پاکستان یا افغانستان کے کسی آدمی کو وکیل بنا کر افغانستان میں اپنی قربانی کرا سکتا ہے۔

قربانی واجب ہے

رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد دس سال تک مدینہ منورہ میں قیام فرمایا ہر سال پابندی سے قربانی فرماتے تھے(۲)، اس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظمہ کیساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر صاحب استطاعت آدمی پر ہر شہر میں واجب ہے، نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اس لئے جمہور علمائے اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔(۳)

---

(۱) مصري وكل وكيلا بان يضحي عنه له وخرج الى السواد فخرج الوكيل بالاضحية الى موضع لا يعد من المصر فذبحها هناك فهو كما لو كان الموكل في السواد خرجت ضحيته عنه ولو كان قد عاد الى المصر وعلم الوكيل بقدومه ثم نحر الاضحية عن الموكل بلا خلاف ... هندية ج ۵ ص ۲۹۷ الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان ط رشيديه، البحر ج ۸ ص ۱۷۶ شامي ج ۶ ص ۳۱۸، ط سعيد

(۲) عن ابن عمرؓ قال اقام رسول الله ﷺ بالمدينة عشر سنين يضحي، هذا حديث حسن، ترمذي ج ۱ ص ۲۷۷، ابواب الاضاحي ط سعيد وفي مرقاة المفاتيح اي كل سنة فمواظبته دليل الوجوب، مرقاة ج ۳ ص ۳۱۴، باب الاضحية، ط مكتبه امداديه ملتان

(۳) قال في البدائع قوله عز وجل فصل لربك وانحر قيل في التفسير صل صلوة العيد

قربانی والا وفات پاگیا

اگر کسی نے قربانی کے لئے جانور خریدا، اور ایام نحر میں قربانی کرنے سے پہلے اس آدمی کا انتقال ہوگیا، تو وہ جانور مرحوم کے ترکہ میں شامل ہو جائے گا اور ورثاء اس کے حق دار ہوں گے، اب اگر ورثاء خوشی سے مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں میت کو ثواب ملے گا باقی وارثوں کے لئے اس جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں۔(۱)

قرض لیکر قربانی کرنا

اگر قربانی واجب ہے اور نقد رقم نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا لازم ہوگا(۲)، اور اگر قربانی واجب نہیں تو قرض لیکر قربانی کرنا بہتر نہیں، تاہم اگر قربانی کرے گا تو قربانی ہو جائے گی اور ثواب ملے گا، اور قرض کی رقم ادا کردینا اس پر لازم ہوگا۔(۳)

قصائی کے ہاتھ کا ذبیحہ

اگر قصائی مسلمان ہے تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اس کا گوشت کھانا

وبحر لبدل بعده ومطلق الامر بوجوب في حق لعمل ومتى وجب على لنبي * يجب على الامة لانه قدوة للامة روي عنه عليه السلام من لم يضح فلا يقربن مصلانا وهذا خرج مخرج لوعيد على ترك الاضحية ولا وعيد الا بترك الواجب بدائع ج ۵ ص ۶۲ كتاب الاضحية

۱ ولو مات احد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل الدر مع الرد. كتاب الاضحية ج ۶ ص ۳۲۶ البحر ج ۸ ص ۱۷۷ ط سعيد تكملة فتح القدير ج ۸ ص ۴۳۵، كتاب الاضحية ط رشيديه بدائع ج ۵ ص ۷۲ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب هنديه ج ۵ ص ۳۰۵، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة

۲ ومن شرط الوجوب مع اليسار ... الخروج عن عهدة الواجب في ... والاصوب ... هنديه ج ۵ ص ۲۹۲

(۳) ولو كان عليه دين ... هنديه ج ۵ ص ۲۹۲ ... الدر مع الرد ج ۶ ص ۳۲۱ البحر ج ۸ ص ۱۶۸ هنديه ج ۵ ص ۲۸۵ بدائع ج ۵ ص ۴۵ فصل ... شرط حل الاكل في الحيوان

جائز ہے۔(۱)

قصاب کی اجرت

۱۔ قربانی کے جانور کے کسی جزء مثلاً کھال یا گوشت وغیرہ سے قصاب کی اجرت دینا یا قیمت میں وضع کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو قربانی ہو جائے گی لیکن کھال کی قیمت یا جتنا گوشت دیا ہے اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

۲۔ قصاب کی اجرت الگ رقم سے دی جائے قربانی کے جانور کے کسی جزء سے نہیں اگر قربانی کے جانور کے کسی جزء سے اجرت ادا کی ہے تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

قصابی کا پیشہ

قصابی کا پیشہ، اور گوشت فروخت کرنے کا پیشہ درست ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی یہ پیشہ مسلمانوں میں جاری تھا، اور بعض صحابہ کرام گوشت فروشی کا کام کرتے تھے۔(۳)

قضاء قربانی کے ساتھ ادا قربانی

قربانی کے سات شرکاء میں سے ایک نے گذشتہ سال کی قربانی کی نیت کی تو سب

---

(۱) وشرطه كون الذابح مسلماً [illegible] البحر ج٦ ص ٢٩٦، كتاب الذبائح، ط سعيد

(۲) ولو جز الصوف وعليه أن يتصدق بالأجر، هندية ج٥ ص ٣٠١ الباب السادس في بيان ما يستحب في الأضحية والانتفاع بها، شامي ج٦ ص ٣٢٩، ط سعيد ولا أن يعطي أجر الجزار والذابح منها، هندية ج٥ ص ٣٠١، ط رشيدية شامي ج٦ ص ٣٢٨ البحر ج٨ ص ١٧٨ بدائع الصنائع ج٥ ص ٨١ فصل في بيان ما يستحب قبل التضحية

(۳) عن أبي مسعود الأنصاري قال كان رجل يقال له أبو شعيب وكان له غلام لحام الحديث بخاري ج٢ ص ٨١٧، باب الرجل يتكلف الطعام لإخوانه، ط قديمي كتب خانه وفي الحديث من الفوائد جواز الاكتساب بصنعة الجزارة واستعمال العبد فيما يطيق من الصنائع وانتفاعه بكسبه منها فتح الباري ج٩ ص ٥٦٠، رقم الحديث ٥٤٣٤، ط السعودية باب الرجل يتكلف الطعام لإخوانه

شرکاء کی قربانی درست ہو جائے گی، لیکن اس شریک کی جس نے قضاء کی نیت کی ہے نفلی قربانی ہوگی قضا قربانی ادا نہیں ہوگی، اور کل جانور کا گوشت صدقہ کر دینا لازم ہوگا اور قضا قربانی کے عوض ایک اوسط (درمیانی) درجہ بکرے کی قیمت خیرات کرنی ضروری ہے۔(۱)

قیدی

☆ اگر قیدی مقیم ہے نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی کے ایام میں قربانی کرنا واجب ہے چاہے قید خانہ میں کرے یا کسی کو کہہ کر قید خانہ سے باہر کسی بھی جگہ پر کرے بہرحال قربانی کرنی ضروری ہے۔(۲)

☆ اگر قیدی اپنے ملک سے باہر مقید ہے یا اپنے شہر سے باہر مسافت سفر میں مقید ہے اور وہ نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

(ک)

کاروبار مشترک ہے

اگر باپ کی وفات ہو چکی ہے، اور اولاد ایک ساتھ رہ کر کاروبار کرتی ہے تو اگر ان کا مشترک مال یا جائیداد تقسیم کرنے کے بعد ہر اولاد صاحب نصاب ہو جاتی ہے، ہر ایک بالغ اولاد کو اپنے اپنے نام سے قربانی کرنا ضروری ہے، اگر کسی ایک بھائی کی طرف

(۱) وشمل ما لو كانت احدهم مريدا للأضحية عن عامه وأصحابه عن الماضي تجوز الأضحية عنه ونية أصحابه باطلة وصاروا متطوعين وعليهم التصدق بلحمها وعلى الواحد أيضا لأن نصيبه شائع. شامي ج ٦ ص ٣٢٦، كتاب الأضحية

(۲-۳) وشرطها الإسلام والإقامة واليسار ... واليسار ملك مائتي درهم أو عرض يساويها. الدر مع الرد، كتاب الأضحية، ج ٦ ص ٣١٢ هندية ج ٥ ص ٢٩٢ كتاب الأضحية الباب الأول في تفسيرها البحر الرائق ج ٨ ص ١٧٤، كتاب الأضحية، ط سعيد بدائع الصنائع ج ٥ ص ٦٤ فصل في شرائط الوجوب، ط سعيد تكملة فتح القدير ج ٨ ص ٣٢٥، كتاب الأضحية، ط رشيدية

سے قربانی کی باقی بھائیوں کی طرف سے نہیں کی تو بقیہ بھائیوں کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا(۱)، اور جو اولاد نابالغ ہے ان پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

کاشتکار

اگر کاشتکار کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہے کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

کافر کو گوشت دینا

☆ کافروں کو بلا اجرت قربانی کا گوشت دینا جائز ہے البتہ غریب مسلمانوں کو دینے کا ثواب زیادہ ہے کیونکہ یہ مستحب ہے، اس لئے قربانی کا گوشت مسلمانوں کو دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆ کوئی واقعی مصلحت ہو تو غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں مگر بہتر نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں میں غرباء کی کمی نہیں ہے۔

☆ قربانی کا گوشت بھنگی جمعدار کو دینا جائز ہے۔ (۴)

---

(۱) ومن الخيار ان يستغرق الوجوب جميع ماله فيؤدي الى الحرج فلابد من اعتبار الغنى وهو ان يكون في ملكه مائتا درهم او عشرون دينارا او شيء تبلغ قيمته ذلك سوى مسكنه وما يتأثث به وكسوته وخادمه وفرسه وسلاحه وما لا يستغنى عنه الخ بدائع ج ۵ ص ٦٤، كتاب الاضحية فصل اما شرائط الوجوب، ط سعيد. تجب على حر مسلم موسر مقيم عن نفسه. البحر ج ۸ ص ۱۷۳ هنديه ج ۵ ص ۱۹۲

(۲) وشرائطها اي شرائط وجوبها ولم يذكر الحرية ولا العقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف. شامي ج ٦ ص ۳۱۲ ط سعيد هنديه ج ۵ ص ۱۹۲ الباب الاول

(۳) والمزارع ثوران وآلة الفدان ليس بغني وبقرة واحدة غني وثلاث ثيران اذا ساوى احدهما مائتي درهم صاحب نصاب. هنديه ج ۵ ص ۲۹۳، كتاب الاضحية الباب الاول ط رشيديه

(۴) ويهب منها ما شاء للغني والفقير والمسلم والذمي كذا في الغياثية. هنديه ج ۵ ص

کان

☆ جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں اس کی قربانی درست نہیں (۱)، یا کان تو ہیں مگر کسی کان کا تہائی حصہ یا زیادہ کٹ گیا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔(۲)

☆ اور اگر پیدائش سے کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔ شامی (۳).

☆ جس جانور کا کان لمبائی میں یا اس کے منہ کی طرف سے پھٹ جائے اور لٹکا ہوا ہو یا پیچھے کی طرف پھٹا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، اگرچہ بہتر نہیں۔(۴)

کافر

اگر کوئی کافر ایام قربانی بلکہ بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے

= ۳۰۰، الباب الخامس فی محل اقامة الواجب، ط رشیدیه

(۱) ولا تجوز العمياء ... والتي لا اذن لها في الخلقة، هندية ج ۵ ص ۲۹۷، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، ط رشيدية، بدائع الصنائع ج ۵ ص ۷۵، البحر الرائق ج ۶ ص ۱۷۶، شامی ج ۶ ص ۳۲۳

(۲) ذكر في الجامع الصغير ان كان الذاهب كثيرا يمنع وان كان يسيرا لا يمنع واختلف اصحابنا بين القليل والكثير فعن ابي حنيفة اربع روايات وروى محمد في الاصل وفي الجامع انه اذا كان ذهب الثلث او اقل جاز وان كان اكثر لا يجوز والصحيح ان الثلث وما دونه قليل وما زاد عليه كثير وعليه الفتوى، هندية ج ۵ ص ۲۹۸ ط رشيدية، شامی ج ۶ ص ۳۲۳، بدائع ج ۵ ص ۷۵، البحر ج ۸ ص ۱۷۷

(۳) والسكاء التي لا اذن لها خلقة، ولو لها اذن صغيرة خلقة اجزأت، زيلعي، الدر مع الرد ج ۶ ص ۳۲۴، كتاب الاضحية، ط سعيد، بدائع ج ۵ ص ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط سعيد

(٤) تجزئ الشرقاء مشقوقة الاذن طولا، والخرقاء مثقوبة الاذن، والمقابلة ما قطع من مقدم اذنها شيء وترك معلقا، والمدابرة ما فعل ذلك بمؤخر الاذن من الشاة، شامی ج ٦ ص ۳۲۵، كتاب الاضحية، ط سعيد، البحر ج ۸ ص ۱۷۷، بدائع ج ۵ ص ۷٦، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

مسلمان ہوگیا اور وہ مالدار صاحب نصاب ہے تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے اگر قربانی کا وقت باقی ہے ورنہ قربانی کا وقت گذر جانے کے بعد ایک اوسط درجے بکرے کی قیمت صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۱)

کانا

کانے جانور کی قربانی درست نہیں۔(۲)

کپورے

جانور کے خصیے (کپورے) کھانا مکروہ تحریمی ہے اور غیر مذبوحہ جانور کے خصیے حرام ہیں۔(۳)

کتب خانہ

☆ اگر کتب خانہ ایسے آدمی کے پاس ہے جو خود تعلیم یافتہ نہیں بلکہ دوسروں کے مطالعہ کے لئے کتابیں رکھی ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب ہوگی۔

☆ اور اگر "کتب خانہ" کا مالک خود تعلیم یافتہ ہے، اور کتابیں مطالعہ کے لئے رکھی ہیں، تو کتابوں کے مالک پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۴)

(۱) حتی لو کان کافرا فی اول الوقت ثم اسلم فی آخره تجب علیه. عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۲، کتاب الاضحیة، الباب الاول. بدائع ج ۵ ص ٦٥، فصل ما کیفیة الوجوب، ط سعید

(۲) ولاتجزئ العمیاء والعوراء وهی ذاهبة احدی العینین بکمالها، محیط البرهانی، الفصل الخامس فیمایجوز من الضحایا ومالایجوز، ج ۸ ص ٤٦٦، المجلس العلمی ادارة القرآن. بدائع الصنائع ج ۵ ص ۷۵ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، البحر ج ۸ ص ۱۷٦، شامی ج ٦ ص ۳۲۳

(۳) وکره تحریما وقیل تنزیها، والاول اوجه من الشاة سبع الحیاء والخصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر للأثر الوارد فی کراهة ذلك، الدر مع الرد ج ٦ ص ۷٤۹، مسائل شتی ط سعید

(٤) ولو کان له مصحف قیمته مائة درهم وهو ممن یحسن ان یقرء منه فلا ضحیة علیه سواء =

☆ اگر "کتب خانہ" کی کتابیں تجارت کے لئے ہیں، اور کتابوں کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔(۱)

کتنی قربانیاں واجب ہیں

صاحب نصاب آدمی پر ایک ہی قربانی واجب ہوتی ہے، خواہ کتنا ہی بڑا مالدار ہو خواہ کتنے ہی نصاب کا مالک ہو ایک آدمی پر ایک ہی حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ چاہے ایک بکرا یا بکری یا دنبہ یا دنبی یا بھیڑ سے قربانی کرے یا گائے بھینس اور اونٹ میں سے ساتواں حصہ لیکر قربانی کرے دونوں صورتیں درست ہیں۔(۲)

کچا گوشت

حلال طریقے سے ذبح کیا ہوا کچا گوشت کھانا جائز ہے، پکانا حلال ہونے کی شرط نہیں ہے۔(۳)

کرایہ پر دی ہوئی چیز

اگر کرایہ پر دی ہوئی چیز کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا

= كل بقرة منه وسبعون رلاشعر وان كان لابحتسب للبقرة منه فعليه الاضحية ،هنديه ج ٥ ص ۲۹۳، كتاب الاضحية ،الباب الاول ط رشيديه

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الذي يتعلق به وجوب صدقة الفطر، وفي الشامية (قوله واليسار) بان ملك مائتي درهم أو عرضا يساويها غير مسكنه وثياب اللبس او متاع يحتاجه إلى ان يذبح الاضحية ،شامي ج ٦ص ۳۱۲ هنديه ج ٥ص ۲۹۲، الباب الاول

(۲) فتجب التضحية على حر مسلم مقيم موسر عن نفسه لا عن طفله شاة (أو سبع بدنة) وهي الابل والبقر لخ الدر مع الرد ج ٦ص ۳۱۳، ۳۱۵ بدائع ج ٥ص ۷۰، فصل اما محل اقامة بوجوب هنديه ج ٥ص ۳۰٤، باب فيما يتعلق بالشركة البحر ج ۸ص ۱۷٤ ،تكمله فتح القدير ج ۸ص ٤۲۹، ط رشيديه

(۳) ومن حكمها طهارة المذبوح وحل اكله من المأكول وطهارة غير المأكول للانتفاع لا بجهة الاكل ،فتاوى هنديه ج ٥ص ۲۸٦، كتاب الذبائح ،الباب الاول ط رشيديه كفايت المفتي ج ۸ص ۲٦۲

اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہوگا۔ کیونکہ کرایہ پر دی ہوئی چیز جب تک کرایہ پر ہے حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۱)

کسان

اگر "کسان" کے پاس ہل چلانے اور دوسری ضرورت کے علاوہ اتنے جانور موجود ہیں کہ ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایسا نہیں، اور دوسرا کوئی مال نہیں، تو قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

کمزور جانور

جانور اتنا زیادہ کمزور ہو کہ ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی درست نہیں، البتہ اگر اتنا کمزور نہیں باقاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۳)

کھال

(الف) کھال جب تک موجود ہے قربانی کرنے والے کو اس میں تین قسم کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں (۱) خود استعمال کرنا۔(۲) کسی کو ہدیہ کے طور پر دینا

---

(۱) أولها الغنى، والغنى فيها من له مئتا درهم أو عرض يساوي مائتي درهم سوى مسكنه وخادمه وثيابه التي يلبسها وأثاث البيت فالغنى في الأضحية هو الغنى في صدقة الفطر، فتاوى قاضي خان على هامش الهندية ج ۳ ص ۳۴۴، ط ماجديه عالمگيرى ج ۵ص ۲۹۲ شامى ج ۶ص ۱۱۲ تكمله فتح القدير ج ۸ص ۴۲۵ بدائع ج ۵ص ۶۴، فصل اما شرائط الوجوب البحر ج ۸ص ۱۷۴ ط سعيد

(۲) والزارع بثورين وآلة الفدان ليس بغني وببقرة واحدة غني وبثلاثة ثيران اذا ساوى احدهما مائتي درهم صاحب نصاب فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۹۳، الباب الاول ط رشيديه

(۳) وأما صفته فهو أن يكون سليما من العيوب الفاحشة ولا تجوز العمياء والعوراء البين عورها والعرجاء البين عرجها وهي التي لا تقدر أن تمشي برجلها إلى المنسك والمريضة البين مرضها، فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۹۷، الباب الخامس، ط رشيديه

(۳) فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا۔(۱)

(ب) اور اگر قربانی کا چمڑا نقد رقم یا کسی چیز کے عوض میں فروخت کر دیا تو اس صورت میں قیمت کی رقم صدقہ کر دینا واجب ہوگا۔(۲)

(ج) کھال کو صدقہ کرنے کی نیت سے فروخت کرنا جائز ہے، قیمت کی رقم کو اپنے استعمال میں لانے کی نیت سے کھال فروخت کرنا گناہ ہے اگرچہ بیع صحیح ہے۔(۳)

کھال اتارنا

مسئلہ: جب جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کر دیا جائے، اور اس کا دم نکل جائے یعنی ٹھنڈا ہو جائے تو اس کی کھال اتارنا جائز ہے، خواہ پوری اتاری جائے، یا ٹکڑے ٹکڑے اتاری جائے، یا سینگوں تک کی کھال جسم کی کھال کے ساتھ شامل کر لی جائے، یہ سب صورتیں جائز ہیں۔(۴)

مسئلہ: جانور کو ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اتارنا ناجائز اور حرام ہے اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔(۵)

---

(۱) ویتصدق بجلدها او یعمل منه نحو غربال وجراب ولا باس بان یشتری به ما ینتفع بعینه مع بقائه استحسانا. فتاوی هندیه ج ۵ص ۳۰۱، الباب السادس، ط رشیدیه، شامی ج ۶ص ۳۲۸

(۲، ۳) ولا یبیعه بالدراهم لینفق الدراهم علی نفسه وعیاله ... ولو باعها بالدراهم لیتصدق بها جاز لانه قربة کالتصدق بالجلد واللحم وقوله ﷺ من باع جلد اضحیة فلا اضحیة له یفید کراهة البیع و ما البیع فجائز لوجود الملك والقدرة علی التسلیم البحر ج ۸ص ۱۷۸، ط سعید

(٤) ویستحب ان یتربص بعد الذبح بقدر ما یبرد ویسکن من جمیع اعضائه وتزول الحیاة من جمیع جسده ویکره ان ینخع ویسلخ قبل ان یبرد. فتاوی هندیه ج ۵ص ۳۰۰ ط رشیدیه، کوئٹه

(۵) ویکره له بعد الذبح قبل ان تبرد ان ینخعها وهو ان ینحرها حتی یبلغ النخاع وان یسلخها قبل ان تبرد. فتاوی هندیه ج ۵ص ۲۸۷، کتاب الذبائح، ط رشیدیه

کھال جل گئی

اگر کسی جانور کی کھال جل جائے کی وجہ سے اس پر بال نہ جمتے ہوں اور زخم وغیرہ نہ ہو اور تمام اعضاء صحیح وسالم ہوں تو ایسے مویشی کی قربانی جائز ہے۔(۱)

کھال ذبح سے پہلے فروخت کرنا

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کھال فروخت کرنا حرام ہے، لہٰذا جو لوگ ذبح سے پہلے ہی کھال فروخت کر دیتے ہیں وہ ناجائز اور حرام کرتے ہیں۔ باقی وعدہ کرنا جائز ہے۔(۲)

کھال عوض میں دینا

☆ ملازم، امام، موذن یا خادم وغیرہ کو تنخواہ کے عوض میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۳)

☆ اگر مذکورہ افراد کو تو کے مستحق ہیں تو ان کو بلا عوض دینا درست ہے۔(۴)

☆ قصائی کو اجرت کے بدلے میں قربانی کی کھال دینا جائز نہیں۔(۵)

---

۱ وتحری المحرورة وهی التی حرصوفها، فتاوی هندیه ج ۵ص ۲۹۸. ط رشدیه وشها ستر شعر الاضحیة فی عیروقته یحوراذا کان له نفع و مع کدا فی القنیة ج ۲ص ۴۰ بحواله امدادالفتاوی ج ۳ص ۵۹۷

(۲) روال السنة ص ۲۳ و علاط العوام ص ۱۳۹. ط زمزم سشر وکدلک بیع للحم فی الشاة الحیه لانها انما یصیر لحما بالدبح والسلخ فکان بیع المعدوم فلاینعقد، بدائع ج ۵ ص ۱۳۹ فصل اما الذی یرجع الی المعقود عنه ط سعید ومنها ان یکون مقدور التسلیم عند العقد، فان کان معجور التسلیم عنده لاینعقد، بدائع ج ۵ص ۱۴۷ فصل اما الذی یرجع الی المعقود علیه

(۴،۳) ویتصدق بجلدها او یعمل منه. شامی ج ۶ص ۳۲۸ البحر ج ۸ص ۱۷۸ اور تصدق میں بلاعوض تملیک ضروری ہے

(۵) ولا ان یعطی اجر الجزار والذابح منها، فتاوی هندیه ج ۵ص ۳۰۱ ط سعید بدائع ج ۵ص ۸۱ فصل اما بیان مایستحب قبل التضحیة

کھال کسی کو دینا

قربانی کی کھال سے خود فائدہ اٹھانا یا کسی کو کھال دیدینا خواہ وہ مالدار ہو یا فقیر، ہاشمی ہو یا اور کوئی، اپنے اصول وفروع ہوں یا اجنبی یہ سب جائز ہے، اس میں تملیک بھی واجب نہیں، کیونکہ خود اپنے لئے اس کا مصلی جائے نماز، ڈول وغیرہ بنالینا یا اور کام میں لانا جائز ہے جس میں تملیک کی ضرورت نہیں۔ جب اگر قربانی کرنے والا کھال سے نفع نہ اٹھائے اور نہ کسی کو کھال ھبہ کرے بلکہ اسے فروخت کردے تو اس کی قیمت کی رقم صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا

کھال کی رقم تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ کھال کی رقم صدقہ کرنا ضروری ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی مسکین غریب کو کسی قسم کے معاوضہ کے بغیر دیا جائے اور اگر تنخواہوں میں دی گئی تو اجرت ہوجائے گی، اور اگر مالدار کو دیا جائے گا تو ھبہ ہوگا صدقہ نہیں ہوگا۔ جب غریب طلباء یا غریب لوگ اس کے مستحق ہیں۔ (۲)

کھال کی رقم سے آمدنی کا ذریعہ بنانا

قربانی کی کھال کی رقم کو آمدنی کا ذریعہ بنانا جائز نہیں بلکہ کھال جمع کرنے والی جماعت یا برادری پر لازم ہے کہ جلد از جلد وہ رقم مستحق زکوۃ لوگوں کو دیدیں ورنہ ایسے لوگ گنہگار ہوں گے۔ (۳)

---

(۱) ویجوز الانتفاع بجلدها بان یتخذ منه فروا وجرابا وغربالا ولا بأس ببیعه بالدراهم لیتصدق بها لا ان ینتفع بالدراهم وینفقها علی نفسه فان باع لذلك تصدق بالثمن الفتاوی البزازیة علی هامش الهندیة ج ٦ ص ٢٩٤ ط رشیدیه السادس فی الانتفاع
بدائع ج ٥ ص ٨١ شامی ج ٦ ص ٣٢٨

(٢) ویتصدق بجلدها او یعمل منه، شامی ج ٦ ص ٣٢٨ البحر ج ٨ ص ١٧٨

(٣) ولا یبیعه بالدراهم لیتصدق بها لان ینتفع بالدراهم او ینفقها علی نفسه فان باع لذلك تصدق بالثمن الفتاوی البزازیة علی هامش الهندیة ج ٦ ص ٢٩٦، ط رشیدیه

کھال کی قیمت استعمال میں لانا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں ہے، اگر اپنے استعمال میں لائی گئی تو اس کا بدل صدقہ کرنا واجب ہے ورنہ قربانی کا ثواب پورا نہیں ملے گا۔ (۱)

کھال کی قیمت کا مصرف

کھال کی قیمت کا مصرف زکوۃ کا مصرف ہے یعنی مسلمان فقیر وغریب اور یتیم خانہ اور دینی مدارس کے غریب طلباء، محتاج معذور وغیرہ ہیں۔ (۲)

کھال کی قیمت میں حیلہ کرنا

☆ قربانی کی کھال کو فروخت کرنے کے بعد اس کی قیمت کی رقم فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا یعنی ان کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے، فقراء و مساکین کے علاوہ کسی اور مصرف میں صرف کرنا جائز نہیں ہے، اگر شدید مجبوری کی صورت میں ایسی رقم کو کسی اور مصرف میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو حیلہ کرنا ضروری ہے، اور حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوئی وہ رقم کسی مسکین یا فقیر کو دے کر مکمل طور پر مالک بنا دیا جائے پھر اس سے کہا جائے کہ آپ اپنی طرف سے اس رقم کو مثلاً مسجد یا مدرسہ کی تعمیر یا اساتذہ کرام کی تنخواہ وغیرہ میں دیدیں اور وہ خوشی

---

(۱) ایضاً

(۲) وهو مصرف ايضاً لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة شامی ج ۲ ص ۳۳۹، باب المصرف (فان بيع اللحم او الجلد به) اى بمستهلك (او بدراهم تصدق بثمنه) الدر مع الرد ج ٦ ص ۳۲۸ ويشترط ان يكون الصرف تمليكاً لا اباحة الدر مع الرد، باب المصرف ج ۲ ص ۲۵۰ البحر ج ۲ ص ۲٤۳، باب المصرف بدائع ج ۲ ص ۳۹، ط سعيد، تاتارخانية ج ۲ ص ۲۷۲، ط ادارة القرآن

سے دیدے، تو اس رقم کو مسجد، مدرسہ یا اساتذہ کرام وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا اور خرچ کرنا جائز ہوگا۔ مگر رقم دیتے وقت یہ شرط نہ رکھے بلکہ مالک بنا کر دینے کے بعد اس سے کہے۔(۱)

☆ اگر قربانی کرنے والے نے قربانی کی کھال کسی فقیر مستحق آدمی کو دیدی، اور وہ شخص جس کو کھال دی ہے، کھال کو فروخت کر کے کسی پڑھانے والے استاذ کو تنخواہ دیدے یا مسجد کی تعمیر میں خرچ کر دے تو جائز ہے، لیکن اگر قربانی کرنے والا خود فروخت کرے تو پھر وہ اس کھال کے روپے کو معلم وغیرہ کی تنخواہ یا مسجد میں نہیں دے سکتا بلکہ صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۲)

کھجلی

جس جانور کو کھجلی کی بیماری ہے، اور اس کا اثر گوشت تک نہ پہنچا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، اور اگر بیماری اور زخم کا اثر گوشت تک پہنچا ہو تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہے۔(۳)

کھری

کھری کھانا درست ہے، کیونکہ یہ حرام چیزوں میں سے نہیں ہے۔(۴)

(۲،۱) وحيلة التكفين بها التصدق على فقير ثم هو يكفن فيكون الثواب لهما وكذا في تعمير المسجد وتمامه في حيل الاشباه ، الدر مع الرد ج ۲ ص ۲۷۱، ۳٤٥ البحر ج ۲ ص ۲٤۳ باب المصرف بدائع ج ۲ ص ۳۹ ط سعيد تبرجبه ج ۲ ص ۲۷۲ ط ادارة القرآن

(۳) والجرباء السمينة ، فلو مهزولة لم يجز لان الجرب في اللحم نقص الدر مع الرد ج ٦ ص ۳۲۳ بدائع ج ٥ ص ۷٦ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. هنديه ج ٥ ص ۲۹۸ الباب الخامس

(٤) كره تحريما وقيل تنزيها والأول اوجه من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر. الدر مع الرد ج ٦ ص ۷٤۹ مسائل شتى ط سعيد

(گ)

گابھن نکلی

اگر قربانی کے ارادہ سے جانور خریدا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ گابھن ہے تو اس صورت میں اگر جانور خریدنے والا صاحب نصاب ہے تو وہ اس جانور کے بجائے دوسرا جانور خرید کر قربانی کر سکتا ہے اور گابھن جانور خود بھی پالنے کے لئے رکھ سکتا ہے اور اگر فروخت کرنا چاہے تو فروخت بھی کر سکتا ہے۔

اور اگر جانور خریدنے والا خود نصاب کا مالک نہیں تھا تو اس پر اسی جانور کی قربانی لازم ہوگی، مزید معلومات کے لئے ''حاملہ جانور'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱)

گائے کی قربانی

گائے کی قربانی کرنا قرآن مجید (۲) اور حدیث شریف (۳) سے ثابت ہے۔ اور اس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

---

(۱) كفايت المفتى مع تخريج ج ۸ ص ۱۸۹، كتاب الاضحية والذبيحة، دار الاشاعت

(۲) قال تعالى: ومن الابل اثنين ومن البقر اثنين (الانعام ۱۴۴)

(۳) عن عائشة ان النبي ﷺ دخل عليها وحاضت بسرف قبل ان تدخل مكة وهي تبكي فقال مالك انفست؟ قلت نعم، قال ان هذا امر قد كتبه الله على بنات آدم فاقضي ما يقضي الحاج غير ان لاتطوفي بالبيت، فلما كنا بمنى اتيت بلحم بقر، فقلت ما هذا؟ قالوا ضحى رسول الله ﷺ عن ازواجه بالبقر. (بخارى شريف ج ۲ ص ۸۳۲، ط قديمي) عن جابر قال نحرنا مع رسول الله ﷺ بالحديبية البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة. (ترمذى ج ۱ ص ۲۷۶، ابواب الاضاحى، باب في الاشتراك في الاضحية، ط سعيد، بدائع الصنائع ج ۵ ص ۷۰، فصل في محل اقامة الواجب، البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۴، تكملة فتح القدير ج ۸ ص ۴۲۹، ط رشيديه)

گائے کی قربانی پر اگر پابندی ہے

ہندوستان اسی طرح ہندؤں کی حکومت والے ممالک یا علاقے میں گائے کی قربانی پر پابندی ہے تو ایسے ممالک اور علاقے کے مسلمان گائے کی قربانی نہ کریں بلکہ بکرا، بکری، دنبہ، دنبی بھینسا، بھینس اور اونٹ قربان کریں تاکہ فتنہ فساد اور قتل قتال اور شورش برپا نہ ہو لیکن اگر کسی نے اس کے باوجود گائے کی قربانی کی، تو قربانی صحیح ہو جائیگی اور فریضہ ادا ہو جائے گا۔(۱)

گائے کی قربانی رکوانا صحیح نہیں

مسلمانوں کا کافروں کیساتھ کسی ایسی بات میں متفق ہونا جس سے شعائر اسلام کی ہتک اور بے حرمتی ہوتی ہو ناجائز اور حرام ہے، کسی بھی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ گائے کی قربانی رکوانے کے لئے غیر مسلم ہندوں کے ساتھ دے یا اتفاق کرے، کیونکہ اس میں اسلام کی ہتک ہوتی ہے، اور جو شخص اسلام کے ہتک میں کافروں کا ساتھ دے گا وہ مسلمان نہیں رہے گا۔(۲)

گدی کی طرف سے ذبح کرنا

جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کرنا منع ہے۔

جس جانور کو گدی کی طرف سے ذبح کیا گیا ہے اس کا گوشت کھانا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک حلال نہیں۔(۳)

---

(۱) والفتنة أشد من القتل، البقرة آیت ۱۹۱

(۲) ولا تعاونوا على الإثم والعدوان، المائدة آیت ۲

(۳) وإذا ذبح الشاة من قبل القفا فإن قطع الأكثر من هذه الأشياء قبل أن تموت حلت وإن ماتت قبل قطع الأكثر من هذه الأشياء لا تحل ويكره هذا الفعل لأنه خلاف السنة وفيه زيادة إيلام، فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۸۷، كتاب الذبائح، الباب الأول، ط رشيديه، البحر ج ۸ ص ۱۷۰، كتاب الذبائح، ط سعيد

گذشتہ سال کی قربانی کا حکم

گذشتہ سال کی قربانی باقی ہے تو اس کی قیمت صدقہ کردینا واجب ہے، اگر کسی نے بڑے جانور میں دو حصے لئے اس نیت سے کہ ایک حصہ سال رواں کی قربانی کا حصہ ہے اور ایک حصہ گذشتہ سال کی قربانی ہے تو اس صورت میں تمام شریکوں کی قربانی ادا ہوجائے گی، البتہ اس آدمی کے سال رواں کی قربانی ادا ہوجائے گی اور گذشتہ سال کی قضاء کی نیت سے جو قربانی کی وہ ادا نہیں ہوگی نفل ہوجائے گی، اور گذشتہ قربانی کے عوض ایک بکرے کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہوگا۔(۱)

گذشتہ گناہ معاف

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس رہو (اور اسے ذبح ہوتے دیکھو) کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرے گا اس کے ساتھ ہی تمہارے تمام گذشتہ گناہ معاف ہوجائیں گے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ فضیلت ہم اہل بیت (خاندان نبوت) کے لئے مخصوص ہے یا ہم اور تمام مسلمان اس کے مستحق ہیں؟

---

(۱) ومنها انه تقضى اذا فاتت عن وقتها ثم قضاء ها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة ،فتاوى هنديه ج ۵ص ۲۹۴، ط رشيديه بدائع ج ۵ ص ۶۶، فصل اما كيفية الوجوب ،ط سعيد شمى ج ٦ص ۳۱۲، ط سعيد وان نوى بعض الشركاء التطوع وبعضهم يريد الاضحية لعام الذى صاردين عليه وبعضهم لاضحية الواجبة عن عامه ذلك جاز الكل وتكون عن الواجب عمن نوى الواجب عن عامه ذلك و تكون تطوعا عمن نوى القضاء عن العام الماضى ولايكون عن قضائه بل يتصدق بقيمة شاة وسط لمامضى هنديه ج ۵ص ۳۰۵،الباب الثامن،ط رشيديه البحرج ۸ص ۱۷۸ ط سعيد

آپ ﷺ نے فرمایا: "ہمارے لیے بھی اور تمام مسلمانوں کیلئے بھی" (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۹۳)۔(۱)

گرنے کی وجہ سے عیب پیدا ہوا

اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کیلئے گرایا، اور گرانے کی وجہ سے کوئی عیب پیدا ہوگیا، تو اس عیب کا کچھ اعتبار نہیں، اس کی قربانی درست ہے۔(۲)

گروی کے جانور

گروی میں رکھے ہوئے جانور سے قربانی درست نہیں کیونکہ گروی میں رکھنے والا جانور کا مالک نہیں۔(۳)

گلا کٹ گیا

اگر ذبح کے دوران مرغی یا کسی جانور کا گلا کٹ گیا یعنی الگ ہوگیا تو اس کا کھانا درست ہے، مکروہ نہیں، البتہ جان بوجھ کر اتنا زیادہ ذبح کرنا مکروہ ہے، جانور مکروہ نہیں ہوگا۔(۴)

(۱) عن علي يا فاطمة قومي واشهدي اضحيتك اما ان لك باول قطرة تقطر من دمها مغفرة لكل ذنب اما انه يجاء بها يوم القيامة بلحومها ودمائها سبعين ضعفا حتى توضع في ميزانك هي لآل محمد وللناس عامة. كنز العمال ج ٥ ص ١٠٢ رقم الحديث ١٢٢٣٧، ط مؤسسة الرسالة. بدائع ج ٥ ص ٧٩ فصل في بيان ما يستحب قبل التضحية. البحر ج ٨ ص ١٧٩. شامي ج ٦ ص ٣٢٨

(۲) ولو قدم اضحية ليذبحها فاضطربت في المكان الذي يذبحها فيه فانكسرت رجلها ثم ذبحها على مكانها اجزأه. فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٩٩، ط رشيديه. البحر ج ٨ ص ١٧٧ فتح القدير ج ٨ ص ٤٣٥ بدائع ج ٥ ص ٧٦ فصل في شرائط جواز اقامة الواجب

(۳) ولو اودع رجل رجلا شاة فضحى بها المستودع عن نفسه يوم النحر فاختار صاحبها القيمة ورضي بها فاخذها فانها لا تجزي المستودع عن اضحيته. فتاوى هنديه ج ٥ ص ٣٠٣، ط رشيديه. قال في الشرنبلالية ... يرد بالوديعة كل شاة كانت امانة فلا تجزي كالوديعة. رد المحتار ج ٦ ص ٣٣١ ط سعيد

(٤) ويستحب الاكتفاء بقطع الاوداج ولا يبلغ الراس ولو فعل يكره. هنديه ج ٥ ص ٢٨٧، كتاب الذبائح ط رشيديه. بدائع ج ٥ ص ٦٠ قبيل فصل في بيان ما يحرم اكله من اجزاء =

گوشت

☆ قربانی کا گوشت خود کھانا، اور مالدار اور فقیر کو دینا اور سکھا کر رکھنا اور فریج میں محفوظ کرنا درست ہے۔(۱)

☆ نذر اور وصیت کی قربانی کے گوشت کے سوا باقی قربانی کا گوشت فقیر اور مالدار سب کھا سکتے ہیں۔(۲)

گوشت تول کر تقسیم کرنا

☆ بڑے جانور میں اگر سات افراد شریک ہیں، تو گوشت تقسیم کرتے وقت تول کر تقسیم کریں اندازے سے نہ کریں ورنہ کوئی حصہ کم اور کوئی حصہ زیادہ ہونے کی صورت میں سود ہونے کی وجہ سے گناہ ہوگا(۳)، البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کر دیا تو جس طرف مذکورہ چیزیں ہوں اس طرف اگر گوشت کم ہو تو درست ہے چاہے جتنا بھی کم ہو۔(۴)

☆ اگر تمام حصے دار ایک جگہ پر کھاتے ہیں الگ الگ جگہ پر جدا نہیں تو

= الحیوان، البحر ج ۸ ص ۱۷۰.

(۱) ویستحب ان یاکل من اضحیته ویطعم منها غیره جمیعا ویهب منها ما شاء للغنی والفقیر والمسلم فتاوی هندیه ج ۵ ص ۳۰۰، الباب الخامس ط رشیدیه البحر ج ۸ ص ۱۷۸

(۲) والخاص ان التی لایؤکل منها هی المنذورة ابتداء والتی وجب التصدق بعینها بعد ایام النحر والتی ضحی بها عن المیت بامره علی المختار. ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۷. ط سعید وان فی الاضحیة المنذورة سواء کانت من الغنی او الفقیر فلیس لصاحبها ان یاکل ولا ان یوکل الغنی، فتاوی هندیه ج ۵ ص ۳۰۰، ط رشیدیه

(۳) ویقسم اللحم وزنا، قوله لاجزافا لان القسمة فیها معنی المبادلة، قال فی البدائع اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فیها معنی التملیك واللحم من اموال الربا فلایجوز تملیکه مجازفة الدرمع الرد ج ۶ ص ۳۱۷، بدائع ج ۵ ص ۶۷، فصل مکیفة الوجوب البحر ج ۸ ص ۱۷۴ ط سعید

(۴) الا اذا ضم معه من الاکارع او الجلد بان یکون مع احدهم بعض اللحم مع الاکارع ومع الآخر بعضه مع الجلد الدرمع الرد ج ۶ ص ۳۱۷، ۳۱۸ البحر ج ۸ ص ۱۷۴ ط سعید.

اس صورت میں گوشت کو تول کر تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

☆ اگر قربانی میں شریک تمام افراد اس بات پر راضی ہیں کہ گوشت کو تقسیم نہ کیا جائے بلکہ ایک ہی جگہ پر پکا کر کھایا جائے یا صدقہ کر دیا جائے تو یہ جائز ہے تقسیم کی ضرورت نہیں (۲) لیکن اگر ان میں سے کوئی بھی ایک حصہ دار اس کے خلاف ہو اور وہ اپنا حصہ تقسیم کر کے لینا چاہے تو تقسیم کرنا ضروری ہوگا۔(۳)

☆ بڑے جانور کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اپنے ہوں یا بیگانے اس میں کوئی فرق نہیں ہے اور اگر اپنے بھائی وغیرہ رشتہ دار ایک گھر کے رہنے والے ہیں تو گوشت تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر چاہیں تو سب اکٹھا گوشت رکھیں اور کھائیں۔(۴)

گوشت دھونا

جانور کو حلال طریقے سے ذبح کرنے کے بعد جو گوشت جانور سے علیحدہ کیا جاتا ہے وہ پاک ہے پکانے سے پہلے دھونا ضروری نہیں، اگر دھو کر پکانا چاہے تو منع نہیں جو بھی صورت اختیار کرنا چاہے کر سکتا ہے۔(۵)

(۱ ۲) حتی لو اشتری لنفسه ولزوجته واولاده الكبار بدنة ولم يقسموها تجزيهم والظاهر انها لاتشترط لان المقصود منها الاراقة وقد حصلت .وحاصله ان المراد بيان شرط القسمة ان فعلت لانها شرط . ردالمحتار ج ٦ ص ٣١٧ .كتاب الاضحية . ط سعيد

(٣) وفي فتاوى الخلاصه بعين القسمة على ارادتهم ردالمحتار ج ٦ ص ٣١٧، ط سعيد

(٤ ,٣) ويقسم اللحم وزنا . قوله لاجزافا لان القسمة فيها معنى المبادلة .قال في البدائع اما عدم جواز القسمة مجازفة فلان فيها معنى التمليك واللحم من اموال الربا فلايجوز تمليكه مجازفة الدرمع الرد ج ٦ ص ٣١٧، بدائع ج ٥ ص ٦٧ .فصل ام كيفية الوجوب البحر ج ٨ ص ١٧٤ ط سعيد

(٥) فتاوى محموديه ج ٢ ص ٣١٦ طحطاوى على مرقى الفلاح ج ١ ص ٨٣ (واما حكمها) فطهارة المذبوح وحل اكله من الماكول ، هنديه ج ٥ ص ٢٨٦ والحاصل ان التى لاياكل منها هي المنذورة ابتداء والتي وجب لتصدق بعينها بعد ايام النحر والتي ضحى بها عن الميت بامره على المختار . ردالمحتار ج ٦ ص ٣٢٧. ط سعيد بدائع ج ٥ ص ٦٢، كتاب التضحية .ط سعيد

گوشت صدقہ کردینا لازم ہے

قربانی اگر نذر یا وصیت کی ہے، تو اس کا تمام گوشت فقراء اور مساکین میں صدقہ کردینا ضروری ہے، قربانی کرنے والا یا اس کے اصول وفروع اور مالدار لوگ اس کا گوشت نہیں کھا سکتے، اس کے علاوہ ہر قسم کی قربانی کا گوشت خود قربانی کرنے والا اور امام رشتہ دار کھا سکتے ہیں، فقیر وغنی سب کھا سکتے ہیں۔(۱)

گوشت فروخت کردیا

اگر کسی قربانی کرنے والے نے قربانی کا گوشت فروخت کردیا تو اس کی قیمت کے برابر رقم صدقہ کرنا ضروری ہے۔(۲)

گوشت فروخت کرنے کی نیت سے شرکت کرنا

سات آدمیوں نے ملکر ایک جانور خریدا، پھر معلوم ہوا کہ ایک شریک کی نیت گوشت فروخت کرنے کی ہے، تو ایسی صورت میں ایسے آدمی کا حصہ کوئی اور قربانی کرنے والا خرید لے، اس کے بعد قربانی کریں، ورنہ تمام شریکوں کی قربانی خراب ہوجائے گی، کسی بھی شریک کی قربانی درست نہیں ہوگی، کیونکہ قربانی خالص اللہ تعالی کی رضامندی کے لئے کرنا ضروری ہے ورنہ قربانی درست نہیں ہوتی۔(۳)

---

(۱) بدران يضحي ولم يسم شيئا عليه شاة ولا يأكل منها وان اكل عليه قيمتها، فتاوى هنديه ج ۵ ص ۲۹۵ ط رشيديه ان وجبت بالنذر فليس لصاحبها ان ياكل منها شيئا ولا ان يطعم غيره من الاغنياء سواء كان الناذر غنيا او فقيرا لان سبيلها التصدق وليس للمتصدق ان ياكل صدقته ولا يطعم الاغنياء، شامي ج ٦ ص ٦٢٧ فتاوى هنديه ج ۵ ص ۳۰۰، ط رشيديه

(۲) واللحم بمنزلة الجلد في الصحيح حتى لايبيعه بما لاينتفع به ولو باعها بالدراهم ليتصدق بها جاز لانه قربة كالتصدق، فتاوى هنديه ج ۵ ص ۳۰۱ الباب السادس البحر ج ۸ ص ۱۷۸

(۳) اذا شارك المتقرب من لايريد القربة لم تجز عن القربة ولو كان احد الشركاء ذميا كتابيا او غير كتابي وهو يريد اللحم لم يجزئهم عندنا والمسلم لو اراد اللحم لايجوز =

گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کرنا

مسئلہ: اگر کسی نے صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی، ثواب کی نیت سے قربانی نہیں کی، تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوئی، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ قربانی کے ایام میں ایک اور قربانی کرے۔(۱)

مسئلہ: اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی ایک شریک نے ثواب کی نیت نہیں کی، اور وہ جب قربانی ادا کرنے کی بھی نیت نہیں کی صرف گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی تو اس کی قربانی صحیح نہیں ہوئی، جان بوجھ کر ایسے آدمی کو بڑے جانور میں شریک کرنے کی صورت میں کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی سب پر دوبارہ قربانی لازم ہوگی۔(۲)

گوشت کی تقسیم

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرلئے جائیں، ایک حصہ اپنے گھر کیلئے، دوسرا حصہ رشتہ داروں، دوست احباب کے لئے، اور تیسرا حصہ فقراء اور محتاجوں کیلئے، لیکن اگر اہل وعیال زیادہ ہیں اور گوشت کی خود ضرورت ہے تو اپنے گھر کیلئے

عندنا، الفتاوى الهندية ج ٥ ص ٣٠٤ ط رشيدية، بدائع ج ٥ ص ٧٢، فصل في شرائط جواز إقامة الواجب، الدر مع الرد ج ٦ ص ٣٢٦، ط سعيد، وقد علم أن الشرط قصد القربة من الكل، رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٦ ط سعيد، وإن كان كل واحد منهم صبيا أو كان شريك السبع من يريد اللحم لا يجوز للآخرين، الفتاوى الهندية ج ٥ ص ٣٠٤ ط رشيدية، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا

١ ولو كان أحد الشركاء ذميا كتابيا أو غير كتابي وهو يريد اللحم لم يجز عنهم عندنا ... أو لمسلم لو أراد اللحم لا يجوز عندنا، الفتاوى الهندية ج ٥ ص ٣٠٤، الباب الثامن ط رشيدية

٢ إذا كان الشريك من لا يريد القربة لم يجز عن القربة وإن كان كل واحد منهم صبيا ... وكان شريك السبع من يريد اللحم لا يجوز للآخرين، الفتاوى الهندية ج ٥ ص ٣٠٤، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة ط رشيدية

رکھ سکتا ہے گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

گونگے کا ذبح

گونگے کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے، کیونکہ گونگا آدمی "بسم اللہ اللہ اکبر" کو ترک کر دینے میں معذور ہے۔(۲)

گھر کے تمام افراد کی طرف سے قربانی

اگر ایک گھر میں متعدد افراد ہیں اور سب صاحب نصاب ہیں، اور سب پر ایک ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے تو اس صورت میں گھر کے تمام افراد کی جانب سے ایک چھوٹے جانور کی قربانی کافی نہیں ہوگی، یا ایک فرد کی قربانی تمام افراد کے لئے کافی نہیں ہوگی (۳)، ایسی صورت میں ہر فرد کے لئے الگ الگ ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا چاہے ہر ایک کے الگ چھوٹا جانور سے یا ایک بڑے جانور میں

---

(۱) ويستحب أن يأكل من أضحيته ويطعم منها غيره، والأفضل أن يتصدق بالثلث ويتخذ الثلث ضيافة لأقاربه وأصدقائه ويدخر الثلث، ويطعم الغني والفقير جميعا، إلا أن يكون الرجل ذا عيال وغير موسع الحال فإن الأفضل له حينئذ أن يدعه لعياله ويوسع عليهم به. هندية ج ۵ ص ۳۰۰

(۲) فتحل ذبيحتهما ولو الذابح مجنونا والأخرس، مسلما أو كتابيا لأن عجزه عن التسمية لا يمنع صحة ذكاته كمسلمه. الدر مع الرد ج ٦ ص ۲۹۷، ۲۹۸. ط سعيد

(۳) فتجب التضحية على مسلم موسر عن نفسه لا عن طفله على الظاهر. الدر مع الرد ج ٦ ص ۳۱۳، ۳۱۵. ط سعيد. فتاوى هندية ج ۵ ص ۲۹۲، كتاب الأضحية. ط رشيدية. وليس على الرجل أن يضحي عن أولاده الكبار وامرأته إلا بإذنه. فتاوى هندية ج ۵ ص ۲۹۳. ولو ضحى ببدنة عن نفسه وعرسه وأولاده … إن كان أولاده صغارا جاز عنه وعنهم جميعا وإن كانوا كبارا إن فعل بأمرهم جاز عن الكل وإن فعل بغير أمرهم أو بغير أمر بعضهم لا تجوز عنه ولا عنهم في قولهم جميعا، لأن نصيب من لم يأمر صار لحما فصار الكل لحما. فتاوى هندية ج ۵ ص ۳۰۲، الباب السابع في التضحية عن الغير. ط رشيدية

ان روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر گھر میں متعدد افراد ہوں یعنی ایک سے زیادہ افراد ہوں اور سب صاحب نصاب ہوں تو ان سب کے ذمہ الگ الگ قربانی کا جانور ذبح کرنا واجب ہے یا بڑے جانور میں سے ایک ایک حصہ اپنی قربانی کرے۔

سات افراد شامل ہو جائیں۔(۱)

گھسے ہوئے دانتوں والے جانور

گھسے ہوئے جانور کے دانت گھس گھس کر مسوڑھوں سے جاملے لیکن گھاس کھانے پر قادر ہے تو اس کی قربانی صحیح ہے اور اگر گھاس کھانے پر قادر نہیں تو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۲)

گھوڑا

گھوڑے کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولاً یا فعلاً گھوڑے کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔(۳)

گیارھویں یا بارھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز ہوئی

اگر کرفیو، آندھی، طوفان، بارش اور سیلاب وغیرہ کی وجہ سے عید کی نماز دسویں ذی الحجہ کو نہیں ہوئی بلکہ گیارھویں یا بارھویں تاریخ کو عید کی نماز ادا کی گئی تو اس صورت میں نماز سے پہلے بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہوگا۔(۴)

(۱) یجب ان یعلم ان الشاة لاتجزی الا عن واحد وان کانت عظیمة والبقر والبعیر یجزی عن سبعة اذا کانوا یریدون به وجه اللہ تعالی. فتاوی ھندیہ ج ۵ ص ۳۰۴، الباب الثامن ط رشیدیہ

(۲) واما الهتماء وهي التي لا اسنان لها، فان كانت ترعى وتعتلف جازت والا لا. هندیہ ج ۵ ص ۲۹۸ بدائع الصنائع ج ۵ ص ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۶ فتاوی شامی ج ۶ ص ۳۲۴ تکملہ فتح القدیر ج ۸ ص ۴۳۴، ط رشیدیہ

(۳) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم او الابل او البقر في كل جنس نوعه والذكر والانثى منه ... هندیہ ج ۵ ص ۲۹۷، ط ماجدیہ، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب. البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۷، كتاب الاضحية، ط سعيد شامي ج ۶ ص ۳۲۲، كتاب الاضحية، ط سعيد بدائع ج ۵ ص ۶۹ فصل في محل اقامة الواجب ط سعيد

(۴) اذا ترك الصلوة يوم النحر بعذر او بغير عذر لا تجوز الاضحية حتى تزول الشمس او تجوز الاضحية في الغد وبعد الغد قبل الصلوة لانه فات وقت الصلوة بزوال الشمس في اليوم الاول والصلوة في الغد تقع قضاء، فتاوی هندیہ ج ۵ ص ۲۹۵، الباب الثالث في وقت الاضحية ط رشیدیہ

(ل)

لاغر جانور

☆ اتنا دبلا لاغر بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہوں یا جو ذبح کرنے کی جگہ خود نہ جاسکتا ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

☆ اور اگر اتنا دبلا نہ ہو، تو دبلے ہونے سے کچھ حرج نہیں، اس کی قربانی درست ہے(۲) لیکن موٹے اور فربہ جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

لباس

عید کے دن مرد و عورت دونوں کو چاہئے کہ بہترین لباس زیب تن کریں خواہ وہ نئے ہوں یا استعمال میں آچکے ہوں، مردوں کے لئے سفید لباس زیدہ بہتر ہے باقی دوسرے رنگ کا لباس پہننا بھی جائز ہے، اور لال اور زرد لباس مردوں کے لئے مکروہ ہے۔(۴)

لنگڑا

☆ جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہیں یا چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا، اور جسم کا

(۱) ولاتجوز العرجاء البین عرجها وهی التی لاتقدران تمشی برجلها الی المنسک و المریضة البین مرضها، فتاوی هندیه ج ۵ ص ۲۹۷، ط رشیدیه بدائع ج ۵ ص ۷۵، ط سعید

(۲) لاالمهزولة التی لامخ فی عظامها وتجوز بالثولاء الجرباء السمینة فلومهزولة لاتجوز اذا ذهب مخ عظمها فان كانت مهزولة فيها بعض الشحم جاز، رد المحتار ج ۶ ص ۳۲۳، ط سعید بدائع ج ۵ ص ۷۵، ط سعید هندیه ج ۵ ص ۲۹۸، الباب الخامس

(۳) واعلم ان الكل لايجوز عن عيب والمستحب ان يكون سليما عن العيوب الظاهرة فما جوز هنا جوز مع الكراهة، ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۳، بدائع ج ۵ ص ۷۵، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ط سعید هندیه ج ۵ ص:۲۹۷

وزن نہیں رکھ سکتا ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

اور اگر چلتے وقت وہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے، اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہے لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو قربانی درست ہے۔(۲)

☆ ایسا لنگڑا جانور جو قربانی کی جگہ تک نہ جا سکے اس کی قربانی جائز نہیں۔(۳)

لون (قرض) کے پیسے سے جانور خریدا

لون کے پیسے سے خریدے ہوئے جانور کی قربانی کرنا جائز ہے البتہ سودی لون لینا ناجائز اور حرام ہے۔(۴)

لوہے کا داغ

جس جانور کی ران وغیرہ پر لوہے سے داغ دیا ہو اس کی قربانی درست ہے(۵) مگر بہتر یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں کوئی عیب ظاہر نہ ہو۔(۶)

(م)

مالدار قربانی سے پیشتر غریب ہو گیا

اگر کوئی شخص صاحب نصاب تھا، اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا لیکن قربانی کے دن آنے سے پیشتر وہ غریب ہو گیا، اور قربانی کے آخری دن تک وہ

---

(۱) ولا العرجاء التي لا تمكنها المشي برجلها العرجاء إنما تمشي بثلاث قوائم. رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٣، ط سعيد هنديه ج ٥ ص ٢٩٧، ط رشيديه بدائع ج ٥ ص ٧٥ ط سعيد

(۲) حتى لو كانت تضع الرابعة على الأرض وتستعين بها جاز. رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٣، ط سعيد

(۳) ولا العرجاء التي لا تستطيع أن تمشي إلى المنسك أي المذبح. در مع الرد ج ٦ ص ٣٢٣، ط سعيد بدائع ج ٥ ص ٧٥

(٤) فتاوی رحیمیه ج ١٠ ص ٥٢، كتاب الأضحية

(٥) ويجوز الجلالة التي تأكل العذرة هنديه ج ٥ ص ٢٩٧ ط رشيديه الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٥ ط سعيد

(٦) والمستحب أن يكون سليما عن العيوب الظاهرة رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٣، ط سعيد =

صاحب نصاب نہ ہوا، تو اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں ہوگی، اس جانور کو فروخت کر کے اس کی قیمت اپنے کام میں خرچ کر سکتا ہے، اور اگر قربانی کے آخیر دن میں بھی وہ صاحب نصاب ہو جائے گا تو اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ اسی جانور سے کرے یا کسی اور جانور سے بہر حال قربانی کرنی لازم ہوگی۔ ( )

مالدار کے لئے نادر موقعہ

مالدار امیر لوگوں کیلئے مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کریں وہاں مرحوم رشتہ داروں مثلاً والدین وغیرہ کی طرف سے بھی قربانی کریں ان کو ثواب پہنچ جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی طرف سے، خلفائے راشدین اور آئمہ مسلمین اور اپنے پیر و مرشد اور اساتذہ کی طرف سے کریں۔ (۲)

ماں کا اعتبار ہے

اگر کوئی بکرا یا بکری، ہرن اور بکری سے پیدا ہوا ہے، اس کی قربانی درست ہے، یہ بچہ ماں کے حکم میں ہے اور ماں بکری ہے تو یہ بچہ بھی بکری ہے، اور بکری کی قربانی جائز ہے۔ (۳)

بدائع ج ۵ ص ۷۵ فصل فی شرائط جواز اقامة الواجب ہندیہ ج ۵ ص ۲۹۷

(۱) فتاوی محمودیہ ج ۲ ص ۳۲۳، وفی الهندية تعتبر هذه الشرائط في آخر الوقت في الفقر والغنى والموت والولادة ج ۵ ص ۲۹۶، الباب الاول في تفسيرها وركنها

(۲) وفی البدائع لان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والآخر عمن لم يذبح من امته ردالمحتار ج ۶ ص ۳۲۶، ط سعید بدائع ج ۵ ص ۷۲ فصل فی شرائط جواز اقامة الواجب

(۳) فان كان متولدا من الوحشي والانسي فالعبرة للام حتى لو كانت البقرة وحشية والثور اهليا لم تجز وقيل اذا نزا ظبي على شاة اهلية فان ولدت شاة تجوز التضحية وان ولدت ظبيا لاتجوز فتاوی ہندیہ ج ۵ ص ۲۹۷، ط رشیدیہ بدائع ج ۵ ص ۶۹، فصل اما محل اقامة الواجب، ط سعید

مجنون

مجنون پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر مجنون کی ملکیت میں نصاب کے برابر مال، سونا چاندی یا رقم یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے تو اس کی طرف سے قربانی کرنا اس کے ولی پر واجب نہیں ہے، کیونکہ قربانی واجب ہونے کیلئے عاقل ہونا شرط ہے۔ (۱)

مجنون جانور کی قربانی

اگر جانور مجنون ہے، موٹا اور تازہ ہے، تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (۲)

محبوب عمل

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ ماعمل ابن آدم من عمل يوم النحر أحب الى الله من اهراق الدم وانه لياتى يوم القيامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل ان يقع بالأرض فطيبوا بها نفسا . (۳)

---

(۱) وفي البدائع والمعتوه والمجنون بمنزلة الصبي ، والذى يجن ويفيق كالصحيح ولو كان المجنون موسرا يضحي عنه وليه من ماله في الروايات المشهورة وروى ان الاضحية قبل ان يضحي بها لاتجب في مال المجنون . البحر ج ۸ ص ۱۷۵ ط سعيد

(۲) ويضحي بالجماء والخصي والثولاء اى المجنونة . الدر مع الرد ج ۵ ص ۳۲۳ هندية ج ۵ ص ۲۹۸ . الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب تكملة فتح القدير ج ۸ ص ۴۳۴ ، ط رشيدية البحر الرائق ج ۸ ص ۱۷۶ ط سعيد بدائع الصنائع ج ۵ ص ۷۵ ، اما الذى يرجع الى وقت التضحية

(۳) رواه الترمذى ج ۱ ص ۲۷۵ . ابواب الاضاحي باب ماجاء في فضل الاضحية ، ط سعيد مشكوة ص ۱۲۸ ، الفصل الثاني ط قديمى كتب خانه

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن اولادِ آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں، اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ زندہ ہو کر آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے خدا کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔

مرض ظاہر ہو

جس جانور کا مرض ظاہر ہو اس کی قربانی درست نہیں۔(۱)

مرغی

مرغی کی قربانی جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے قولاً یا فعلاً مرغی کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں۔(۲)

مریل جانور

انتہائی لاغر بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، تو اس کی قربانی

---

(۱) لاتجوز التضحية بالمريضة البين مرضها. الدر مع الرد، كتاب الاضحية، ج ٦ ص ٣٢٣، ط سعيد

(۲) اما جنسه فهو ان يكون من الاجناس الثلاثة الغنم أو الابل أو البقر في كل جنس نوعه والذكر والانثى منه، هنديه ج ٥ ص ٢٩٧، ط ماجديه، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب البحر ج ٨ ص ١٧٧، كتاب الاضحية ط سعيد شامي ج ٦ ص ٣٢٢، كتاب الاضحية، ط سعيد بدائع ج ٥ ص ٦٩، فصل في محل اقامة الواجب، ط سعيد و في اصول التوحيد للامام الصفار والتضحية بالديك والدجاجة في ايام الاضحية ممن لا اضحية عليه لاعساره تشبيها بالمضحين مكروه لانه من رسوم المجوس كذا في الخلاصة، عالمگیری ج ٥ ص ٣٠٠، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب

درست نہیں، البتہ اگر اتنا دبلا نہیں صرف کمزور ہے با قاعدہ چل پھر سکتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔(۱)

مزار کے نام پر چھوڑا ہوا جانور

"بت کے نام پر چھوڑا ہوا جانور" کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

مزدوری

قربانی کا گوشت، یا چربی یا چھیچھڑے یا سری، پائے قصائی کو مزدوری میں نہ دیں بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دیں، ورنہ اجرت میں دی ہوئی چیزوں کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مسافر

☆ مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے، اگر خوشی سے کرنا چاہے تو کر سکتا ہے ثواب ملے گا۔(۳)

☆ اگر مسافر کے پاس مال موجود ہے، اور سہولت کے ساتھ قربانی کر سکتا ہے تو قربانی کرنا مستحب ہے۔(۴)

☆ اگر مسافر قربانی کے دنوں میں یعنی دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے اپنے گھر آگیا یا مقیم ہو گیا اور وہ صاحب حیثیت لوگوں میں

---

(۱) لاتجوز العجفاء المهزولة التي لامخ في عظامها. الدر مع الرد ج ٦ ص ٣٢٣، ط سعيد فلو مهزولة ليس لاتنقي لاتجوز اذ ذهب مخ عظمها وان كانت مهزولة فيها بعض الشحم جاز قوله لاتنقي اي لامخ لها وهذا يكون من شدة الهزال. ردالمحتار ج ٦ ص ٣٢٣، ط سعيد بدائع ج ٥ ص ٧٥ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب. هنديه ج ٥ ص ٢٩٨، ط رشيديه

(۲) ولا يعطى اجر الجزار منها لانه كبيع، لان كلا منهما معاوضة لانه انما يعطي الجزار بمقابلة جزره والبيع مكروه فكذا ما في معناه، فان جزره تصدق بها اي فان فعل تصدق بالاجرة اي قيمة لو جزرها. رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٨، ٣٢٩، ط سعيد بدائع ج ٥ ص ٨١ ط سعيد

(٣، ٤) وشرائطها الاسلام والاقامة فالمسافر لاتجب عليه وان تطوع بها اجزأته عنها. الدر مع رد المحتار ج ٦ ص ٣١٢، ط سعيد هنديه ج ٥ ص ٢٩٢، الباب الاول بدائع ج ٥ ص ٦٣ =

سے ہے تو اس پر قربانی واجب ہوگی، اور اگر وہ شخص صاحب حیثیت لوگوں میں سے نہیں بلکہ غریب ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی (۱)، لیکن اگر اس نے قربانی کے دنوں میں قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اسی جانور کی قربانی اس پر واجب ہوگی۔ (۲)

مساجد میں کھالیں دینا

قربانی کی کھال فروخت کرنے کے بعد جو رقم قیمت کے طور پر ملتی ہے وہ صدقہ کر دینا واجب ہے اور صدقہ کی حقیقت یہ ہے کہ جس کو دیا جائے وہ مالک بن جائے، چونکہ مسجد میں تملیک نہیں پائی جاتی اس لئے قربانی کی کھال کی رقم مسجد کی تعمیر اور امام و موذن اور خادم وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ میں دینا جائز نہیں۔ (۳)

مسافر اور تکبیر

اقتداء کی وجہ سے مسافر پر بھی تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ (۴)

مسلمان کا ذبیحہ

☆ مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، مسلمان چاہے نیا ہو یا پرانا دونوں کے ذبیحے

= فصل اما شرائط الوجوب

(۱) ولا تشترط الاقامة فی جمیع الوقت حتی لو کان مسافرا فی اول الوقت ثم اقام فی آخره تجب علیه هندیه ج ۵ص ۲۹۲، الباب الاول بدائع ج ۵ص ۶۱۵ ط سعید

(۲) فان اشتری شاة للاضحیة ثم سافر له ان یبیعها ولا یضحی بها ومن المشائخ من فصل بین الموسر والمعسر وان کان معسرا ینبغی ان تجب علیه، فتاوی هندیه ج ۵ص ۲۹۲، ط رشیدیه بدائع ج ۵ص ۶۵، فصل اما کیفیة الوجوب

(۳) فان بیع اللحم او الجلده ای بمستهلك او بدراهم تصدق بثمنه الدر مع الرد ج ۶ ص ۳۲۸، وتصدق بجلدها لخ الدر مع الرد ج ۶ص ۳۳۸، وایضا فی شرح التنویر ویشترط ان یکون التصرف تملیك لا اباحة الدر مع الرد ج ۲ص ۳۴۴، باب المصرف البحر ج ۲ ص ۲۴۳ باب المصرف، ط سعید تاترخانیة ج ۲ص ۲۷۲، ط ادارة القرآن بدائع ج ۲ ص ۳۹، ط سعید

(۴) والاقتداء یجب علی المرأة والمسافر فتاوی هندیه ج ۱ص ۱۵۲، الباب السابع عشر فی صلوة العیدین ومما یتصل بذلك تکبیرات ایام التشریق ط رشیدیه

بارے میں شبہ نہیں کرنا چاہئے، ایسے جانور کا گوشت اللہ کا نام لیکر کھانا جائز ہے۔(۱)

☆ ہر مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے، کسی کی بدمزاجی اور بدزبانی کی وجہ سے اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۲)

مشرک کی شرکت

مشرک کے ساتھ قربانی میں شرکت جائز نہیں، اگر قربانی کے جانور میں جان بوجھ کر کسی مشرک کا حصہ رکھا جائے گا تو کسی بھی شریک کی قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

مغز نہ ہو

ایسے جانور کی قربانی بھی درست نہیں جس میں مغز نہ رہا ہو۔(۴)

مقروض آدمی کا قربانی کرنا

جو شخص مقروض ہو، اس کو قرض ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئے، قربانی نہ کرے، لیکن اگر قربانی کرلی تو ثواب ملے گا(۵)

مکان

اگر کسی کے پاس ایک سے زائد مکان ہے تو زائد مکان کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک حصہ قربانی واجب ہے۔(۶)

(۲،۱) واماشرائط لذکاة منها ان یکون مسلماً فتاوی هندیه ج ۵ص ۲۸۵، کتاب الذبائح الباب الاول فی رکنه وشرائطه ،ط رشیدیه الدرمع الردج ۶ص ۲۹۶، کتاب الذبائح
(۳) احسن الفتاوی ج ۷ص ۵۱۰، کتاب الاضحیة والعقیقة ،ط سعید
(٤) ولاتجوزالتضحیة لمهزولة التی لامخ فی عظامها. لدرمع الردج ۶ص ۳۲۳، ط سعید هندیه ج ۵ص ۲۹۸ ط رشیدیه بدائع ج ۵ص ۷۵،فصل اماشرائط جواز اقامة الواجب
(۵) امداد المفتین ج ۲ص ۶۸۵
(٦) اولها الغنی والغنی فیها من له مائتا درهم أوعرض یساوی مائتی درهم سوی مسکنه وخادمه وثیابه التی یلبسها واثاث البیت ،فالغنی فی الاضحیة ماهوالغنی فی صدقة الفطر، فتاوی قاضی خان علی هامش الهندیه ج ۳ص ۳٤٤، ط ماجدیه عالمگیری ج ۵ =

مکان کا اعتبار ہے مکین کا نہیں

☆ قربانی میں جانور جس جگہ پر ہے اس کا اعتبار ہے قربانی کرنے والے کا اعتبار نہیں اگر قربانی کا جانور ایسے دیہات میں ہے جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں، اور قربانی کرنے والا شہر میں ہے تو اس صورت میں دیہات میں قربانی کے جانور کو صبح صادق کے بعد ذبح کرنا جائز ہوگا۔ (١)

☆ اگر جانور شہر میں ہے اور قربانی کرنے والا دیہات میں ہو تو اس صورت میں جب تک شہر میں کسی ایک جگہ پر بھی عید کی نماز نہیں ہوگی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (٢)

مکان کرایہ پر دیا ہے

☆ اگر کسی کے پاس ایک ہی مکان ہے لیکن اس میں وہ خود نہیں رہتا بلکہ کرایہ پر دے رکھا ہے اور وہ خود کرایہ کے گھر میں رہتا ہے تو اس پر بھی ایک حصہ قربانی کرنا واجب ہے، کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔ (٣)

= ص ٢٩٢ شامی ج ٦ص ٣١٢ البحر الرائق ج ٨ص ١٧٤ كتاب الاضحيه تكمله فتح القدير ج ٨ص ٤٢٥، ط رشيديه بدائع الصنائع ج ٥ص ٦٤ فصل مشرائط الوجوب

(١) ولو اخرج الاضحية من المصر فذبح قبل صلوة العيد قالوا ان خرج من المصر مقدار ما يجوز للمسافر قصر الصلوة في ذلك المكان جاز الذبح قبل صلوة العيد والا لا. فتاوى هنديه ج ٥ص ٢٩٦ كتاب الاضحيه الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان ط رشيديه بدائع الصنائع ج ٥ص ٧٤ فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ط سعيد روى الحسن عن ابى يوسف يعتبر المكان الذى يكون فيه الذبح ولا يعتبر المكان الذى يكون فيه المذبوح عنه وانما كان كذلك لان الذبح هو القربة فيعتبر مكان فعلها لا مكان المفعول عنه بدائع ج ٥ص ٧٤، فصل واما شرائط جواز اقامة الواجب ط سعيد

(٢) ولو كان على العكس بان كان هو بالمصر لم يجز ان يضحى عنه لا بعد صلوة الامام. فتاوى هنديه ج ٥ص ٢٩٦، باب الرابع، ط رشيديه بدائع الصنائع ج ٥ص ٧٤ ط سعيد

(٣) اولها الغنى والغنى فيها من له مائتا درهم او عرض يساوى مائتى درهم سوى مسكنه =

☆ اپنا گھر چاہے کرایہ پر دیا ہو یا مفت یا خالی پڑا ہو، اور خود دوسرے مکان میں کرایہ پر رہتا ہے یا مفت، ہر ایک صورت میں قربانی میں اس مکان کی قیمت کا اعتبار ہوگا کیونکہ یہ مکان فی الحال حاجت اصلیہ سے زائد ہے۔(۱)

مکروہ

☆ جانور کو ذبح کرنے کی جگہ پر سختی سے گھسیٹتے اور کھینچتے ہوئے لے جانا(۲)، جانور کو ذبح کرنے کے لئے لٹا دینے کے بعد ذبح میں دیر کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بھوکا پیاسا رکھنا مکروہ ہے۔(۴)

☆ جانور کو ذبح کرنے کے لئے آسانی سے گرانا چاہئے، بے جا سختی کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆ قبلہ رخ بائیں کروٹ لٹایا جائے، اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔(۶)

☆ کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۷)

= وخادمه وثيابه التي يلبسها ومتاع البيت، فالغنى في الأضحية ما هو الغنى في صدقة الفطر. فتاوى قاضي خان على هامش الهندية ج ٣ ص ٣٤٤، ط ماجدية، هندية ج ٥ ص ٢٩٢، شامي ج ٦ ص ٣١٢، البحر الرائق ج ٨ ص ١٧٤ كتاب الأضحية، تكملة فتح القدير ج ٨ ص ٤٢٥ ط رشيدية، بدائع الصنائع ج ٥ ص ٦٤ فصل في شرائط الوجوب

(١) أيضاً

(٢) ويكره جرها برجلها إلى المذبح، فتاوى هندية ج ٥ ص ٢٨٧، ط رشيدية، بدائع ج ٥ ص ٦٠

(٣) لحصول بكل ما فيه زيادة ألم لا يحتاج إليه في الذكاة مكروه، فتاوى هندية ج ٥ ص ٢٨٨، ط رشيدية، الدر مع الرد ج ٢ ص ٢٩٦، البحر ج ٨ ص ١٧٠ ط سعيد

(٤) أيضاً

(٥) أيضاً

(٦) وإذا ذبحها بغير توجه القبلة حلت ولكن يكره، فتاوى هندية ج ٥ ص ٢٨٨، ط رشيدية، بدائع ج ٥ ص ٦٠

(٧) ويكره بغير الحديد وبالكليل من الحديد، فتاوى هندية ج ٥ ص ٢٨٧، ط رشيدية

☆ جانور کے سامنے چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۱)

☆ جانور کو لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔(۲)

☆ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۳)

☆ اس طرح سختی سے جانور کو ذبح کرنا کہ سر الگ ہو جائے یا حرام مغز تک چھری اتر جائے مکروہ ہے۔(۴)

☆ گردن کے اوپر سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔(۵)

☆ ذبح کے بعد جانور کو ٹھنڈا ہونے سے پہلے گردن الگ کرنا یا چمڑا اتارنا مکروہ ہے۔(۶)

ملازم

اگر ملازم نصاب کا مالک ہے تو اس پر قربانی واجب ہے، سرکاری اور غیر سرکاری دونوں قسم کے ملازمین کا حکم ایک ہے۔

اگر ملازم نصاب کا مالک نہیں جو تنخواہ ملتی ہے وہ ماہانہ خرچ ہو جاتی ہے یا ماہانہ کچھ بچت ہو جاتی ہے لیکن بچی ہوئی رقم کی مقدار نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے تو

---

(۱) ویکرہ ان یحد الشفرة بین یدیه ،فتاوی هندیه ج ۵ص ۲۸۷،ط رشیدیه بدائع ج ۵ ص ۶۰،ط سعید

(۲) ویکرہ ان یضجعها ویحد الشفرة بین یدیها،فتاوی هندیه ج ۵ص ۲۸۷،ط رشیدیه بدائع ج ۵ص ۶۰

(۳) (قوله وکل تعذیب بلافائدة) منه ذبح واحدة بحضرة اخری طحطاوی علی الدر ج ۴ ص ۱۵۲، کتاب الذبائح شامی ج ۶ص ۲۹۶ هندیه ج ۵ص ۲۸۸

(۴) وکره النخع وقطع الراس النخع وهو ان یصل الی النخاع وهو خیط ابیض فی جوف عظم الرقبة وفی قطع الراس زیادة تعذیب فیکره ، البحر ج ۸ص ۱۷۰، ط سعید بدائع ج ۵ص ۶۰

(۵) وکره الذبح من القفا وفی الذبح من القفا زیادة الم فیکره ، البحر ج ۸ص ۱۷۰، ط سعید

(۶) ویکره ان یکسر رقبتها قبل ان تسکن من الاضطراب ویکره ان یسلخ قبل ان یبرد، البحر ج ۸ص ۱۷۰، کتاب الذبائح ،ط سعید بدائع ج ۵ص ۶۰ ط سعید وکره کل تعذیب بلافائدة مثل (قطع الراس والسلخ قبل ان تبرد) ای تسکن عن الاضطراب ، الدر مع الرد ج ۶ص ۲۹۶

اس پر زکوۃ اور قربانی واجب نہیں۔(۱)

منت مانی

☆ اگر کسی نے قربانی کی منت مانی تو منت کی وجہ سے اس پر قربانی واجب ہوگی، خواہ منت ماننے والا امیر ہو یا غریب، دونوں کے لئے حکم ایک ہے۔(۲)

☆ اگر صاحب نصاب امیر آدمی نے نذر مانی تو اس کو دو قربانیاں کرنی ہونگیں، ایک منت کی وجہ سے، اور دوسری قربانی جو اس پر صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے شریعت نے واجب کی ہے۔(۳)

منیٰ میں قربانی کا ثواب زیادہ ہے

منیٰ سے قربانی کا آغاز ہوا ہے، اس لئے منیٰ میں قربانی کرنیکا ثواب باقی جگہوں سے زیادہ ہے، اسی لئے حضور ﷺ نے حج میں سو اونٹوں کی قربانی کی جن میں سے تریسٹھ اونٹوں کی قربانی خود فرمائی، باقی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا، قربانی کی اتنی بڑی تعداد اسی فضیلت کی وجہ سے کی گئی (۴)، ورنہ نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ میں

(۱) وشرائطها الاسلام والاقامة واليسار الخ الدر مع الرد، كتاب الاضحية، ج ٦ ص ٣١٢، ط سعيد عالمگیری ج ٥ ص ٢٩٢، كتاب الاضحية الباب الاول في تفسيرها. بدائع ج ٥ ص ٦٣ فصل في شرائط الوجوب ط سعيد البحر ج ٨ ص ١٧٣، كتاب الاضحية، ط سعيد تكملة فتح القدير ج ٨ ص ٤٢٥، كتاب الاضحية، ط رشيديه

(٢) قال في البدائع ... تجب على الغني والفقير فالمنذور به ... قال لله على ان اضحي شاة اوبدنة فتلزم بالنذر لكسر القرب والوجوب بالنذر يستوي فيه الغني والفقير، رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٠، ط سعيد بدائع الصنائع ج ٥ ص ٦١، كتاب التضحية، ط سعيد

(٣) قال في البدائع ولو نذر ان يضحي شاة وذلك في ايام النحر وهو موسر فعليه ان يضحي بشاتين عندنا شاة بالنذر وشاة بايجاب الشرع ابتداء. رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٠، ط سعيد بدائع ج ٥ ص ٦٣، كتاب التضحية، ط سعيد

(٤) ولنا ما روي ان رسول الله ﷺ ساق مائة بدنة فنحر منها نيفا وستين بيده الشريفة عليه الصلوة والسلام ثم اعطى المدية سيدنا عليا رضي الله عنه فنحر الباقي، بدائع ج ٥ ص ٧٩، فصل في بيان ما يستحب في التضحية، ط سعيد البحر الرائق ج ٨ ص ١٧٩، ط سعيد

عام طور پر دو جانوروں کی قربانی کرتے تھے۔(۱)

مہر اور قربانی

☆ اگر کوئی عورت نصاب کی مالک نہیں، لیکن اس کا مہر (موجل) نصاب سے زیادہ شوہر کے ذمہ ہے جو ابھی تک عورت کو نہیں ملا، تو عورت اس مہر کی وجہ سے صاحب نصاب نہیں ہوگی، اور اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆ اگر عورت کا حق مہر معجّل ہے، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی، اور اس عورت پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

میت کی طرف سے قربانی کرنا

☆ میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے، اور میت کو ثواب ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دنبہ اپنی طرف سے قربانی کرتے تھے اور ایک دنبہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔(۴)

---

(۱) وقد صح ان رسول الله ﷺ كان يضحي كل سنة بشاتين. فتاوى هنديه ج ٥ ص ٢٩٥ بدائع ج ٥ ص ٧٩، ط سعيد عن انس بن مالك قال ضحى رسول الله ﷺ بكبشين اقرنين املحين ذبحهما بيده وسمى وكبر ووضع رجله على صفاحهما. مشكوة ص ١٢٨ الفصل الثاني قديمي كتب خانه رواه ابوداود ج ٢ ص ٣٠ باب ما يستحب من الضحايا والترمذي ج ١ ص ٢٧٥، باب في الاضحية بكبشين

(۲) والمرأة بالمؤجل لا. ردالمحتار ج ٦ ص ٣١٢، ط سعيد البحر ج ٨ ص ١٧٤، ط سعيد وفي الهنديه واما المؤجل الذي سمي بالفارسية (كابين) فالمرأة لا تعتبر موسرة بذلك وبالاجماع. هنديه ج ٥ ص ٢٩٢

(۳) والمرأة موسرة بالمعجل لو الزوج مليا. ردالمحتار ج ٦ ص ٣١٢، ط سعيد وفي الهنديه والمرأة تعتبر موسرة بالمهر اذا كان الزوج مليا في المعجل الذي يقال له بالفارسية (دست پیمان) هنديه ج ٥ ص ٢٩٢.

(٤) قال في البدائع لان الموت لا يمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه. ردالمحتار ج ٦ ص ٣٢٦، ط سعيد فدل ان الميت يجوز ان يتقرب عنه فاذا ذبح عنه صار نصيبه للقربة. بدائع ج ٥ ص ٧٢ فصل واما شرائط جواز اقامة الواجب ط سعيد

☆ میت کی طرف سے قربانی کرنے کے دو طریقے ہیں۔ (۱)

(۱) میت کے نام پر ایک حصہ قربانی کیا جائے۔

(۲) قربانی کرنے والا اپنی واجب قربانی کے علاوہ ایک اور قربانی کرے یا حصہ لے اور اس کا ثواب میت کو پہنچا دے دونوں صورتیں صحیح ہیں۔ (۲)

میت کی طرف سے قربانی

☆ میت کی طرف سے قربانی کرنے کی دو صورتیں ہیں، اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی تو اس گوشت کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، گوشت مالداروں کے لئے کھانا جائز نہیں ہے۔

اور اگر میت نے قربانی کیلئے وصیت نہیں کی بلکہ ورثاء ور رشتہ داروں نے اپنی خوشی سے میت کے لئے قربانی کی ہے تو اس کا گوشت مالدار اور فقیر سب کھا سکتے ہیں، تمام گوشت صدقہ کرنا لازم نہیں۔ بلکہ جس قدر چاہے صدقہ کرے اور جس قدر چاہے خود رکھے سب جائز ہے۔ (۳)

وعن حنش قال رأيت عليا يضحي بكبشين فقلت له ما هذا فقال ان رسول الله ﷺ اوصاني ان اضحي عنه فانا اضحي عنه، رواه ابوداود ج ۲ ص ۲۹، ط حقانيه والترمذی ج ۱ ص ۲۷۵، باب في الاضحية بكبشين، ط سعيد مشكوة ص ۱۲۸، الفصل الثاني ط قديمي كتب خانه

(۱) قال في ... لمن يضحي ... بالتصحيه ... عن ميت، مرقاة المفاتيح ج ۳ ص ۳۰۹، باب الاضحية ط مكتبة ...

(۲) ولو كان احد الشركاء ممن يضحي عن ميت جاز، بدائع ج ۵ ص ۷۲، فصل في شرائط جواز اقامة الواجب ط سعيد

(۳) وقوله عن ميت، اي لو ضحى عن ميت وارثه بامره الزمه بالتصدق بها وعدم الاكل منها وان تبرع بها عنه له الاكل لانه يقع على ملك الذابح والثواب للميت، شامي ج ٦ ص ۳۲۷، ۳۳۵، قبيل كتاب الحظر والاباحة، ط سعيد

میت کی طرف سے قربانی کس طرح کرے؟

میت کی طرف سے قربانی کرنی ہو تو ہر ایک میت کے لئے الگ الگ حصہ رکھنا ضروری ہے، ایک حصہ ایک سے زائد میت کے لئے کافی نہیں ہے، البتہ اپنی طرف سے نفلی قربانی کر کے اس کا ثواب ایک سے زیادہ مردوں اور زندوں کو بخشنا درست ہے، جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک قربانی کا ثواب پوری امت کو بخشا تھا، گنجائش ہو تو مردوں کے لئے ضرور قربانی کریں بڑے ثواب کا کام ہے، اس سے مردوں کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ (۱)

میت کے لئے صدقہ افضل ہے یا قربانی

قربانی کے دنوں میں میت کے ایصال ثواب کے لئے پیسہ وغیرہ صدقہ کرنے سے قربانی کرنا افضل ہے، اور اس کا ثواب میت کو پہنچانا افضل ہے، کیونکہ صدقہ خیرات میں صرف مال ادا کیا جاتا ہے، اور قربانی میں مال ادا کرنے کے ساتھ ساتھ فدا کرنا بھی، اس لئے قربانی کرنا افضل ہے۔ (۲)

میت کے لئے مشترکہ رقم سے قربانی کرنا

چند افراد مل کر مشترکہ رقم سے کسی میت کے لئے ایک حصہ قربانی نہیں کر سکتے البتہ اس کیلئے ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ سب لوگ اپنے حصے کی رقم کسی ایک کو ھبہ کر دیں، وروہ قربانی کا ایک حصہ جس کے نام پر کرنا چاہتے تھے، کر دے، اس سے

(۱) عن جابر قال ذبح النبی ﷺ یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجههما ... ذبح بیده وقال بسم الله والله اکبر اللهم هذا عنی وعمن لم یضح من امتی، مشکوة ص ۱۲۸، باب فی الاضحیة، وفی روایة اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به رواه مسلم مشکوة ص ۱۲۷ قدیمی کتبخانه بدائع ج ۵ ص ۷۲، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۲) شراء الاضحیة بعشرة اولی من ان یتصدق بألف، لان القربة التی تحصل باراقة الدم لاتحصل بالصدقة، خلاصة الفتاوی ج ٤ ص ۳۲۰، کتاب الاضحیة

قربانی بھی ہو جائے گی، اور میت کو ثواب بھی مل جائے گا۔(۱)

(ن)

نابالغ

اگر نابالغ بچہ یا بچی مالدار ہے، نصاب کا مالک ہے، تو ان پر قربانی واجب نہیں اور ولی کے لئے بھی نابالغوں کے مال سے قربانی کرنا جائز نہیں، ہاں اگر ولی اپنے مال سے نابالغوں کے لئے قربانی کرنا چاہے تو وہ کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(۲)

---

(۱) فلاتجوز الشاة والمعز الا عن واحد وان كانت عظيمة سمينة تساوى شاتين مما يجوز ان يضحى بهما سمينة ، هندية ج ۵ ص ۲۹۷ ، الباب الخامس ، فتاوی رحیمیہ میں ہے (سوال ۸۶) چھ آدمیوں نے مل کر قربانی کی ... جب حصہ رکھا اور ساتویں حصہ میں سب نے شریک ہو کر آنحضرت ﷺ کے لئے قربانی کی نیت کرلی تو یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب ان مات احد السبعة المشتركين في البدنة وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولو ذبحوها بلا اذن الورثة لم يجزهم ، درمختار مع شامی ج ۶ ص ۳۲۶

روایت مذکورہ فقہیہ سے ... ہوتا ہے کیونکہ جب ساتواں حصہ دار فوت ہوگیا تو اس کا حصہ ان ... ورثہ کی طرف منتقل ہوگیا ... ہوگئے اور انہوں نے اس ساتویں حصے ... کی حیثیت سے قربانی کی اجازت ... قربانی درست ہوگئی ... صورت مسئولہ میں چھ ساتھیوں ... ساتواں حصہ خرید کر حضور ﷺ ... درست ہونا چاہیے ... سے بھی دریافت کر لیا جائے ... ص ۵۷ ... صحیح ... تو فتاوی رحیمیہ کی بات ... ہے ... میں تعارض نہیں ہے ...

(۲) (ويضحى عن ولده الصغير من ماله ، صححه في الهداية ، وقيل لا) صححه في الكافي قال وليس للاب ان يفعله من مال طفله ورجحه ابن الشحنة ، قلت وهو المعتمد لما في متن مواهب الرحمن من انه اصح ما يفتى به ، وعلله في البرهان بانه ان كان المقصود الاتلاف ، فالأب لايملكه في مال ولده كالعتق ، او التصدق باللحم ، فمال الصبي لايحتمل صدقة التطوع وعزاه للمبسوط فليحفظ ، الدر مع الرد ج ۶ ص ۳۱۶ وج ۶ ص ۳۳۵ ط سعيد

نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا

امیر باپ پر نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں مستحب ہے اگر قربانی کرے گا ثواب ملے گا نہیں کرے گا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

نابالغ کا ذبیحہ

اگر نابالغ بچہ جانور کو ذبح کر سکتا ہے، اور "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر اس نے جانور کو ذبح کیا ہے تو جائز ہے اور گوشت کھانا حلال ہے۔(۲)

نابینا کا ذبیحہ

ذبح کیا ہوا جانور حلال ہونے کیلئے ذبح کرنے والے کا بینا ہونا شرط نہیں، مسلمان نابینا کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اور گوشت کھانا جائز ہے، اگرچہ بینا سے ذبح کرانا بہتر ہے تاکہ وہ ذبح کے کمال اور نقصان کو دیکھ کر معلوم کر سکے۔(۳)

نحر

اونٹ میں نحر سنت ہے، اور نحر سینہ کے بالائی حصہ کے قریب گردن کے نیچے حصہ

---

(١) وفی الولد الصغیر عن أبی حنیفة روایتان فی ظاهر الروایة یستحب ولا یجب بخلاف صدقة الفطر، فتاوی قاضی خان علی هامش الهندیة، کتاب الاضحیة، فصل فی صفة الاضحیة ووقت وجوبها ج ٣ ص ٣٤٥، ط ماجدیه هندیه ج ٥ ص ٢٩٣، شرائط الوجوب بدائع ج ٥ ص ٦٤، فصل اما شرائط الوجوب تکمله فتح القدیر ج ٨ ص ٤٢٨ شامی ج ٦ ص ٣١٥، ط سعید البحر ج ٨ ص ١٧٤

(٢) (فتحل ذبیحتهما (ای) الذابح (مجنونا او امرأة وصبیا یعقل التسمیة والذبح) و یقدر وفی الجوهرة لاتؤکل ذبیحة الصبی الذی لایعقل والمجنون والسکران الذی لایعقل، الدر مع الرد ج ٦ ص ٢٩٧

(٣) وشرط کون الذابح مسلما الدر مع الرد ج ٦ ص ٢٩٦ بدائع ج ٥ ص ٤٥، فصل اما بیان شرط حل الاکل فی الحیوان هندیه ج ٥ ص ٢٨٥ ط رشیدیه

میں نیزہ یا چھری مار کر گردن کی رگوں کو کاٹنا۔(۱)

ناخن

قربانی کرنے والے کیلئے مستحب یہ ہے کہ بقرعید کی نماز سے بعد قربانی کرنے ناخن کاٹے قربانی نہ کرنے والے بھی قربانی کرنے والوں کی مشابہت اختیار کر کے عام لوگوں کی قربانی کے بعد ناخن کاٹیں گے تو وہ بھی ثواب سے محروم نہیں ہوں گے۔(۲)

ناک

جس جانور کی ناک نہیں، کٹ چکی ہو، اس کی قربانی درست نہیں۔(۳)

(۱) والنحر فرى الأوداج ومحله آخر الحلق، ولو نحر ما يذبح وذبح ما ينحر يحل لوجود فرى الأوداج ولكنه يكره لأن السنة في الإبل النحر وفي غيرها الذبح ألا ترى أن الله تعالى ذكر في الإبل النحر وفي البقر والغنم الذبح، فقال سبحانه وتعالى "فصل لربك وانحر" قيل في التفسير أي انحر الجزور، وقال الله عز شأنه "إن الله يأمركم أن تذبحوا بقرة" وقال تعالى "وفديناه بذبح عظيم" بدائع ج ۵ ص ۴۱ فصل في بيان شرط حل الأكل في الحيوان، أن أصحاب النبي عليه الصلاة والسلام ورضي الله عنهم كانوا ينحرون الإبل قياما معقولة اليد اليسرى الخ بدائع ج ۵ ص ۴۱، والأسهل في الإبل النحر لخلو لبتها عن اللحم واجتماع اللحم فيما سواه من حلقها، بدائع ج ۵ ص ۴۱ هندیه ج ۵ ص ۲۸۷، کتاب الذبائح البحر ج ۸ ص ۱۷۱ شامی ج ۶ ص ۳۰۳، کتاب الذبائح

(۲) وعن أم سلمة قالت قال رسول الله ﷺ إذا دخل العشر وأراد بعضكم أن يضحي فلا يمس من شعره وبشره شيئا وفي رواية فلا يأخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا وفي رواية من رأى هلال ذي الحجة وأراد أن يضحي فلا يأخذ من شعره ولا من أظفاره، رواه مسلم، رواه النسائي ج ۲ ص ۲۰۱، ط قديمي كتبخانه مشكوة ص ۱۲۷، ط قديمي كتبخانه وظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية أنه يستحب عند أبي حنيفة والأولى أن يقال المضحي يرى نفسه مستوجبة للعقاب وهو القتل ولم يؤذن فيه ففداه بالأضحية وصار كل جزء منها فداء كل جزء منه فلذلك نهى عن مس الشعر والبشر لئلا يفقد من ذلك قسط ما عند تنزل الرحمة وفيضان النور الإلهي لتتم له الفضائل ويتنزه عن النقائص، مرقاة المفاتيح باب الأضحية، ج ۳ ص ۳۰۶، ط امدادیه

(۳) ولا تجزئ الجدعاء، وهي مقطوعة الأنف، هندیه ج ۵ ص ۲۹۸، ط رشیدیه الدر مع الرد ج ۶ ص ۳۲۴، ط سعید بدائع ج ۵ ص ۷۵، ط سعید

نام بدل بدل کر قربانی کرنا

بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ کسی سال اپنے نام سے قربانی کرلیتے ہیں اور کسی سال اپنی بیوی کے نام سے یعنی ہر سال نام بدلتے رہتے ہیں یہ صورت صحیح نہیں، اگر قربانی کرنے والا صاحب نصاب ہے تو اس کو اپنی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے، اگر اپنے نام سے نہیں کی، کسی دوسرے کے نام سے کرلی تو اس کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا، دوسرے کے نام سے قربانی کرنے سے اپنی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

نذر والی قربانی کا گوشت

نذر والی قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دینا واجب ہے مالداروں کے لئے نذر کی قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے، اور نذر کرنے والا خود اور اس کے اصول اور فروع بھی نہیں کھا سکتے۔(۲)

---

(۱) فتجب التضحية على حرة مسلمة موسرة بمقدار الفطرة عن نفسها لا عن طفلها. الدر مع الرد ج ٦ ص ٣١٥، ط سعيد. وجميع ما ذكرنا من الشروط يستوي فيه الرجل والمرأة لأن الدلائل لا تفصل بينهما. بدائع ج ٥ ص ٦٤، فصل في شرائط الوجوب، ط سعيد. وأما شرائط الوجوب منها اليسار وهو ما يتعلق به وجوب صدقة الفطر. كتاب الأضحية، فتاوى هندية ج ٥ ص ٢٩٢، ط رشيدية. لہذا اگر مرد صاحب نصاب ہے تو اپنی جگہ اپنی بیوی کی قربانی کرے تو اس کے ذمہ قربانی باقی رہے گی۔ ومنها أنها تقضي إذا فاتت عن وقتها ثم قضاؤها قد يكون بالتصدق بعين الشاة حية وقد يكون بالتصدق بقيمة الشاة. هندية ج ٥ ص ٢٩٤، ط رشيدية

(۲) ويأكل من لحم الأضحية هذا في الأضحية الواجبة والسنة سواء إذا لم تكن واجبة بالنذر وإن وجبت به فلا يأكل منها شيئا ولا يطعم غنيا سواء كان الناذر غنيا أو فقيرا لأن سبيلها التصدق. والحاصل أن التي لا يؤكل منها هي المنذورة ابتداء. رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٧، ط سعيد. وفي الهندية: وأما في الأضحية المنذورة سواء كان من الغني أو الفقير فليس لصاحبها أن يأكل ولا يوكل الغني. فتوى هندية ج ٥ ص ٣٠٠، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، ط رشيدية

نشان

جس جانور کو زمین جوتنے اور مارنے سے بدن پر زخم یا نشان پڑ گیا ہو اس کی قربانی درست ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسے جانور کی بھی قربانی نہ کرے۔(۱)

نصاب قربانی

''قربانی کس پر واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

نیت

☆ قربانی صحیح ہونے کے لئے قربانی کی نیت سے جانور خریدنا یا ذبح کرتے وقت قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے، ورنہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

☆ قربانی کی نیت سے جانور خریدا، عین ذبح کے وقت قربانی کرنے والے کو نیت کا خیال نہ رہا تو قربانی ہو جائے گی۔(۳)

نیت درست نہیں

اگر قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے کسی نے ثواب کی نیت نہ کی، نہ ہی واجب ادا کرنے کی نیت کی، بلکہ گوشت کھانے، یا شادی کی دعوت کھلانے کی نیت کی تو

---

(۱) كل عيب يزيل المنفعة على الكمال أو الجمال على الكمال يمنع الأضحية وما لا يكون بهذه الصفة لا يمنع. (خلاصہ: ایسا کوئی عیب جو پوری منفعت کو ختم نہیں کرتا وہ قربانی کو مانع نہیں۔) فتاوى هندية ج ۵ ص ۲۹۹، ط رشيديه. وفي الشامية: والمستحب أن يكون سليمة عن العيوب الظاهرة. رد المحتار ج ٦ ص ۳۲۳، ط سعيد. بدائع ج ۵ ص ۷۵، ط سعيد.

(۲) إذا اشترى شاة ينوي بها الأضحية. وعن محمد في المنتقى: إذا اشترى شاة ليضحي بها أو أضمر نية التضحية عند الشراء تصير أضحية كما نوى. فتاوى هندية ج ۵ ص ۲۹۴، ط رشيديه.

(۳) ذبح المشتري لها بلا نية الأضحية جازت اكتفاء بالنية عند الشراء. فتاوى هندية ج ۵ ص ۲۹۴، ط رشيديه، الباب الثاني في وجوب الأضحية بالنذر.

اس سے قربانی صحیح نہ ہوگی اور کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔(۱)

نیت مختلف ہے

قربانی کے جانور میں شریک افراد میں سے نفل قربانی کی نیت کی، اور کسی نے واجب قربانی کی، یا کسی نے قربانی کی نیت کی اور دوسرے نے عقیقہ کی نیت کی، تو قربانی ہو جائے گی، کیونکہ سب نے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے حصہ لیا ہے۔(۲)

نیل گائے

نیل گائے کی قربانی درست نہیں، قربانی کے جانوروں کی تعیین شرعی سماعی ہے قیاس کو اس میں دخل نہیں ہے، اور شریعت مقدسہ میں صرف تین قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا ثابت ہے۔ پہلی قسم اونٹ نر و مادہ، دوسری قسم بکرا بکری، مینڈھا، بھیڑ، دنبہ نر و مادہ، تیسری قسم گائے بھینس نر و مادہ، بس ان کے سوا اور کسی جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں، اور ان جانوروں کیلئے شرط یہ ہے کہ وحشی نہ ہوں بلکہ پالتو اور انسانوں سے مانوس ہوں۔(۳)

---

(۱) وإن كان كل واحد منهم صبيا أو كان شريك السبع من يريد اللحم لا يجوز للآخرين والمسلم لو أراد اللحم لا يجوز عندنا، فتاوى هنديه ج ٥ ص ٣٠٤، ط رشيديه وهكذا في البدائع ج ٥ ص ٧٢، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ط سعيد وردالمحتار ج ٦ ص ٣٢٦، ط سعيد البحر ج ٨ ص ١٧٧، ط سعيد

(٢) قد علم أن الشرط قصد القربة من الكل وشمل ما لو كان أحدهم مريدا للأضحية عن عامه وعن الماضي تجوز الأضحية عنه ونية أصحابه باطلة وصاروا متطوعين وشمل ما لو كانت القربة واجبة على الكل أو البعض اتفقت جهاتها ولا كالأضحية والإحصار لأن المقصود من الكل القربة وكذا لو أراد بعضهم العقيقة عن ولد قد ولد له من قبل لأن ذلك جهة التقرب بالشكر على نعمة الولد فقد أراد القربة، رد المحتار ج ٦ ص ٣٢٦، ط سعيد فتاوى هنديه ج ٥ ص ٣٠٤، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، البحر ج ٨ ص ١٧٧ وفي البدائع أن الجهات وإن اختلفت صورة فهي في المعنى واحد لأن المقصود من الكل التقرب إلى الله، بدائع ج ٥ ص ٧٢، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب، ط سعيد

(٣) اما جنسه فهو أن يكون من الأجناس الثلاثة الغنم أو الإبل أو البقر ويدخل في كل جنس نوعه =

(و)

واجب اور نفلی قربانی کی شرکت

واجب قربانی کرنے والے اور نفلی قربانی کرنے والے دونوں ایک بڑے جانور میں شریک ہو سکتے ہیں۔(۱)

وزن سے جانور خریدنا

جہاں زندہ جانور وزن سے فروخت کرنے کا رواج ہے وہاں وزن کے حساب سے جانور خریدنا جائز ہے کیونکہ اس میں دھوکہ کم ہوتا ہے، اور ناتجربہ کار لوگ نقصان اٹھانے سے بچ جاتے ہیں۔(۲)

وصیت

☆ اگر کسی نے قربانی کیلئے وصیت کی ہے، اور مال بھی چھوڑا ہے جس سے قربانی ہو سکے تو اس وصیت کی رو سے ولی یا وصی پر قربانی کرنا واجب ہو جاتا ہے۔(۳)

و الذكر والانثى سه، هنديه ج ٥ص ٢٩٧ الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، ط رشيديه البحر ج ٨ص ١٧٧، كتاب الاضحية، ط سعيد شامي ج ٦ص ٣٢٢، كتاب الاضحية، ط سعيد بدائع ج ٥ص ٦٩، فصل في محل اقامة الواجب، ط سعيد كفايت المفتي ج ٨ص ١٩١

(۱) ولو ارادوا القربة الاضحية وغيرها من القرب اجزأهم سواء كانت القربة واجبة وتطوعا او وجبت على البعض دون البعض، بدائع ج ٥ص ٧١، ط سعيد فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب

(۲) احسن الفتاوى ج ٦ص ٤٩٧، كتاب البيوع، ط سعيد

(۳) ولو اوصى بان يشترى بقرة بجميع ماله ويضحى بها عنه فمات ولم تجز الورثة فالوصية جائزة بالثلث بلا اختلاف ويشترى بالثلث شاة ويضحى بها عنه، هنديه ج ٥ص ٣٠٦، الباب التاسع في المتفرقات ط رشيديه ولو اوصى ان يضحى عنه في عام من ثلث ماله جاز، فتاوى بزازيه على هامش الهنديه ج ٦ص ٢٩٥، ط رشيديه

☆......اگر کسی آدمی پر قربانی واجب ہے، اور وہ نہ کر سکے تو اس پر وصیت کرنا ضروری ہے، اگر وصیت کر کے انتقال کر گیا تو اس کی طرف سے اس کے مال میں سے قربانی کرنا وارثوں پر ضروری ہوگا، اگر وصیت نہیں کی تو اس کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کی طرف سے قربانی کرے گا تو وہ نفلی قربانی ہوگی، اس سے میت کی واجب قربانی ساقط نہیں ہوگی البتہ میت کو نفل قربانی کا ثواب ملے گا۔(۱)

☆......اگر میت اپنے ترکہ میں سے قربانی کرنے کی وصیت کر کے مرا ہے تو اس قربانی کا تمام گوشت فقراء اور مساکین کو دیدینا واجب ہے، مالداروں کیلئے وصیت کی قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے۔(۲)

وعید

اگر کوئی شخص نصاب کا مالک ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا ہے تو وہ بڑا گنہگار ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی

---

(۱) من ضحى عن الميت يصنع كما يصنع في اضحية نفسه من التصدق والاكل و الاجر للميت والملك للذابح ، ردالمحتار ج:٦ص:٣٢٦، ط:سعيد فتاوى خانيه على هامش الهنديه ج:٦ص:٢٩٥، ط:رشيديه . قال في البدائع ان الموت لايمنع التقرب عن الميت بدليل انه يجوز ان يتصدق عنه ويحج عنه وقد صح ان رسول الله ﷺ ضحى بكبشين احدهما عن نفسه والآخر عمن لايذبح من امته فدل ان الميت يجوز ان يتقرب عنه فاذا ذبح عنه صار نصيبه للقربة ، بدائع ج:٥ص:٧٢، فصل اما شرائط جواز اقامة الواجب ط:سعيد رد المحتار ج:٦ص:٣٢٦، ط:سعيد.

(٢) والمختار انه ان بامر الميت لايأكل منها والا ياكل ، ردالمحتار ج٦ص:٣٢٦، و الحاصل ان التي لايؤكل منها هي المنذورة ابتداء والتي ضحى بها عن الميت بأمره على المختار شامي ج:٦ص:٣٢٧، ط:سعيد فتاوى بزازيه على هامش الهنديه ج:٦ص:٢٩٠، السابع في التضحية عن الغير ط:رشيديه

نہ کرے وہ میری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں حاضری کے قابل نہیں۔(۱)

وکیل کے پاس بچی ہوئی رقم کا حکم

اگرکوئی شخص وکیل بن کرلوگوں کی قربانی کرنے کی ذمہ داری لیتاہےتواس پر ہرشخص کاحساب الگ رکھناضروری ہوگااگرکسی کی رقم بچ جائےتوبقیہ رقم واپس کرنالازم ہوگا۔

اگروکیل قربانی کرنے کی عوض میں اجرت لیناچاہےتولےسکتاہےلیکن اجرت کی رقم ابتداہی سےمتعین کرناضروری ہے۔(۲)

ولیمہ

☆......بعض نے قربانی کے لئے اوربعض نے ولیمہ کے واسطےایک ہی بڑے جانورمیں حصہ خریداہوتویہ جائزہے،شرعااس میں کوئی قباحت نہیں۔

☆......ولیمہ مسنونہ کی نیت سےقربانی کے جانورمیں حصہ لینے سے کسی کی قربانی باطل نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) من وجد سعة لأن يضحی فلم يضح فلايحضر مصلانا ،مشكوة ،باب في الاضحية ، ص: ١٢٧ ابن ماجه ص: ٢٢٦ ، ابواب الاضاحي ،ط:قديمی كتب خانه ، بدائع الصنائع ج:٥ ص: ٦٤ ،فصل اما في شرائط الوجوب.البحرالرائق ج:٨ص: ١٧٣ ،ط:سعيد.

(٢) فتاوی رحيميه ج: ١٠ص:٤٥ ، ط:دارالاشاعت ، كتاب الاضحية.

(٣) ولواراداوا القربة الاضحية اوغيرها من القرب اجزأهم سواء كانت القربة واجبة اوتطوعا ، وسواء اتفقت جهات القربة اواختلفت ،كذا اذا اراد احدهم الوليمة وهی ضيافة التزويج و ينبغی ان يجوزلانها تقام شكرا لله تعالی علی نعمة النكاح وقد وردت السنة بذلك عن رسول الله ﷺ انه قال اولم ولوبشاة . فاذا قصد بها الشكراواقامة السنة فقد اراد بها التقرب الی الله بدائع الصنائع ج ٥ص: ٧٢،٧١، فصل فی شرائط جوازاقامة الواجب ط: سعيد.فتاوی هنديه ج ٥ص ٣٠٤ الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا ، ط: رشيديه . البحرالرائق ج ٨ص: ١٧٧ ، ط:سعيد ردالمحتارج:٦ص: ٣٢٦،ط:سعيد.

(ہ)

ہرن کی قربانی

ہرن حلال ہے، اس کا گوشت کھانا جائز ہے، لیکن وحشی جانوروں میں سے ہے اور وحشی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے، لہذا ہرن یا ہرنی کی قربانی جائز نہیں، مانوس ہونے یا نہ ہونے سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۱)

(ی)

یہود کا ذبیحہ

اگر یہود ونصاری اپنے مذہب کے اصول اور پیغمبر اور کتب سماویہ کو مانتے ہیں، سائنس پرست اور نجوم پرست نہیں ہیں اور جانور کو اللہ کا نام لیکر ذبح کرتے ہیں ذبح کے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام نہیں لیتے تو ایسے یہود ونصاری کا ذبیحہ حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔(۲)

لیکن موجودہ دور کے اکثر یہود ونصاری ملحد، بددین، دہریہ، سائنس پرست اور نجوم پرست ہیں، صرف نام کے اہل کتاب ہیں، ان کو مذہب سے بالکل لگاؤ نہیں بلکہ ان کے اقوال وافعال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مذہب سے بیزار ہیں، تو ایسے یہود ونصاری کو ''اہل کتاب'' کہنا صحیح نہیں، اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں، اس لئے

---

(۱) ولایجوز فی الأضاحی شئ من الوحش، عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۷، کتاب الاضحیة، باب:۵ وان ضحی بظبیة وحشیة انست وببقرة وحشیة انست لم تجز، عالمگیری ج:۵ ص:۲۹۷، کتاب الاضحیة، باب:۵ بدائع الصنائع ج:۵ ص:۶۹، فصل اما فی محل اقامة الواجب، البحر الرائق ج:۸ ص:۱۷۷، ط:سعید، شامی ج:۶ ص:۳۲۲، ط:سعید.

(۲) وطعام الذین اوتوا الکتب حل لکم. سورة المائدة آیت:۵

حلال اور غیر مشتبہ چیز کو چھوڑ کر مشتبہ چیز اختیار نہ کی جائے اور ان کے ذبیحہ سے مکمل طور پر احتراز کیا جائے (۱)۔ اور نصاری کے ذبیحہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱) روی ابن الجوزی بسنده عن علی رضی الله عنه قال: لاتأکلوا من ذبائح نصاری بنی تغلب فإنهم لم یتمسکوا من النصرانیة بشیء إلا شربهم الخمر، رواه الشافعی رحمه الله بسند صحیح عنه، تفسیر المظهری ج ۳ ص ۳۴، سورة المائدة، آیت ۵